بدمذہبوں، دیوبندی، وہابی، مودودی، غیر مقلدین (اہلحدیث) اور نجدی پیشواؤں اور مولویوں کی کتابوں سے شانِ باری تعالیٰ، شانِ رسالت ﷺ، شانِ صحابہ اور شانِ اولیاء میں شدید گستاخیاں انہیں کی کتابوں سے

(بدمذہبوں کی کتابوں کے اصل عکس)

مؤلف:

مولانا محمد طفیل رضوی

مکتبۂ فیضانِ مشتاق

نزد بسم اللہ مسجد۔ کھارادر۔ کراچی

بدمذہبوں کی گستاخیاں

بدمذہبوں، دیوبندی، وہابی، مودودی، غیرمقلدین (اہلحدیث) اور نجدی پیشواؤں اور مولویوں کی کتابوں سے شانِ باری تعالیٰ شانِ رسالت ﷺ، شانِ صحابہ اور شانِ اولیاء میں شدید گستاخیاں انہیں کی کتابوں سے
(بدمذہبوں کی کتابوں کے اصل عکس)

مؤلف:
مولانا محمد طفیل رضوی

مکتبۂ فیضانِ مُشتاق
نزد بسم اللہ مسجد۔ کھارادر۔ کراچی

نام کتاب : بدمذہبوں کی گستاخیاں

نام مصنف : محمد طفیل رضوی

باراوّل : 1100

صفحات : 192

سنِ اشاعت : 2013ء

قیمت : 250

ناشر : مکتبہ فیضانِ مشتاق، کھارادر، کراچی

پاکستان بھر کے مکتبوں سے حاصل کریں۔

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں
کہ بدمذہبوں کو سدھارا کروں میں

ہندوستان پر جب انگریز قابض ہوا تو انگریزوں نے ایک اجلاس طلب کیا۔ جس میں انہوں نے دانشمندوں، پوپ، پادری اور سیاستدانوں کو مدعو کیا اور مسئلہ یہ پیش کیا کہ:

یہ فاقہ کش موت سے ڈرتا نہیں جو
روح محمدی اس کے بدن سے نکال دو

کس طرح ہم ہندوستان میں مسلمانوں کے دل و دماغ سے ان کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت و محبت نکال سکتے ہیں۔ کیونکہ جب تک ان میں یہ جذبہ ختم نہ کیا جائے، ہماری حکومت پائیدار نہیں ہو سکتی تو سب نے سوچ و بچار کے بعد یہ مشورہ دیا کہ مسلمانوں میں سے کچھ حضرات کو خریدا جائے اور ان سے ایسی کتابیں لکھوائی اور تقریریں کرائیں جائیں جس میں عظمت مصطفیٰ ﷺ پر بحث ہو کہ ان کی تعظیم اس طرح کرنی چاہیے۔

شیخ نجدی وہابیوں کے پیشوا شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے سب سے پہلے کتاب التوحید اور اوضح البراہین وغیرہ نامی کتابیں لکھ کر دنیائے عرب میں اسلام کے نام پر مسلمانوں میں فرقہ واریت کا بیج بو چکا تھا۔ اس فرقہ واریت کے بیج کی آبیاری کے لئے انگریزوں کو ایک شخص کی تلاش تھی۔

چنانچہ ان کے فریب میں ولی اللہی خاندان کا ایک فرد جس کا نام "اسماعیل دہلوی" تھا، آ گیا اور اس سے ایک کتاب لکھوائی گئی، جس کا نام اس نے "تقویۃ الایمان" رکھا۔ نام میں دلکشی اور تقویت تھی، لیکن حقیقت میں "تفویۃ الایمان" یعنی ایمان کو فوت کر دینے والی تھی۔

پھر عجم میں مولوی اسمٰعیل دہلوی نے "تقویۃ الایمان" نامی کتاب لکھ کر پورے عجم خصوصاً ہندوستان میں مسلمانوں کے اندر فرقہ واریت کے بیج کی آبیاری کی۔ انگریز نے اس کتاب کی بہت تشہیر کی۔ انگریزوں کا مقصد صرف اور صرف یہی تھا کہ مسلمان آپس میں شورش کا شکار ہوں، نفرتیں پیدا ہوں، ایک دوسرے کو مشرک اور بدعتی کہیں اور اس طرح امت مسلمہ کا

شیرازہ بکھر جائے۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی کے خوشہ چین حضرات نے اس ناپاک مشن کو آگے بڑھانے کے لئے کئی کتابیں لکھیں اور یہ سلسلہ اب تک جاری وساری ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں ہم نے ان گستاخوں، بے ادبوں اور شر پسندوں کی کتابوں کا اصل ٹائٹل اور اصل صفحہ پیش کیا ہے تاکہ امت مسلمہ پر واضح ہو جائے کہ ان لوگوں سے ہمارا اختلاف ذاتی یا حلوے مانڈے کا نہیں بلکہ اختلافات کی بنیاد اکابرینِ دیوبند، اکابرین اہلحدیث اور نجدی پیشواؤں کی شان باری تعالیٰ، شان رسالت ﷺ اور شانِ اولیاء میں گستاخیاں اور بے ادبیاں ہیں مگر افسوس کہ موجودہ دیوبندی، اہلحدیث، وہابی اور سعودی نجدی ان گستاخ مولویوں کو اپنا امام، پیشوا، اکابر اور رہنما تسلیم کرتے ہوئے ان گستاخوں کی شان میں قصائد پڑھتے ہیں۔

جن جن فرقے کے مولویوں کی گستاخیاں اس کتاب میں نقل کی گئی ہیں۔ یہ سب مولوی موجودہ فرقوں کے رہنما اور ان کی پہچان بنے ہوئے ہیں لہذا ماننا پڑے گا کہ ان فرقوں سے تعلق رکھنے والے تمام ہی لوگ ان گستاخوں اور بے ادبوں کی گستاخیوں پر راضی ہیں۔ یاد رکھئے جو شخص کسی کے کفر پر راضی ہو، وہ انہی میں سے ہے۔

لہذا اس کتاب کو تعصب کی عینک اتار کر پڑھیں اور غور کریں کہ کیا ایسے لوگ مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟ کیا کوئی سچا مسلمان اللہ تعالیٰ، حضور ﷺ اور اسلامی عقائد کے متعلق ایسی باتیں لکھ سکتا ہے؟

ہماری یہ کتاب ہمارے ان بھائیوں کو بھی دعوت فکر دیتی ہے جو اکثر و بیشتر یہ کہتے پھرتے ہیں کہ ہم سب مسلمان ہیں، بدمذہب بھی مسلمان ہیں۔ وہ کلمہ پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، حج کرتے ہیں، صدقات وخیرات کرتے ہیں اور تبلیغ بھی کرتے ہیں پھر بھی آپ ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، ان کو برا کہتے ہیں اور ان کی صحبت میں بیٹھنے سے منع کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اس کتاب کو غور سے پڑھیں اور ذرا سوچیں کہ جن کے عقائد ونظریات ایسے گستاخانہ ہوں، کیا ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ کیا ایسے لوگوں کی تعریف کی جاسکتی ہے؟

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ایسی کتابیں لکھ کر اس امّت میں فتنہ برپا کیا ہے۔ ان لوگوں نے امّت میں نفرتوں کا بیج بویا ہے۔ ان لوگوں کا مقصد امّت کی اصلاح نہیں بلکہ اصلاح کی آڑ میں گمراہیت کی طرف دھکیلنا ہے۔ اس کتاب کو تیار کرنے کا مقصد صرف اور صرف مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کرنا ہے۔

اس کتاب میں جتنے بھی حوالہ جات تحریر ہیں، یہ تمام کتابیں راقم الحروف کے پاس موجود ہیں۔ کوئی بھی شخص اس کتاب کا ایک بھی حوالہ غلط ثابت نہیں کرسکتا۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین

(حصہ اول)
اکابرِ دیوبند اور دیوبندی
مولویوں کی گستاخیاں
اور بے ادبیاں
اُنہیں کی کتابوں سے

کتاب ''تقویۃ الایمان'' میں درج ذیل گستاخیاں اور بے ادبیاں

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی رسوائے زمانہ کتاب ''تقویۃ الایمان'' میں درج ذیل گستاخیاں کی ہیں۔

1= غیب کی خبریں جاننے میں انبیاء اور شیطان برابر ہیں (تقویۃ الایمان، ص8)

2= ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا، وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے (تقویۃ الایمان، ص16)

3= اس شہنشاہ (اللہ تعالیٰ) کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ، جبریل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے (تقویۃ الایمان، ص35)

4= جس کا نام محمد ﷺ یا علی رضی اللہ عنہ ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں (تقویۃ الایمان، ص47)

5= اولیاء و انبیاء و امام زادہ، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں، وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو بڑائی دی، وہ بڑے بھائی ہیں (تقویۃ الایمان، ص68)

6= سرور کونین ﷺ کی طرف یہ جملہ منسوب کر کے لکھا کہ یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں (تقویۃ الایمان، ص69)

7= جیسا کہ ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار، سو ان معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے (تقویۃ الایمان، ص72)

محترم بھائیو! سرکار دو عالم ﷺ کے متعلق اس انداز بیان کو کیا کہا جائے گا؟ ہمارا اختلاف ہی اس بات پر ہے کہ یہ حضرات حبیب کبریا ﷺ کی بات کرتے ہوئے ٹھہر کر سوچنا تو در کنار خود الفاظ کے استعمال میں اتنی رعایت بھی نہیں برتتے، جتنی وہ اپنے اساتذہ کے لئے برتتے ہیں۔ اگر یہ انداز بیان گستاخانہ نہیں ہے تو پھر ہمیں گستاخی کی تعریف بھی نئی وضع کرنی پڑے گی۔

دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتاویٰ کی کتاب فتاویٰ رشیدیہ میں مولوی اسمٰعیل دہلوی کو شہید اور رحمۃ اللہ علیہ لکھا اور اس کی گستاخانہ کتابوں تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم کی تعریف کرتے ہوئے اسے دعا دی۔

جبکہ دوسری جانب غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے مرکزی رسالے صحیفۂ اہلحدیث میں غیر مقلد اہلحدیث مولوی نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کو اپنے اسلاف میں شمار کیا اور اس کی گستاخانہ کتاب تقویۃ الایمان کو لاجواب کتاب قرار دیا۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسمٰعیل دہلوی دونوں فرقوں دیوبندی اور اہلحدیث کا پیشوا ہے۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا کہ جو کوئی انبیاء و اولیاء کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھے اور نذر و نیاز کرے گو اس کو اللہ کا بندہ مخلوق سمجھے، سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہیں (معاذ اللہ)

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش شیخ حافظ حمید اللہ صاحب فنانشل سکریٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی

تقویۃ الایمان

باہتمام

امی فضل جمیل صاحب کے

مطبع کتابی پرنٹنگ دہلی میں چھپا

تقویۃ الایمان ۸

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۔ ترجمہ کہہ کون ہے وہ شخص کہ اُسکے ہاتھ میں ہے تصرف ہر چیز کا اور وہ حمایت کرتا ہے اور اُسکے مقابل کوئی حمایت نہیں کرسکتا جو تم جانتے ہو سو وہی کہہ دینگے کہ اللہ ہے کہہ پھر کہاں سے خبطی ہوجاتے ہو ف یعنی جب کافروں سے بھی پوچھیے کہ سارے عالم میں تصرف کسکا ہے اور اُسکے مقابل کوئی حمایتی کسکا نہ ہوسکے تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ یہ اللہ ہی کی شان ہے پھر اوروں کو ماننا محض خبط ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی کسیکی حمایت نہیں کرسکتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسیکا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اُنکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے سو سمجھنا چاہیے کہ شرک اسی پر موقوف نہیں کہ کسی کو اللہ کے برابر سمجھے اور اسکے مقابل جانے بلکہ شرک کے معنی یہ کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمہ نشان بندگی کی ٹھہرائی ہیں وہ چیزیں اور کسیکے واسطے کرنی جیسے سجدہ کرنا اور اسکے نام کا جانور کرنا اور اسکی منت ماننی اور مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی سو ان باتوں سے شرک ثابت ہوجاتا ہے گو کہ پھر اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھے اور اس بات میں اولیا و انبیا میں اور جن و شیطان میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کریگا وہ مشرک ہو جائیگا خواہ انبیا و اولیائے خواہ پیروں و شہیدوں سے خواہ بھوت و پری سے چنانچہ اللہ صاحب نے جب بت پوجنے والوں پر غصہ کیا

☆مشرکین کا تصور: مشرکین کا تصور یہ تھا کہ انھوں نے کہا کہ لات و منات وغیرہ ایسے عابد لوگ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تمہاری عبادت کمال کو پہنچ گئی، میں تم پر یہ عنایت کرتا ہوں کہ تم آزاد ہو۔ میں تم پر نہ کچھ فرض کرتا ہوں اور نہ کوئی پابندی لگاتا ہوں۔ پس اس طرح انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے تمام معبودوں کو الوہیت دے دی۔

جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو وصف الوہیت عطا فرما دیا ہے وہ مشرک اور ملحد ہیں، مشرکین اور مومنین کے مابین بنیادی فرق یہی ہے کہ وہ غیر اللہ کیلئے عطائے الوہیت کے قائل تھے اور مومنین کی معرب ترین حتیٰ کہ حضور ﷺ کے حق میں بھی الوہیت اور عطائے ذاتی کے قائل نہیں۔ اس کے باوجود اسمٰعیل دہلوی کا مسلمانوں کے عقیدے کو مشرکین کے کفر و شرک کے برابر لکھنا، اسمٰعیل دہلوی کی گمراہیت کی واضح دلیل ہے۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا کہ ہر مخلوق بڑا یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے

تقویۃ الایمان ۱۶

اور اُن کو شرک کی آفت سے بچا وے آمین قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورۂ لقمٰن میں جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو اور نصیحت کرتا تھا اسکو اے بیٹے میرے مت شریک بنا اللہ کا بیشک شریک بنانا بڑی بے انصافی ہے ف یعنی اللہ صاحب نے لقمان کو عقل دی تھی سو انھوں نے اس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے کہ کسی کا حق اور کسی کو پکڑا دینا اور جس نے اللہ کا حق اسکی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دیدیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجیے اس سے بڑی بے انصافی کیا ہو گی اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شرع کی راہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے ایسے ہی عقل کی راہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب عیبوں سے بڑا عیب ہے اور یہی حق ہے اسواسطے کہ آدمی میں بڑے سے بڑا عیب یہی ہے کہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرے سو اللہ سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اسی کی بے ادبی ہے وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورۂ انبیاء میں اور نہیں بھیجا ہے تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر کہ اسکو یہی حکم بھیجا کہ بیشک بات یوں ہے کہ کوئی حاکم کے لائق نہیں سوائے میرے سو بندگی کرو میری ف یعنی جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اسکے سوائے کسی کو نہ مانے اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک سے منع اور توحید کا حکم سب شرعوں میں ہے سو یہی راہ نجات کی ہے اسکے سوائے اور سب راہیں غلط ہیں واخرج مسلم عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش شیخ حافظ حمید اللہ صاحب فنانشل سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی

تقویۃ الایمان

باہتمام قاضی فضل جمیل صاحب کے

مطبع قیصر کشائل پرنٹنگ دہلی میں طبع ہوا

☆ اسماعیل دہلوی نے ہر مخلوق کو بڑا یا چھوٹا چمار سے زیادہ ذلیل لکھا جبکہ قرآن مجید نے مسلمانوں کو عزت والا فرمایا۔

القرآن: وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنفقین لایعلمون

ترجمہ: اور عزت اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے کہ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم سے کروڑوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے

تقویۃ الایمان ۳۵

ہے اسکو کان رکھکر سن لیا چاہیے کہ اکثر لوگ انبیا اور اولیا کی شفاعت پر بہت بھولے ہوئے ہیں اور اسکے معنی غلط سمجھکر اللہ کو بھول گئے ہیں سو شفاعت کی حقیقت سمجھ لینا چاہیے سو سُننا چاہیے کہ شفاعت کہتے ہیں سفارش کو اور دنیا میں سفارش کئی طرح کی ہوتی ہے جیسے ظاہر کے بادشاہ کے ہاں کسی شخص کی چوری ثابت ہو جاوے اور کوئی امیر و وزیر اسکو اپنی سفارش سے بچا لیوے تو ایک تو یہ صورت ہے کہ بادشاہ کا جی تو اس چور کے پکڑنے ہی کو چاہتا ہے اور اسکی آئین کے موافق اسکو سزا پہونچتی ہے مگر اس امیر سے دب کر اس کی سفارش مان لیتا ہے اور اس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ امیر اس سلطنت کا بڑا رکن ہے اور اسکی بادشاہت کو بڑی رونق دے رہا ہے سو بادشاہ یہ سمجھا ہے کہ ایک جگہ اپنے غصہ کو تھام لینا اور ایک چور سے درگذر کرجانا بہتر ہے اس سے کہ اتنے بڑے امیر کو ناخوش کر دیجیے کہ بڑے بڑے کام خراب ہو جاویں اور سلطنت کی رونق گھٹ جائے اسکو شفاعت وجاہت کہتے ہیں یعنی اس امیر کی وجاہت کے سبب سے اسکی سفارش قبول کی سو اس قسم کی سفارش اللہ کی جناب میں ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتی اور جو کوئی کسی نبی و ولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتے کو یا کسی پیر کو اللہ کی جناب میں اس قسم کا شفیع سمجھے سو وہ اصلی مشرک ہے اور بڑا جاہل کہ اسنے خدا کے معنے کچھ بھی نہیں سمجھے اور اس مالک الملک کی قدر کچھ بھی نہ پہچانی اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے اور ایک دم میں سارا عالم عرش سے فرش تک الٹ پلٹ کر ڈالے اور ایک اور ہی عالم اس جگہ قائم کرے کہ اسکے تو محض ارادے ہی سے ہر چیز ہو جاتی ہے کسی کے واسطے کچھ اسباب اور سامان جمع کرنے کی کچھ حاجت نہیں اور جو سب لوگ اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جن بھی سب ملکر جبرئیل اور پیغمبر ہی سے ہو جاویں تو اس مالک الملک کی سلطنت میں ان کے سبب سے کچھ رونق بڑھ نہ جاوے گی اور جو سب شیطان

☆ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی یہ عبارت اس آیت قرآنی کے خلاف ہے:

القرآن: ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین ٥ (سورۂ احزاب، آیت 40 پارہ 22)

ترجمہ: محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔

☆ جب آپ ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی پھر یہ لکھنا کہ اللہ تعالیٰ کروڑوں محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے، آیت قرآنی کے خلاف ہے۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا کہ
جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا علی رضی اللہ عنہ ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں

تقویۃ الایمان ۴۷

ہیں اور ان کاموں کے وقت پکارتے ہیں پھر اسی طرح ایک مدت میں یہ رسم
جاری ہوتی ہے حالانکہ وہ سب محض اپنے غلط خیالات میں ہیں پھر ان کی حقیقت
نہیں جہاں نہ اللہ کے سوا کوئی اور نہ کسیکا یہ نام اگر کسیکا یہ نام ہے تو اس کو
کسی کاروبار میں کچھ دخل نہیں سو سب خیال ہی خیال ہے اس نام کا کوئی
شخص وہاں مالک اور مختار نہیں جو ان کاموں کا مختار ہے اسکا نام اللہ
ہے محمد یا علی نہیں اور جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں سو ایسا شخص
کہ اسکا نام محمد یا علی ہو اور اسکے اختیار میں عالم کے سب کاروبار ہوں ایسا
حقیقت میں کوئی شخص نہیں بلکہ محض اپنا خیال ہے سو اس قسم کے خیال
باندھنے کا اللہ نے تو حکم نہیں دیا اور کسیکا حکم اسکے مقابل معتبر نہیں بلکہ اللہ نے
تو ایسے خیال باندھنے سے منع کیا ہے اور وہ کون ہے کہ اسکے کہنے سے ان کا
اعتبار ہووے یہی اصل دین ہے کہ اللہ ہی کے حکم پر چلے اور کسیکا حکم اسکے مقابل
میں ہرگز نہ مانے لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہیں چلتے بلکہ اپنے پیروں کی رسموں کو حکم
کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اسکے
حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم
کے واسطے ٹھہرائی ہیں پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی
شرک ثابت ہوتا ہے سوائے اللہ کے نزدیک پہنچنے کی راہ بندوں تک رسول
ہی کی خبر دینا ہے سو جو کوئی کسی امام کی یا مجتہد کی یا غوث و قطب کی یا مولوی
و مشائخ کی یا باپ دادوں کی یا کسی بادشاہ و وزیر کی یا پادری و پنڈت
کی بات کو اور ان کی راہ و رسم کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے اور آیت
حدیث کے مقابل میں پیر و استاد کے قول کی سند پکڑے یا خود پیغمبر
ہی کو یوں سمجھے کہ شرع انہیں کا حکم ہے انکا جو جی چاہتا تھا اپنی طرف سے
کہہ دیتے تھے اور وہی بات ان کی امت پر لازم ہو جاتی تھی سو ایسی باتوں
سے شرک ثابت ہوتا ہے بلکہ اصل حاکم اللہ ہے اور پیغمبر خبر دینے والا ہے

☆ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی یہ عبارت قرآن و حدیث کے خلاف ہے:

القرآن: انا اعطینک الکوثر ○ ترجمہ: اے محبوب ﷺ! بیشک ہم نے ساری کثرت تمہیں عطا فرمائی (سورۂ کوثر، آیت 1، پارہ 30)

حدیث شریف: حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا

والی اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض ○ ترجمہ: بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئیں یا زمین کی کنجیاں

(بخاری شریف، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1344، ص 214، مطبوعہ دارالسلام ریاض، سعودی عرب)

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے کہ

انبیاء کرام ہمارے بڑے بھائی ہیں

تقویۃ الایمان ۶۸

شرک کرتے ہوں وہاں اللہ کے نام کا بھی جانور نہ لیجائے اور کسی طرح انکے شریک ہونے کی بھی نیت سے ظاہری نیت سے کہ انسے مشابہت کرنی خود بری بات ہے۔ تخریج احمد عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ ترجمہ مشکوۃ کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا مہاجرین اور انصار میں بیٹھے تھے کہ آیا ایک اونٹ پھر اس نے سجدہ کیا پیغمبر خدا کو سو ان کے اصحاب کہنے لگے اے پیغمبر خدا تمکو سجدہ کرتے ہیں جانور اور درخت سو ہم کو ضرور چاہیے کہ تمکو سجدہ کریں سو فرمایا بندگی کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی ف یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اسکی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اسکو چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء و انبیاء و امامزادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر انکو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہمکو انکی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم انکے چھوٹے ہیں سو انکی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیے نہ خدا کی سی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بعضے بزرگوں کو بعضے درخت اور بعضے جانور لگتے ہیں چنانچہ بعض دیکھنے میں پر شیر حاضر ہوتے ہیں اور بعضی پر ہاتھی اور بعضی پر بھیڑیے مگر آدمی کو انکی پیسند نہ پکڑنی چاہیے بلکہ آدمی ویسی ہی تعظیم کرے کہ اللہ نے بتلائی ہو اور شرع میں جائز ہو جیسا قبروں پر جو کچھ شرع میں نہیں بتایا سو ہرگز نہ کیجئے اور کسی کی قبر پر کوئی شیر یا بھیڑیا مجاور بن بیٹھا ہو تو اسکی سند نہ پکڑے کہ آدمی کو جانور کی ریس نہ کرنی چاہیے تخریج ابو داود عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ فَقُلْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ يُّسْجَدَ لَهٗ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَتَيْتُ

☆ مولوی اسمٰعیل دہلوی کا یہ عقیدہ اسلامی عقیدے کے خلاف ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور حضور ﷺ کی مثل جب کوئی نہیں تو وہ ہمارے بڑے بھائی کیسے ہوسکتے ہیں۔

حدیث شریف: قال لست کاحد منکم..... آپ ﷺ نے فرمایا، میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں۔

(بخاری، کتاب الصوم، حدیث 1961، ص 315، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

حدیث شریف: ولکنی لست کاحد منکم..... لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں

(مسلم، جلد اول، کتاب صلوٰۃ، المسافرین وقصرہا، حدیث 1612، ص 571، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے حضور ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کر کے لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" (معاذ اللہ)

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش شیخ حافظ حمید اللہ صاحب فنانشل سکریٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی

تقویۃ الایمان

باہتمام قاضی فضل جمیل صاحب کے

مطبع کیپٹل پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھپا

تقویۃ الایمان　　　۷۹

الحیرۃ فرأیتہم یسجدون لمرزبان لہم فقلت لرسول اللہ احق ان یسجد لہ فقال
لی أرأیت لو مررت بقبری أکنت تسجد لہ فقلت لا فقال لا تفعلوا
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد
نے نقل کیا کہ گیا میں ایک شہر میں جسکا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے وہاں کے
لوگوں کو کہ سجدہ کرتے تھے اپنے راجہ کو سو کہا میں نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لائق
ہیں کہ سجدہ کیجئے ان کو پھر آیا میں پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا میں نے کہ گیا تھا
میں حیرہ میں سو دیکھا میں نے ان لوگوں کو کہ سجدہ کرتے ہیں اپنے راجہ کو سو
تم بہت لائق ہو کہ سجدہ کریں ہم تم کو تو فرمایا مجھکو بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری
قبر پر کیا سجدہ کرے تو اسکو کہا میں نے نہیں فرمایا تو مت کرو ف یعنی میں بھی
ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لائق ہوں سجدہ
تو اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ
نہ کسی زندہ کو کیجئے نہ کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو کیجئے نہ کسی تھان کو کیونکہ جو زندہ ہے
سو ایک دن مرنے والا ہے اور جو مر گیا سو کبھی زندہ تھا اور بشریت کی قید میں گرفتار تھا
پھر مر کر خدا نہیں بن گیا بندہ ہی ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ
وکل نسائکم اماء اللہ ولا یقل العبد لسیدہ مولای فان مولاکم اللہ
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاسامی میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے یوں نہ بولے کہ میرا بندہ اور میری بندی
تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری عورتیں سب اللہ کی بندی ہیں اور
غلام بھی اپنے میاں کو یوں نہ کہے کہ میرا مالک کیونکہ تم سب کا مالک اللہ ہے
ف یعنی میاں اپنے غلام و لونڈی کو اپنا بندہ و بندی نہ کہے اور غلام اسے اپنا
مالک نہ کہے کیونکہ مالک اللہ ہی ہے اور باقی سب بھی ایک ہی طرح بندے ہیں وہ
ایک دوسرے کا بندہ ہے نہ اس کا مالک اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کیسا حقیقت

☆ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے "ف" لکھ کر اپنی طرف سے گستاخانہ کلمات تحریر کر کے اسے حضور ﷺ کی طرف منسوب کر دیا (معاذ اللہ) حالانکہ احادیث میں حضور ﷺ کے ارشادات اس باطل عقیدے کے خلاف نقل ہیں۔

حدیث شریف: فقال ان اللہ عزوجل حرم علی الارض اجساد الانبیاء ..... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے جسم کو زمین پر حرام کر دیا ہے (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب فضل یوم الجمعۃ، حدیث 1047، ص 159، مطبوعہ دار السلام ریاض، سعودی عرب)

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب جذب القلوب اور اشعۃ اللمعات جلد اول میں اسے تصریحاً بیان فرمایا ہے کہ حضرات انبیاء کے اجسام دنیاوی زندگی کی طرح بالکل سالم رہتے ہیں۔ ان کے کسی حصے کو گلانا اور اپنے اندر جذب کرنا پروردگار نے زمین پر حرام فرما دیا ہے۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمعیل دہلوی نے لکھا کہ ہر نبی امت کا اسی طرح سردار ہے جس طرح قوم کے چودھری اور گاؤں کے زمیندار ہوتے ہیں

تقویۃ الایمان ۷۲

بھی اختیار ہی کر دیا اس پہ ان میں تھوڑا زور کو ہو سکتا ہے کس طرح مت دوڑو کہیں اللہ کی جناب میں بے ادبی ہو جائے آپ سننا چاہیے کہ سردار کے معنی دو طرح میں ایک تو یہ کہ وہ خود مالک مختار ہو اور کسی کا محکوم نہ ہو خود آپ جو چاہے سو کرے جیسے کہ ہر بادشاہ سو یہ بات اللہ ہی کی شان ہے اس معنی کر کے سوائے کوئی سردار نہیں دوسرے یہ کہ رعیت ہی میں سے ہو مگر اور رعیتوں سے امتیاز رکھتا ہو کہ اصل حاکم کا حکم ان پر پہنچاتا ہو اور ان کی زبانی اوروں کو پہنچے جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو اس معنی کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے اور امام اپنے وقت کے لوگوں کا اور مجتہد اپنے تابعوں کا اور ہر بزرگ اپنے مریدوں کا اور ہر عالم اپنے شاگردوں کا کہ یہ بڑے لوگ اول آپ اللہ کے حکم پر قائم ہوتے ہیں پیچھے اپنے چھوٹوں کو سکھاتے ہیں سو ایسے ہی ہمارے پیغمبر سارے جہان کے سردار ہیں کہ اللہ کے نزدیک ان کا رتبہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہیں اور لوگ اللہ کی راہ سیکھنے میں ان کے محتاج ہیں اس معنی کر ان کو سارے جہان کا سردار کہنا کچھ مضائقہ نہیں بلکہ ضرور یوں جاننا چاہیے اور ان پہلے معنوں سے ایک چیونٹی کا بھی سردار ان کو نہ جانیے کیونکہ وہ اپنی طرف سے ایک چیونٹی پر بھی تصرف نہیں کر سکتے اخرج البخاری عن عائشۃ انھا اشترت نمرقۃ فیھا تصاویر فلما راٰھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجھہ الکراھیۃ قالت فقلت یا رسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بال ھذہ النمرقۃ قالت قلت اشتریتھا لک لتقعد علیھا وتوسدھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ھذہ الصور یعذبون یوم القیمۃ ویقال لھم احیوا ما خلقتم وقال ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملٰئکۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر میں لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ انھوں نے خریدا ایک غالیچہ کہ اس میں تصویریں تھیں پھر جب اس کو دیکھا پیغمبر خدا نے دروازہ پر کھڑے ہو گئے اندر نہ گئے سو پہچان لی

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارتوں سے بھرپور کتب ''صراط مستقیم'' اور ''تقویۃ الایمان'' کی تعریف کی اور مولوی کو دعا دی

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مبوّب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان ۲

اردو بازار کراچی ۱

(۲) جب کسی زمین غیر وقف میں میت کے آثار ہوں پوسیدہ ہو جاویں تو زراعت و بنانا اس پر درست کرتے ہیں۔ اور درخت کا لگانا پھل کھانا سب درست ہے اور زمین کا کھودنا بھی درست ہو الالتباس کی کراہت نہیں۔ شور زمین میں بعد مرنے کے پوسیدہ ہو جاتا ہے۔ غیر شور زمین میں دیر ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔ [رشید احمد]

مسائل منثورہ

انجمن حمایت الاسلام لاہور کی کتابوں کا مرکز

سوال: انجمن حمایت الاسلام کا مذہب کیا ہے اور اس انجمن نے جو کتابیں اردو میں دینیات کی تالیف فرمائی ہیں بچوں کو ان کا پڑھانا مفید ہوگا یا نہیں۔

جواب: انجمن حمایت الاسلام کا مذہب اہل سنت والجماعت ہے اور ان کی کتابیں دینیات کی اچھی ہیں گو بندہ نے تمام کو کمال نہیں دیکھا ہے ان کے پڑھانے سے بچوں کو انشاء اللہ نفع ہوگا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

تقویۃ الایمان و صراط مستقیم

سوال: یہ کتاب تقویۃ الایمان و ایضاح الحق و صراط مستقیم تینوں کتب کس کی تصنیف سے اور علاوہ کتاب حجۃ اللہ البالغہ کس کی تصنیف سے ہے یعنی اس کے مؤلف کون ہیں۔

جواب: حجۃ اللہ البالغہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے اور صراط مستقیم و تقویۃ الایمان جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ ایضاح الحق بندہ کو یاد نہیں ہے کیا مضمون ہے کس کی تالیف ہے ان تینوں کتابوں سے میں واقف ہوں اور اس خلاف سے مستفید اور ان کے عقائد و خیالات پر اطلاع تا رسوم مروجہ کو جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس کلمہ استعمال فرمایا ہے حق تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے بلکہ اور اس میں قیام وغیرہ کی نسبت بارہا لکھا گیا ہے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

☆اس سے پتہ چلا کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارتوں کی اکابر دیوبند بھی تائید کر رہے ہیں

ہمارے اسلاف لکھ کر غیر مقلدین اہلحدیث نے یہ ثابت کر دیا کہ

وہ اسماعیل دہلوی کے پیروکار ہیں

ہمارے اسلاف

عبدالرشید عراقی

شاہ محمد اسمٰعیل شہید دہلویؒ

۱۱۹۳ھ - ۱۲۴۶ھ

حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل بن شاہ عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ دہلوی کا شمار "ائمہ دین اور بلند پایہ محدثین میں ہوتا ہے۔ حضرت شاہ محمد اسمٰعیل ۱۱۹۳ھ / ۱۷۷۹ء میں پیدا ہوئے۔ ۶ سال کی عمر میں ان کی تعلیم کا آغاز حفظ قرآن مجید سے ہوا۔ اور دو سال میں آپ نے قرآن مجید حفظ کر لیا۔ اس کے بعد صرف و نحو اور فقہ و معقول کی کتابیں اپنے والد محترم شاہ عبدالغنی سے پڑھیں۔ ۱۲۲۷ھ میں ان کے والد محترم نے وفات پائی۔ تو ان کی تعلیم و تربیت ان کے تایا حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی کے زیر سایہ ہوئی۔ آپ نے جملہ علوم اسلامیہ کی تحصیل اپنے تایا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے کی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ محمد اسمٰعیل کو حافظہ کی غیر معمولی نعمت سے نوازا تھا۔ آپ نہایت ذہین و فطین تھے۔ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں مرحوم فرماتے ہیں کہ:

مولانا شاہ محمد اسمٰعیل دہلوی علوم منقول و معقول میں اس درجہ ماہر تھے کہ انہیں دیکھ کر پرانے لوگوں کی یاد ذہن سے نکل جاتی۔ علوم قرآن و حدیث ان کے سینے میں محفوظ تھے اور فقہ و معقول میں انہیں پوری مشق حاصل تھی۔ (اتحاف النبلاء۔ ص ۱۷۲)

سرسید احمد خاں نے بھی آپ کی ذہانت اور فطانت کا اعتراف کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ:

شاہ محمد اسمٰعیل کی ذہانت کی دھوم تمام شہر میں تھی۔

(آثار الصنادید۔ ص ۹۹)

حضرت شاہ محمد اسمٰعیل دہلوی علوم اسلامی کی تحصیل کے ساتھ ساتھ جسمانی تربیت کی طرف بھی متوجہ ہوئے۔ آپ نے تیر اندازی اور تیراکی میں مہارت حاصل کی۔ اس کے بعد حضرت شاہ صاحب حضرت سید احمد شہید رائے بریلوی کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔ ۱۲۳۷ھ میں حضرت شاہ محمد اسمٰعیل نے حضرت سید احمد شہید کے ساتھ حرمین شریفین کا سفر کیا اور حج بیت اللہ کی سعادت سے مشرف ہوئے۔

مولانا شاہ محمد اسمٰعیل دہلوی بہت بڑے خطیب بھی تھے۔ ان کی ذہانت کا شہرہ پوری دہلی میں تھا۔ آپ جامع مسجد دہلی میں وعظ فرمایا کرتے تھے آپ کے وعظ توحید کے اثبات اور شرک کی تردید میں ہوتے تھے۔ آپ سامعین کو غیر شرعی امور سے باز رہنے اور توحید و تقویٰ کے سیدھے راستے پر گامزن ہونے کی نصیحت فرماتے۔ ان کی فصاحت و بلاغت اور تاثیر کا یہ عالم تھا کہ:

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرمایا کرتے تھے:

میری تقریر اسمٰعیل نے لے لی۔ تحریر رشید الدین نے اور تقویٰ اسحاق نے۔ (تواریخ   ص ۱۳۲)

دہلی میں توحید کی تبلیغ کے دوران ہی پنجاب سے مسلمانوں پر سکھوں کے ظلم و ستم کی خبریں آنے لگیں۔ اس زمانے میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے تو ہندوستان کے متعلق دارالحرب کا فتویٰ دیا۔ لیکن اس دارالحرب کو دارالسلام بنانے کی کوشش کرنے والے حضرت سید احمد شہید اور حضرت شاہ محمد اسمٰعیل شہید تھے۔ اس سلسلے میں انہوں نے تحریک جہاد شروع کی۔ جس کے دور رس نتائج نکلے۔

اعتراف عظمت

شاہ محمد اسمٰعیل شہید فرزند توحید تھے۔ ایک جید عالم، دینی مفکر، قاطع بدعت، بلند پایہ مبلغ اور عظیم مجتہد تھے۔ وہ غیر معمولی عظمت کے مالک، ذہین و فطین اور صاحب بصیرت تھے۔ دین اسلام سے انتہا کی محبت رکھنے والے، متقی و پرہیزگار، زہد و ورع کے پیکر، شجاعت میں بے مثال اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔

مولوی رحمان علی بریلوی ان کے بارے میں لکھتے ہیں۔

ابن مولوی عبدالغنی بن مولانا شاہ ولی اللہ در دیانت و رسائی فکر یگانہ روزگار و مشار الیہ علمای کبار بود

یعنی شاہ عبدالغنی کے یہ فرزند اور مولانا شاہ ولی اللہ کے پوتے دیانت اور فہم و فکر میں یگانہ روزگار تھے۔ حلقہ علمائے کبار میں مشار الیہ تھے۔ (تذکرہ علمائے ہند۔ ص ۱۷۹)

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں نے حضرت شاہ محمد اسمٰعیل شہید دہلوی کی شخصیت کا درج ذیل الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔

یعنی اس خاندان ولی اللہی دہلوی کا ہر فرد علم و عمل، عقل و فہم

اسمٰعیل دہلوی کی رسوائے زمانہ گستاخانہ عبارتوں سے بھرپور کتاب "تقویۃ الایمان" کو لاجواب کتاب قرار دیا

زور تقریر، فصاحت تحریر، ورع و تقویٰ، دیانت و امانت اور مراتب و ولایت میں یگانہ روزگار، فرید دہر اور وحید عصر تھا۔ ان کی اولاد کی اولاد بھی انہی درجات بلند پر فائز تھے۔ یہ ایک زریں سلسلہ تھا۔

(اتحاف النبلاء۔ ص ۴۳۰)

حضرت شاہ محمد اسمٰعیل جس بلند درجہ و مقام اور مرتبے کے شخص تھے۔ اور کوئی شخص ان جیسا پیدا نہیں ہوا۔

علامہ اقبال کا فرمان ہے۔

ہندوستان نے ایک مولوی پیدا کیا اور وہ مولوی محمد اسمٰعیل کی ذات تھی۔ (ڈیفنس آف شاہ اسمٰعیل شہید۔ ص ۴۴)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بھی حضرت شاہ محمد اسمٰعیل شہید دہلوی کی مساعی جمیلہ کے معترف تھے اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا کرتے تھے۔

الحمد للّٰہ الذی وھب لی علی الکبر اسمٰعیل و اسحاق

(ابیات بعد السماع۔ ص ۱۰۸)

تصانیف

رد الاشراک (عربی)۔ تقویۃ الایمان (اردو)۔ صراط مستقیم (فارسی) منصب امامت (فارسی)۔ تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین (عرب)۔ طبقات (عربی)۔ اصول فقہ (عربی)۔ ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح (فارسی)

تقویۃ الایمان

اثبات توحید اور تردید شرک میں لاجواب کتاب ہے۔ اس کتاب کی مقبولیت اور تاثیر کا یہ عالم تھا کہ بقول مولانا رشید احمد گنگوہی۔ اس (تقویۃ الایمان) سے بہت نفع ہوا۔ چنانچہ مولوی اسمٰعیل کی حیات ہی میں دو ڈھائی لاکھ آدمی درست ہو گئے تھے۔ اور ان کے بعد جو نفع ہوا۔ اس کا تو اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔

(امیر الروایات مطبوعہ در مجموعہ حکایات اولیاء۔ ص ۹۲۔ طبع لاہور)

وفات

حضرت شاہ محمد اسمٰعیل نے ۲۴/ ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ مطابق ۵/ مئی ۱۸۳۱ء کو حضرت سید احمد شہید رائے بریلوی کے ہمراہ بمقام بالاکوٹ شہادت سے سرفراز ہوئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون.

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

پاکستانی عوام

خادم الحرمین الشریفین الملک عبداللّٰہ بن عبدالعزیز آل سعود

کو ان کی صحت یابی پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں اور اللّٰہ تعالیٰ سے ان کی درازی عمر کے لیے دعا گو ہیں۔ زلزلہ زدہ علاقوں کی بحالی کا معاملہ ہو یا سیلاب سے متاثرہ عوام کی خدمت' سعودی عرب کا کردار ہمیشہ منفرد اور محبتوں کا آئینہ دار رہا ہے۔

خادم الحرمین الشریفین الملک عبداللّٰہ بن عبدالعزیز آل سعود کا پاکستان کو اپنا دوسرا گھر سمجھتے ہوئے پاکستانی افرادی قوت کی درآمدی پالیسی کی وجہ سے پاکستان کے سالانہ زرمبادلہ میں بے پناہ اضافہ، حج و عمرہ کے زائرین کے لیے آپ کی خدمات قابل ستائش اور سعودی عرب اور پاکستان کے دیرینہ مراسم اور لازوال برادرانہ تعلقات کی عظیم مثال ہیں۔

اہل پاکستان دعا گو ہیں کہ
خادم الحرمین الشریفین الملک عبداللّٰہ بن عبدالعزیز آل سعود
ہر دل عزیز شفیق شخصیت تمام اسلامی دُنیا کے لیے امن اور خوشحالی کا محور بنی رہے۔

☆ اس سے پتہ چلا کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارتوں کی اہلحدیث فرقے کے مولوی تائید کرتے ہیں۔

غیر مقلد اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری لوگوں کو سوائے زمانہ کتاب تقویۃ الایمان پڑھنے کی تلقین کر رہے ہیں

فتاویٰ ثنائیہ جلد اوّل ۸۷ باب اول عقائد و مباحث دینی

ہم آپ کی جائے پیدائش مکہ مکرمہ اور آپ کی جائے ہجرت مدینہ منورہ کو حرم مانتے ہیں، ہم آپ کے روضہ مبارک کی زیارت کو مسنون اور کارِ ثواب جانتے ہیں۔ ہم خلافت کو آپ کے خاندانِ قریش میں منحصر مانتے ہیں۔ قیامت تک ان کے سوا کوئی خلیفہ نہ ہوگا۔ آپ کی تمام اُمت میں سب سے زیادہ افضل اور بزرگ خلیفہ بلافصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں آپ کے بعد خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کے بعد خلیفہ ثالث حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کے بعد خلیفہ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام کی آمد برحق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ وہ اب تک زندہ ہیں اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے۔ دجال کو قتل کریں گے۔ وغیرہ۔ (محمد اکرم محمدی [illegible])

سوال۔ کلام مجید میں بکثرت آیات شرک کی رد میں وارد ہیں، مشرک کے لئے اللہ ذوالجلال نے سخت وعید بیان فرمائی ہے۔ تلاوت کے وقت طبیعت خائف ہوتی ہے کہ اس مرض سے نجات کیسے ہوگی۔ مہربانی فرما کر شرک کی جامع مانع تعریف تحریر فرمائیں۔

محمد حنفی فضل الرحمن از جہلم شہر

جواب۔ شرک کی جامع مانع تعریف اور اس کے اقسام سمجھنے کے لئے مولانا اسمٰعیل شہید کی کتاب تقویۃ الایمان پڑھیے (اہلحدیث جلد ۴۴ نمبر ۱)

تشریح۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَىٰ لِلْغُرَبَاءِ الَّذِينَ يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ سُنَّتِي یعنی خدا کا دین اسلام شروع شروع مسافرانہ کس مپرسی میں چلا پھر آگے بھی مسافر ہو جائے گا پس خوشخبری ہو ان مسافروں کو جو میری سنت میں لوگوں نے جو بگاڑ کیا ہوگا اس کی وہ اصلاح کریں گے۔ اس حدیث شریف میں اسلام کی زندگی کے چھ مراتب فرمائے ہیں (۱) پہلی حالت یہ کہ کسی کی تھی [illegible] سے قبل مکہ معظمہ میں گذری (۲) دوسرے درجہ میں

۱؎ سفر مدینہ مسجد نبوی اور روضہ مسجد یا ض الجنہ میں نماز ادا کرنے کی نیت سے ہونا چاہئے۔ پھر روضہ مطہرہ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا ہے [illegible] ۲؎ [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت

ابوالوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری

اوّل

مرتب محمد داؤد راز

مکتبہ اصحاب الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی

غیر مقلد اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری نے گستاخ رسول مولوی اسمٰعیل دہلوی کو مصنف عالیشان، مجاہد فی سبیل اللہ، شہید اور حد تو یہ ہے کہ "رضی اللہ عنہ" تک لکھ دیا (معاذ اللہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتاوٰی ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت

ابوالوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری

اوّل

مرتب محمد داؤد راز

مکتبہ اصحاب الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی

بالمقابل ہلال دین ہسپتال بیرون لوہاری گیٹ لاہور

کی صحت و سقم پر بحث نہیں کرتے۔ صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ مولانا شہیدؒ کا یہ مسلک نہ تھا بلکہ وہی تھا جو ممدوح نے خود بتلایا ہے

مولانا کے مسلک کی مزید وضاحت آپ کی کتاب تنویر العینین سے ہوتی ہے جو مسئلہ رفع یدین کے اثبات میں ہے۔ جس کا خلاصہ ان دو لفظوں میں ہے جو مولانا نے اپنے دیباچہ میں لکھے ہیں۔

یثاب فاعلہ ولا یلام تارکہ " یعنی عمل کرنے والا رفع یدین کرنا ثواب کا کام ہے۔

کیا رفع یدین کے متعلق علماء حنفیہ کا یہی مذہب ہے؟ اگر یہی ہے تو لکم الوفاق و ناظرین کرام! حبذا الاتفاق مختصر یہ ہے کہ مولانا اسمٰعیل شہیدؒ کا مسلک وہی تھا جو ان کے دادا مرحوم شاہ ولی اللہ صاحب محدث اسرارہم کا تھا کہ اولاً و بالذات قرآن و حدیث پر نظر رکھتے تھے۔ گویا ان کا یہ قول تھا ؎

اے داغ مقلد ہیں یا کسی طرز کے ہم بھی ہر شعر میں ہے بلبل شیراز کا انداز پیدا

اہلحدیث

(۲ صفر ۱۳۵۲ھ)

شیخ بشیر احمد بی اے۔ معتمد محمد قاسم ولی اللہ سوسائٹی لاہور ــ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ولی اللہ پارٹی کے کارکن کی حیثیت سے جو امام عبدالعزیز کی قیادت میں کام کر رہا تھا۔ فقط حنفی فقہ کو ماننا کلیۃً ضروری تھا مگر خلیفۃ المسلمین بن جانے کے بعد ان کی دعوت میں عمومیت آگئی۔ جس کے ساتھ نجدی اور منی طریقوں سے کام کرنے والوں کا زور ہو گیا۔ جو فقہ حنفی کی پابندی ضروری نہیں سمجھتے تھے اس کا انجام یہ ہوا کہ افغان کہ جو فقہ حنفی کے شدت سے پابند تھے مجاہدین کے ساتھ دشمنی ہو گئی۔ یہ بات وہابیت کی تاریخ میں واضح طور پر موجود ہے کہ وہابی کی اصطلاح کا عمومی اطلاق " جماعت اہل حدیث " پر ہوتا ہے سید احمد شہیدؒ کی جماعت میں فی الحقیقت اہلحدیث ہی کا غلبہ تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت اسمٰعیل شہیدؒ اعتقاداً و عملاً اہل حدیث تھے اور آپ لشکر کے کمانڈر انچیف یا سپہ سالار تھے (اخبار زمزم لاہور ۔ ۷ رمضان ۱۳۳۰ھ جلد ۸)

تقویۃ الایمان! اس کا مصنف عالیشان اسمٰعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ اسمٰعیل ــ آج کل بعض اخباروں میں مجاہد فی سبیل اللہ شہید مولانا اسمٰعیل رضی اللہ عنہ کی کتاب " تقویۃ الایمان " پر ذکر اذکار ہو رہا ہے۔ کتاب کی نسبت بحث ایک عالمانہ رنگ

غیر مقلد اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری نے رسوائے زمانہ کتاب تقویۃ الایمان کے مصنف مولوی اسمٰعیل دہلوی کو پکا اہلحدیث لکھا

فتاویٰ ثنائیہ جلد اول — ۳۸۲ — باب اول عقائد و مہمات دین

باتوں کا ذکر ہے۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۔ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۔ مگر ایسا شخص وعظ کہے تو سننا چاہیے۔ (اہلحدیث ۱۰ شوال [illegible])

سوال: تلاوت قرآن کو چھوڑ کر دیگر وظائف کرنا اور پھر ان وظائف کو قرآن مجید کی تلاوت پر ترجیح دینا کیسا ہے؟

جواب: قرآن مجید بہترین وظیفہ ہے۔ اسے کم درجہ سمجھ کر اور وظیفہ کرنے والا غلطی کرتا ہے۔ بہت جدا ہے تو بہ کرنی چاہیے۔ قرآن مجید میں قرآن کا نام احسن الحدیث آیا ہے۔ (۲۷ رد [illegible])

سوال: شریعت، طریقت، معرفت کی جامع مانع تعریف اور ان کی تفریق مجمل طور پر۔ (محمد قاسم البنیو)

جواب: شریعت ان احکام کا نام ہے جو قرآن و حدیث میں مذکور ہیں۔ ان حضور قلب دل لگا کر ادا کرنا طریقت اور حقیقت ہے۔ حقیقت شریعت کے مخالف نہیں بلکہ حقیقت شریعت کے لئے طریق کار کا نام ہے۔ اس لئے حضرت مجدد صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔ کل حقیقۃ ردتہ الشریعۃ فہی زندقۃ [illegible] یعنی حقیقت سے جس مسئلہ کو شریعت رد کرے وہ واقعی الحاد اور بے دینی ہے یہ تینوں طریقت، حقیقت اور معرفت دراصل شرعی احکام کے طریق کار کا نام ہیں۔ اور یہ تینوں دراصل ایک ہیں۔ (۹ ذی الحجہ [illegible])

سوال: اکثر حنفی لوگ کہتے ہیں کہ مولانا نذیر حسین، شاہ اسمٰعیل شہید، نواب صدیق حسن خان حنفی تھے۔ کیا یہ حق ہے؟

جواب: یہ تینوں صاحب پکے اہلحدیث تھے۔ مولانا نذیر حسین صاحب کی کتاب معیار اور مولانا اسمٰعیل شہید کی تقویۃ الایمان وغیرہ اور نواب صاحب مرحوم کی بیشمار کتابیں تقلید میں موجود ہیں۔ (۲۱ اپریل [illegible])

سوال: کتاب حنفیان میں لکھا ہے کہ امام بخاری، امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ وغیرہ امام شافعی کے مقلد تھے۔

جواب: امام بخاری وغیرہ سب اہلحدیث تھے۔ جو ان کو شافعی کا مقلد کہتا ہے اس نے کتابیں نہیں پڑھی ہوں گی یہ تو کہیں جگہ امام شافعی کی تردید بھی کرتے ہیں۔ (اہلحدیث [illegible] اپریل [illegible])

فتاویٰ نذیریہ میں غیر مقلد اہلحدیث کے شیخ الکل نے ایک سوال کے جواب میں کتاب تقویۃ الایمان اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تعریف کی

فتاوی نذیریہ جلد اول ۱۰۳ کتاب الایمان والعقائد

لامك لان كلامك في رسالتك كان هندياً وانا رجل عربي لا افهم الهندي على الاصل ابن جاني قد افترى عليك واغلط في الترجمة كثيراً فلا تغضب۔ تمت الرسالة المصنفة للعلامة النبيل محمد اسمعيل الدهلوي ابن الاخ الاخير الجليل شاه عبد العزيز قدس سرهما۔

سوال: علمائے دین و فضلائے متقین موحدین سے یہ ہے، کہ کتاب مسمی بہ تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسماعیل صاحب کی، اور کتاب نصیحت المسلمین مولوی خرم علی صاحب کی جن میں شرک کی برائی کا بیان ہے، ان دونوں کا کیا حال ہے، آیا ان پر عمل کرنا، اور ان کے موافق عقیدہ رکھنا ہدایت ہے یا گمراہی، اور ان کا مضمون موافق اہل سنت کے ہے یا نہیں، اور جو شخص ان کے مصنفوں کو، اور ان پر عمل کرنے والوں کو بسبب اس تصنیف کے اور عمل کے کافر اور گمراہ کہے اس کا کیا حال ہے، اور اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں، بینوا توجروا۔

الجواب: نصیحت المسلمین اس حقیر کی نظر سے نہیں گذرا اور اس کے مصنف کا تفصیلی حال معلوم ہے، لیکن اگر اس کتاب میں شرک کی برائی کا بیان ہے، تو اس کے اچھے ہونے میں کس کو کلام ہے، اور تقویۃ الایمان کو نظر اجمال سے دیکھا ہے، باعتبار اصول اور اصل مقصود کے بہت خوب ہے، اور مولوی اسمٰعیل صاحب کو ایسا دیکھا، کہ پھر کسی کو ایسا نہ دیکھا، یہ لوگ ان سے ہیں کہ جن کے حق میں حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ہم المفلحون اور فرمایا ان الذین امنوا والذین ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمۃ اللہ واللہ غفور رحیم یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم جو ان کو کافر اور گمراہ کہے، وہ آپ گمراہ ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد صدر الدین

محمد صدر الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتاویٰ نذیریہ

شیخ الکل حضرت مولانا

سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی

اول

مکتبہ اصحاب الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی

بالمقابل جلال دین ہسپتال اردو بازار لاہور

وہابیوں اور دیوبندیوں کا پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے کہ

اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے

١٧

اقول۔ اگر قول بہ وقوع مثل مذکور مستلزم کذب مسطور است معاذ اللہ مکہ ما قول بامکان مثل مذکوریم پس مستلزم امکانِ کذب مسطور نیست۔ علاوہ بریں قول کہ بہ امکان مثل مذکور بایں وجہ ہم سے تواند شد کہ اسناد اختیار بعدم وقوع او اصلاً ممتنع نشدہ و عدم اختیار بعدم وقوع مثل مذکور بلکہ بعدم اختیار بقرآن مجید اسنادِ او اصلاً ممکن نیست داخل تحتِ قدرت الٰہیہ کما قال اللہ تعالیٰ عزوجل قُلْ لَّوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۔ ونیز بعد اختیار ممکن است کہ ایشاں را فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکان وجود مثل مستلزم بتکذیب نص از نصوص گردد و سلب قرآن مجید بعد انزال ممکن است داخل قدرتِ الٰہیہ کما قال اللہ تعالیٰ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا۔

قولہ۔ وھو محال لانہ نقص والنقص علیہ تعالیٰ محال۔

اقول اگر مراد از محال ممتنع لذاتہ است کہ تحت قدرت الٰہیہ داخل نیست پس لا نسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع والقائے آں بر ملائکہ و انبیاء خارج از قدرت الٰہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید از قدرتِ ربانی باشد چہ عقدِ قضیہ غیر مطابقہ للواقع والقائے آں بر مخاطبین در قدرت اکثر افراد انسانی ست۔ کذب مذکور بلے منافی حکمت است پس ممتنع بالغیر است۔ لہٰذا عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ مے شمارند و او را جل شانہ بآں مدح مے کنند بخلاف اخرس و جماد کہ ایشاں را کسے بعدم کذب مدح نمے کند۔ ونیز ظاہر است

٢١٧

یک روزہ صفحہ ۱۷ کا اصل فوٹو

یک روزہ کا سرورق ٹائٹل

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی کی کتاب

"صراط مستقیم" میں سنگین گستاخی

مذکورہ صفحہ میں نشان زدہ عبارت کا مفہوم:

نماز میں زنا کے وسوسے سے بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال کو بہتر اور حضور علیہ السلام کی طرف توجہ لگانے کو گدھے اور بیل کے خیال میں مستغرق ہو جانے کے مقابلہ میں بدتر قرار دیا گیا ہے (نعوذ باللہ من ذالک)

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نماز میں خیال آ جانا یا نمازی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تصور کرنا ایسا ہے کہ قرآن پاک یا نماز میں پڑھے جانے والے کلمات کے مفہوم کو سمجھنے والا ذی شعور نمازی اپنی نماز کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تصور اور خیال سے بچ نہیں سکتا۔ بلکہ اس کے لئے یہ امر ناممکن ہے کہ عنوان تلاوت کرے اور معنوں کی طرف خیال نہ جائے، لہذا ایسے نمازی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال کو ترک کرنے کی پابندی تکلیف مالا یطاق ہے۔

اس کے علاوہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام کو فرمایا: صلوا کما رایتمونی اصلی یعنی نماز کی ادائیگی میں میری ادائیگی کا خیال رکھو۔ اس حدیث میں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف خیال ضروری قرار دیا گیا ہے۔

اس شرعی اور عقلی حقیقت کے باوجود بحث میں پڑے بغیر ہم جو عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ کیا یہ مناسب ہے کہ زنا مجامعت، بیل اور گدھے جیسے حقیر چیزوں کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ کا ذکر کیا جائے۔

"صراط مستقیم" کی زیر بحث عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گدھے اور بیل کے ساتھ نہ صرف ذکر ہے بلکہ یہاں تو صراحتاً مقابلہ کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال کو گدھے اور بیل کے خیال سے بدتر قرار دیا گیا ہے۔

(نعوذ باللہ من ذالک)

حالانکہ زنا اور بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال کو ذکر کرتے ہوئے یہ احتیاط برتی گئی ہے کہ یہاں ان دونوں کا مقابلہ بہتری میں کیا اور مجامعت کے خیال کو بہتر قرار دیا گیا۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا اسماعیل دہلوی کی کتاب "صراط مستقیم" فارسی کا عکس جس میں اس نے نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال آنے کو گدھے کے خیال سے بدتر لکھا ہے

صراط مستقیم فارسی صفحہ ۸۷ کا اصل فوٹو

صراط مستقیم فارسی
یعنی
جمع و ترتیب
سید محمد اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ
مولانا عبد الحی بڈھانوی علیہ الرحمۃ
المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ لاہور

صراط مستقیم کا صفحہ ٹائٹل

☆ مولوی اسمٰعیل دہلوی کے گستاخانہ عقیدے کے برعکس صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ اور ایمان ملاحظہ فرمایئے۔

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، رسول پاک ﷺ کے مرض الموت میں لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے، یہاں تک کہ جب سوموار کا دن تھا لوگ نماز کے لئے صف بستہ کھڑے تھے۔ نبی پاک ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہماری طرف دیکھنے لگے گویا کہ آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک مصحف کا ایک ورق تھا۔ پھر آپ ﷺ خوشی سے مسکرائے، دیدار نبی کریم ﷺ کے سبب خوشی سے ہم نے فتنہ میں پڑ جانے کا قصد کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل پیچھے آئے تاکہ صف تک پہنچیں اور گمان کیا کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لئے تشریف لانے والے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو اور آپ ﷺ نے پردہ نیچے گرا دیا اور اس دن آپ ﷺ نے وصال فرمایا (بخاری، عربی، کتاب الاذان، حدیث 680، ص 111، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

☆ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دیدار مصطفیٰ ﷺ کی پیاس کو حالت نماز میں بجھایا جبکہ چہرۂ مصطفیٰ ﷺ تکنے کے لئے حالت نماز میں ان کے چہرے کعبۃ اللہ سے پھر گئے تھے۔

دیوبندی واہلحدیث پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب میں نماز میں زنا کے وسوسے سے بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال کو بہتر اور حضور علیہ السلام کی طرف توجہ لگانے کو گدھے اور بیل کے خیال میں مستغرق ہو جانے کے مقابلے میں بدتر قرار دیا ہے (معاذ اللہ)

صراط مستقیم — ۹۷

کسی امر کی تدبیر کی طرف متوجہ ہو خواہ وہ امر دینی ہو یا دنیاوی۔ اصل اسکے برخلاف ہوتا ہے جس شخص پر مقام کشف یا الہام صادق ہو جاتا ہے اس بمقتضائے ظلمت بعضہا فوق بعض زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے حاصل کلام اس جگہ وسوسوں کے مرتبوں کے تفاوت کا بیان کرنا مقصود ہے انسان کو چاہیے کہ آگاہی حاصل کرے کسی امر کے ساتھ اللہ [illegible]

واللہ یہدی من یشاء الی
صراط مستقیم
مترجم اردو
مؤلفہ فارسی
جناب سلطان جرنیل حضرت شاہ
محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمہ اللہ
باہتمام
مولوی محمد اسحاق مالک کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

☆مولوی اسمٰعیل دہلوی کے گستاخانہ عقیدے کے برعکس صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ اور ایمان ملاحظہ فرمایئے۔

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول پاک ﷺ کے مرض الموت میں لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے، یہاں تک کہ جب سوموار کا دن تھا لوگ نماز کے لئے صف بستہ کھڑے تھے۔ نبی پاک ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہماری طرف دیکھنے لگے گویا کہ آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک مصحف کا ایک ورق تھا۔ پھر آپ ﷺ خوشی سے مسکرائے، دیدار نبی کریم ﷺ کے سبب خوشی سے ہم نے فتنہ میں پڑ جانے کا قصد کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل پیچھے آئے تاکہ صف تک پہنچیں اور گمان کیا کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لئے تشریف لانے والے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو اور آپ ﷺ نے پردہ نیچے گرا دیا اور اس دن آپ ﷺ نے وصال فرمایا (بخاری، عربی، کتاب الاذان، حدیث 680، ص 111، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

☆اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دیدار مصطفی ﷺ کی پیاس کو حالت نماز میں بجھایا جبکہ چہرۂ مصطفی ﷺ تکنے کے لئے حالت نماز میں ان کے چہرے کعبۃ اللہ سے پھر گئے تھے۔

رسالہ الامداد: مطبوعہ تھانہ بھون، ص 35/34

اشرف علی تھانوی کو کون نہیں جانتا۔ آپ کے زمانے میں آپ کے ملفوظات وافادات پر مبنی ''الامداد'' نامی ایک پرچہ تھانہ بھون سے شائع ہوا کرتا تھا۔ اس کے صفر المظفر ۱۳۳۶ھ کے شمارے میں تھانوی کے ایک مرید کا حال اور تھانوی کا جواب اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ مرید صادق خواب میں کلمہ پڑھنا چاہتا ہے۔ لیکن رسول اللہ کی بجائے اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہے۔ غلطی کا احساس کر کے صحیح پڑھنا چاہتا ہے۔ مگر زبان سے وہی کلمات سرزد ہوتے ہیں، اتنے میں نیند سے بیدار ہو جاتا ہے اور بیداری کی حالت میں درود شریف پڑھنا چاہتا ہے۔ مگر زبان سے **اللھم صل علیٰ سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی** نکلتا ہے۔

مرید صادق اپنی یہ کیفیت اور حال مرشد کی خدمت میں لکھتا ہے۔ صاف اور سیدھی بات تھی کہ اسے ان کفریہ کلمات سے توبہ کی تلقین کی جاتی۔ مگر اس ظلم کی فریاد کس کے سامنے کی جائے کہ تھانوی مسندِ افتاء اور سجادۂ طریقت سے اسے جواب دیتے ہیں۔

اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو، وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ اگر اسے بچانا ہی مقصود تھا تو اسے بے خود مغلوب الحال قرار دیا جاتا۔

اہل تمکین نے بھی حالت بے خودی و حالت سکر میں تو انا اللہ یا انا الحق کو بھی درمیانی منزل قرار دیتے ہوئے پسند نہیں کیا۔ مگر یہ عجیب بزرگ ہیں کہ **لاالہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ** اور **اللھم صلی علی نبینا و مولانا اشرف علی** ایسے صریح کفریہ کلمات کو پسندیدہ قرار دے رہے ہیں۔

دیوبندی پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب ''الامداد'' کا ٹائٹل صفحہ

اشرف علی تھانوی کے مرید نے خواب میں دیکھا کہ وہ لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی کہہ رہا ہے

داعی ہو تا جا بعض اوقات حدود شرعیہ کا خیال بھی نہیں رہتا ایسا شخص مثل حضرت صدیق اکبر کے اس حال کے ہے جب تک وہ اسلام نہ لائے تھے کہ اس وقت بھی وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت فرماتے تھے مگر محض محبت طبیعت سے نہ کہ حیثیت شرعیہ سے بس خواب میں ایسے عاملوں کی حقیقت بتلائی گئی اس خواب میں جزو دوم باشان ہی تھا باقی ظاہر ہے والسلام
۲۰ شوال ۱۳۳۵ھ۔

سوال: اب وجہ اس کی عرض کرتا ہوں کہ بیعت ہونے کا خیال مجھ کو کیوں ہوا اور حضور کی طرف کیوں رجوع کیا بیعت کا شوق صرف مطالعہ کتب تصوف سے ہے اور حضور کی جانب بجائے اس کے کہ ہمارے صاحبان مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم مولانا مولوی حبیب اللہ صاحب مرحوم و مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب مرحوم لودیانہ والوں سے حضور کے اعتقادات ملتے جلتے تھے اس سے غرض تھی کہ ہمارے نانا اور کوئی اپنے دادا وغیرہ علماء کے اعتقادات کو خواب ہی ہوں ان کو بلا وجہ ترجیح دی جاوے اصل غرض یہ ہے کہ حضور کے اور بندہ کے اعتقادات بالکل ایک ہیں اور اگر مولوی صاحبان لودیانوی اور حضور کے درمیان کسی فروعات میں اختلاف بھی ہو تو ہمیں بھی جناب کی طرف رجوع کرتا ہوں (۲) اور حضور کی تصنیف چند کتابیں زیر مطالعہ رہی ہیں جن میں سے بہشتی زیور، تحفہ زوجین ہے اور شرح مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اور بھی چند تصنیفات نظر سے گزری ہیں (۳) ایک دفعہ ریاست میں جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب جو طالب علم تھے ان کے پاس ٹھہرنے کا اتفاق ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور سے بیعت ہیں اس لئے ان سے اور بھی محبت ہو گئی گفتگو میں معلوم ہوا کہ ان کے پاس رسالہ الامداد اور حسن العزیز بھی ماہواری آتے ہیں بندہ نے ان کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی تو ان مولوی صاحب طالب علم نے چند رسالے دیکھنے کے واسطے دئے الحمد للہ جو لطف ان سے اٹھایا بیان سے باہر ہے ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو جانے کا ارادہ کیا رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھ دیا لیکن جب بندہ دوسری طرف کروٹ بدل تو دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہو گئی بے ادبی ہے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا

اور سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

جواب: اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔
۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ۔

سوال: جناب مخدوم و مطاع مولانا ... السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مکرمت نامہ ... ہو کر باعث اعزاز ہوا ایک ناچیز حضرت ... عالم ... کا بڑا نواسہ مولوی ..... صاحب مرحوم کا ... ہے ... جناب نے ... زمانے کے ... خدمت بہت کی ہے اور بہت سے رسائل ... تصنیف فرما کر لوگوں کو مستفیض فرمایا مگر آپ سے

جواب میں تھانوی صاحب کو چاہئے تھا کہ مرید کو توبہ کی تلقین کرتے مگر تھانوی صاحب نے جواب میں لکھا کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو، وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

تھانوی صاحب! ایسا خواب اگر مرید نے دیکھا بھی تو اس کو اپنے رسالے میں نقل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

دیوبندی پیشوا مولوی اشرفعلی تھانوی نے اپنی کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو حیوانوں، چوپایوں، بچوں اور پاگلوں کے علم کے ساتھ تشبیہ دی

٨

[illegible]

اللہ بینکم یوم القیمۃ

حفظ الایمان

مع

بسط البنان

مصنفہ

حضرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

جسکو

نیاز مند سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور نے

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند

اصل عبارت: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے (حفظ الایمان، ص 8)

جبکہ ہمارے پیارے بے مثل اور بے عیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عطائی علم غیب کے متعلق رب تعالیٰ فرماتا ہے۔

القرآن: وماھو علی الغیب بضنین ० ترجمہ: یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں (سورۂ تکویر، آیت 24 پارہ 49)

القرآن: تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک ० ترجمہ: اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! یہ غیب کی خبریں ہیں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں (سورۂ ہود، آیت 49، پارہ 12)

رب تعالیٰ پاگل، مجنون، بچوں اور حیوانات کو غیب کا علم نہیں دیتا بلکہ میرا رب تو اپنے پسندیدہ رسولوں کو دیتا ہے۔

القرآن: وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء (سورہ آل عمران، آیت 179، پارہ 4)

ترجمہ: اللہ کی شان نہیں ہے کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے۔ ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

دیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی نے لکھا ہے کہ اگر بالفرض زمانہ نبوی کے بعد اگر کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں فرق نہیں آئے گا

تحذیر الناس ۲۵

انما انا قاسم واللہ یعطی

تحذیر الناس

از افاضات مبارکہ

حجۃ الاسلام حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ العزیز بانی دارالعلوم دیوبند

مع توضیح المطالب

بعد نظر ثانی و تصحیح اغلاط وغیرہ

(مولوی) محمد اسحاق مالک کتبخانہ رحیمیہ دیوبند نے اپنے

کتبخانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

...اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا...

اصل عبارت: اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔

دیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی کی یہ عبارت قرآن مجید کی اس آیت کے منافی ہے۔

القرآن: ما کان محمد، ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبین، و کان اللہ بکل شیء علیما○ (سورۂ احزاب، آیت 40، پارہ 22)

ترجمہ: محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔

☆ جب رب تعالیٰ کا حکم ہے کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں تو پھر ایسی بات لکھنی ہی نہیں چاہیے۔

دیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی نے لکھا کہ امتی عمل میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں (معاذ اللہ)

إنما أنا قاسم والله يعطي

الحمد لله رسالہ مفیدہ و عجیبہ در تحقیق و اثبات معنی ختم نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

تحذیر الناس

از افاضات مبارکہ

حجۃ الاسلام حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا

محمد قاسم صاحب قدس سرہ العزیز بانی دار العلوم دیوبند

مع توضیح المطالب

بعد نظر ثانی و تصحیح اغلاط وغیرہ

(مولوی) محمد اسحاق مالک کتبخانہ رحیمیہ دیوبند نے

اپنے

کتبخانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

تحذیر الناس — ٥

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ علمت علم الاولین والآخرین بشرط فہم اسی جانب مشیر ہے شرح اس کی یہ ہے کہ اس ارشاد سے برابر عام کہ یہ بات واضح ہے کہ علوم اولین مثلاً اور ہیں اور علوم آخرین اور لیکن وہ سب علم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں مجتمع ہیں ... جیسے علوم سمع اور ہیں اور علم بصر اور ... پر یہ سب علوم مجتمع ہیں ایسے ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ... انبیاء باقی کو سمجھئے ... سمع و بصر اگر ملکۂ عالم ہیں تو بالعرض ہیں ... حقیقی اور عالم حقیقی ... اسی طرح سے عالم حقیقی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور انبیاء باقی اور اولیاء اور علماء گذشتہ و مستقبل اگر عالم ہیں تو بالعرض ہیں ... اہل فہم جانتے ہیں کہ نبوت کمالات علمی ہیں ... کمالات عملی میں نہیں الغرض کمالات ذوی العقول کل دو کمالوں میں منحصر ہیں ایک کمال علمی دوسرا کمال عملی اور ... چنانچہ کلام اللہ میں چار فرقوں کی تعریف کرتے ہیں نبیین اور صدیقین اور شہداء اور صالحین ... انبیاء اور صدیقین کا کمال تو کمال علمی ہے اور شہداء اور صالحین کا کمال کمال عملی انبیاء کو تو منبع العلوم اور فاعل اور صدیقین کو مجمع العلوم ... سمجھئے اور شہداء کو منبع الاعمال ... اور صالحین کو مجمع الاعمال ... اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں اور اگر قوت عملی اور ہمت میں انبیاء ... سے زیادہ بھی ہوں تو ... مقام شہادت اور صف شہادت ... اصل ہے ... غالبہ کے ساتھ ملقب ہو گئے ہیں۔ مرزا جان جاناں صاحب اور شاہ غلام علی صاحب اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبد العزیز صاحب ... جامع بین الفقر والعلم تھے ... مرزا صاحب اور شاہ غلام علی صاحب تو فقیری میں مشہور ہوئے اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبد العزیز صاحب علم میں ... اس کی یہی ہوئی کہ ان کے علم پر ان کی فقیری غالب تھی ... ان کے علم پر ان کی فقیری ... انبیاء میں علم عمل سے غالب ہوتا ہے اگرچہ ان کا عمل اور ہمت اور قوت ... عمل قوت اور ہمت سے غالب ہے بہرحال علم میں انبیاء اوروں سے ممتاز ہوتے ہیں ... نبوت کمال علمی ہی ہے ... کمال علمی ہے چنانچہ لفظ ... اس بات پر شاہد ہے ...

اصل عبارت: انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی (برابر) ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں (معاذ اللہ) ☆ یہ عبارت احادیث کے سراسر خلاف ہے۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو (کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نسبت) آدھا ثواب ملتا ہے۔ میں رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے سر اقدس پر رکھا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا۔ اے عبداللہ بن عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو نصف ثواب ملتا ہے جبکہ آپ خود بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا (یہ بات) ٹھیک ہے لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں (یعنی اجر و ثواب کے عام اصولوں کا اطلاق میری ذات پر نہیں ہوتا)

(مسلم شریف، عربی، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرہا، حدیث 1715، ص 298، مطبوعہ دار السلام، ریاض، سعودی عرب)

براہین قاطعہ:

مصنف: مولوی خلیل انبیٹھوی

مصدقہ: مولوی رشید احمد گنگوہی

خط کشیدہ عبارت: صفحہ ۵۵ جس میں پہلی عبارت:

"شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں"

اس عبارت میں شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "مجھے دیوار کے پیچھے کا علم نہیں" (معاذ اللہ)

حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس من گھڑت روایت کو نقل کر کے اس کا رد کیا ہے اور آخر میں "اصلے ندارد" فرمایا ہے کہ اس روایت کا کوئی ثبوت اور اصل نہیں۔ دیکھئے کتاب مدارج النبوۃ جلد 1، ص 7،

"جوابش آنست کہ ایں سخن اصلے ندارد"

حضرت شیخ محقق علیہ الرحمہ کے آخری جملہ "اصلی ندارد" کو چھوڑ دیا اور مردود روایت کو حضرت شیخ کی طرف منسوب کر دیا (مدارج النبوت کے متعلقہ صفحہ کا عکس ملاحظہ ہو 56)

خط کشیدہ: دوسری عبارت میں ہے

"شیطان سے افضل ہو کر اعلم من الشیطان ہوگا، معاذ اللہ"

اس عبارت میں مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنے مخالف مولف "انوار الساطعہ" کا رد کرتے ہوئے اس پر الزام دے رہے ہیں کہ مولف اپنے زعم میں بڑا اکمل الایمان ہے۔ تو شیطان سے ضرور افضل ہو کر شیطان سے علم میں بڑا اور اعلم من الشیطان ہوگا۔ انبیٹھوی صاحب نے شیطان سے افضل و اعلم ہونے کو گناہ سمجھتے ہوئے ساتھ ہی معاذ اللہ کہہ دیا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ کسی کا شیطان سے افضل و اعلم ہونا مولوی صاحب کو گوارا نہیں۔ اسی لئے انہوں نے اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسعت علم کی نفی کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ شیطان اور ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور یہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہے۔ لہذا شیطان اور ملک الموت کے لئے ایسا علم جو محیط روئے زمین ہونا ماننا ضروری ہے۔

اور پھر کہا کہ شیطان اور ملک الموت کے اس حال پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قیاس نہ کیا جائے، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وسعت علم پر کوئی نص نہیں ہے، لہذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایسا علم شرک ہے۔

اس بحث سے قطع نظر کہ شیطان کے لئے علم محیط روئے زمین کے اثبات پر کوئی نص قطعی ہے اور یہ کہ حضور ﷺ کی لئے یہی وسعت علمی شرک اور کفر کیسے ہوگی۔ جبکہ شیطان کیلئے یہی وسعتِ علمی ثابت ہو۔ ہمارا سوال صرف یہ ہے کہ حضور ﷺ کے مقابلے میں شیطان کا ذکر کرنا اور پھر علمی کمال میں شیطان کو بڑھانا اور اس کے مقابلے میں حضور ﷺ کو اس کمال میں نیچا دکھانا، کیا یہ حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی ہے یا نہیں؟

دیوبندی اکابر مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نزدیک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت منانا، ہنود کے سانگ کنھیا کے جنم دن منانے کی مثل ہے (معاذ اللہ)

۱۴۸

یا ایہا الناس قد جاءکم برہان من ربکم

البراہین القاطعۃ علی ظلام الانوار الساطعۃ

اصل عبارت: پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں (معاذ اللہ)

جبکہ رسول پاک ﷺ ہر پیر اپنا یوم ولادت مناتے تھے اور ہر جمعہ اپنے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام کا یوم ولادت مناتے تھے۔

حدیث شریف: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! آپ پیر کا روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی (صحیح مسلم شریف)

حدیث شریف: حضرت ابوالاشعث صنعانی رضی اللہ عنہ نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا تمہارے تمام دنوں میں جمعہ کا روز سب سے افضل ہے کہ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی میں ان کی روح قبض کی گئی (ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب فضل یوم الجمعۃ، حدیث 1047، ص 159، مطبوعہ دارالسلام، ریاض، سعودی عرب)

دیوبندی اکابر مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب میں کسی کا خواب نقل کرتے ہوئے لکھا کہ حضور ﷺ نے اردو زبان دار العلوم دیوبند سے سیکھی

البراهين القاطعة
على
ظلام الانوار الساطعة
بالدلائل الواضحة
على
كراهة المروج من المولود والفاتحة

براہین قاطعہ صفحہ ۲۶ کا اصل فوٹو

براہین قاطعہ کا صفحہ ٹائٹل

اصل عبارت: ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو اردو کہاں سے آ گئی، آپ ﷺ تو عربی ہیں۔ فرمایا جب سے علماء مدرسۂ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا، ہم کو یہ زبان آ گئی۔

دیوبندی اکابر مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے شاہ عبدالحق دہلوی کی طرف مردود روایت کو منسوب کر دیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں (معاذ اللہ)

براہین قاطعہ کا صفحہ ٹائٹل

براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ کا اصل فوٹو

اصل عبارت: غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم ﷺ کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم ﷺ کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے (براہین قاطعہ ص 51)

یعنی اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شیطان اور ملک الموت کا علم نص سے ثابت ہے، نبی پاک ﷺ کا علم ثابت نہیں (معاذ اللہ)

مدارج النبوت کے صفحہ کا عکس (شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ کے آخری جملہ "اصلی ندارد" کو چھوڑ دیا اور مردود روایت کو شیخ کی طرف خلیل احمد انبیٹھوی نے منسوب کردیا)

[illegible]

دیوبندی پیشوا قاسم نانوتوی نے اپنے آپ کو قاسم نعمت کہا

ارواحِ ثلاثہ

یعنی

حکایاتِ اولیاء

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور آن کے خاندان کے تمام مشائخ اور اکابر علماء ومشائخ دیوبند کے حالات وحکایات پر نہایت مستند اور دلچسپ کتاب اس دفعہ جدید اضافوں اور جدید ترتیب کے ساتھ شائع ہوئی ہے

مرتبہ: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

دارالاشاعت کراچی پاکستان

تے مسرور ہو گا۔ جاتے حضرت نے فرمایا کہ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ اتنا بڑا شخص جو عالم وقت ہو وہ ایک ایسے تھوڑے لکھے پڑھے بزرگ (یعنی قطب عالم حضرت حاجی نور اللہ مرقدہ) کا ایسا معتقد ہو جائے۔

حکایت (۳۱۳) فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے مولانا گنگوہی کا تو قدم قدم پر انتظام اور مولانا نانوتوی لاابالی، کہیں کی چیز کہیں پڑی ہے کچھ پرواہ ہی نہیں۔ اس وقت ایک گروہ مولانا گنگوہی کے پاس گیا کہ ہم بھی آپ کے ہمراہ حج کو چلیں گے آپ نے فرمایا کہ زاد راہ بھی ہے؟ انہوں نے کہا ایسے ہی توکل پر چلیں گے مولانا نے فرمایا کہ جب ہم جہاز کا ٹکٹ لیں گے تو تم منیجر کے سامنے توکل کی پوٹلی رکھ دینا بڑے آئے توکل کرنے، جاؤ اپنا کام کرو۔ پھر ان لوگوں نے حضرت مولانا نانوتوی سے کہا تو آپ نے اجازت دے دی۔ ع

بر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

راستہ میں جو کچھ بھی ملتا وہ سب ان لوگوں کو دے دیتے۔ اور ساتھیوں نے کہا کہ حضرت آپ تو سب ہی دے دیتے ہیں کچھ تو اپنے پاس رکھیے تو فرمایا انما انا قاسم واللہ یعطی۔ اسی سفر میں مولانا گنگوہی نے مولانا نانوتوی سے فرمایا کہ صبح سے شام تک پھرتے ہی ہو کچھ فکر بھی ہے۔ تو فرمایا کہ حضرت آپ کے ہوتے ہوئے مجھے کیا فکر ہے؟

حکایت (۳۱۴) فرمایا کہ ایک مرتبہ کسی ذاکر نے حضرت مولانا گنگوہیؒ سے عرض کیا کہ ذکر کے وقت نیند آتی ہے فرمایا تکیہ رکھ کر سو جایا کرو ذکر پھر کر لیا کرو نیند کا علاج سوائے سونے کے کچھ نہیں۔

حکایت (۳۱۵) فرمایا کہ ایک مرتبہ میں دیوبند پڑھتا تھا۔ وہاں ایک سیاح ولایتی صاحب آئے وہ حضرت حاجی محمد عابد صاحبؒ سے جمعہ کی نماز پڑھانے کی اجازت لے کر منبر پر پہنچ گئے خطبہ شروع کیا۔ چونکہ ربیع الاول کا زمانہ تھا خطبہ کے اندر مولود شریف شروع کر دیا اور خطبہ نہایت طویل کہ ختم ہونے پر ہی نہ آوے۔ لوگ پریشان ہو گئے۔ حضرت مولانا گنگوہی بھی اتفاقاً تشریف فرما تھے چونکہ مولانا کو حق تعالیٰ نے ہمیشہ سے اظہار حق کی شان دی تھی، ان مولوی صاحب سے فرمایا کہ مولانا خطبہ ختم کیجئے۔ وہ بولے چپ رہو خطبہ میں بولنا حرام ہے (وہ پہچانتے نہ تھے) مولانا گنگوہیؒ نے فرمایا کہ حرام و حلال کیا لئے پھرتے ہو تمہیں قابل ہو منبر سے تمہارا ہاتھ پکڑ کر اتار دیا جائے۔ پھر اس نے کچھ جواب دیا، چپ رہو، کر رہی تھے

☆ یہ فرمان رسول پاک ﷺ کا ہے کہ ''انما انا قاسم واللہ یعطی'' میں ﷺ تقسیم کرنے والا ہوں۔ رب تعالیٰ عطا کرتا ہے۔ دیوبندی پیشوا نے اس حدیث کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا (معاذ اللہ)

دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے ملفوظات میں لکھا کہ

بندہ شیعہ حضرات کو کافر نہیں کہتا

الجواب صحیح غلام رسول عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔ الجواب صحیح [illegible] محمد [illegible] مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔ الجواب صحیح محمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔ الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ اول مدرسہ سہارنپور۔ الجواب صحیح اشرف علی عفی عنہ تھانوی ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ

اشرف علی از گروہ اولیاء

مولوی [illegible] دہلی۔ الجواب صحیح محمد بشیر عفی عنہ [illegible]۔ الجواب صحیح [illegible] عبدہ احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ [illegible] مرحوم۔

تصدیق حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی علیہ الرحمۃ در مسئلہ مذکورہ بالا۔ حافظ سید [illegible] حسن صاحب [illegible] مدرسہ شاہی مسجد مراد آباد نقل فرماتے تھے کہ میں مجلس حضرت مولانا علیہ الرحمۃ میں حاضر تھا اور مسئلہ بالا کا تذکرہ تھا سو ارشاد فرمایا کہ میت کو دفن سے پہلے نہلانا ہی [illegible] اور یہی مسنون ہے۔ العبد [illegible] الدین عفی عنہ مراد آبادی۔

قبر میں دفن کرتے وقت بیری کی لکڑی رکھنا

سوال:- قبر میں بوقت دفن کرنے کے ایک لکڑی درخت بیری کی ضرور رکھتے ہیں۔ جائز ہے یا نہیں۔

جواب:- اس کا ضروری سمجھنا بدعت ہے اور بیری کی خصوصیت میں مشابہت روافض کی ہے لہذا اس کو ترک کرنا چاہیے اور اس کی کچھ اصل نہیں نقل۔

ولی کی اجازت کے بغیر جنازہ سے جانا

سوال:- اگر کوئی بغیر اجازت کے اہل میت کے جنازہ پر سے چلا جائے تو کچھ قصور ہے یا نہیں۔

جواب:- بدون اذن ولی میت کے جانا مکروہ ہے۔

ملفوظات

جو لوگ شیعہ کو کافر کہتے ہیں ان کے نزدیک تو ان کی نعش کو ویسے ہی کپڑے میں لپیٹ کر داب دینا چاہیے اور جو لوگ فاسق کہتے ہیں ان کے نزدیک ان کی تجہیز و تکفین حسب قاعدہ ہونا چاہیے مگر بندہ بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا۔

فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مجوب بطرز جدید

از افادات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان ۲

اردو بازار کراچی ۱

دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتوے میں لکھا کہ کسی کو قبلہ و کعبہ کہنا اور لکھنا مکروہ تحریمی یعنی حرام کے قریب ہے

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

کامل

فتاوی رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہیؒ

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبر ۱

فتاوی رشیدیہ ۵۵۲ علم

لے جانا درست ہے یا نہیں۔

جواب:- سامان اجازت سے زیادہ لے جانا درست نہیں ہے فقط واللہ تعالی اعلم۔

مقدمہ میں سچی گواہی کو چھپانا

سوال:- ایک شخص نے اپنے مقدمہ میں شاہد گردانا اس نے بوجہ شہادت سے انکار کیا کہ آجکل کچہریوں میں وکلا رنگ شاہدوں پر جرح اور قدح کے سوال کرکے اپنی تیز بیانی سے شاہدوں پر شہادت کو مشتبہ اور ملتبس کرتے ہیں اس وقت اس کو تمیز حق و باطل میں نہیں رہتی ہے اور اس مقدمہ میں اس شاہد کے سوا اور بھی بہت سے شاہد ہیں مگر یہ شخص احتیاطاً ادائے شہادت سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں کچہری میں شاہد نہیں بن سکتا ہوں کہ وکلاء کے سوال و جواب کی طاقت نہیں ہے اس صورت میں یہ شخص مرتکب کتمان شہادت کا تو نہیں ہے بذا القیاس ایک عالم اختلافات مسائل کی وجہ سے فتوی پر مہر نہیں کرتا یہ گنہگار تو نہیں۔

جواب:- جو صورت کہ اس مقدمہ کے شاہد موجود ہیں تو یہ شخص کاتم حق نہ ہوگا البتہ اگر ایسا ہوتا کہ اسی کی شہادت پر ثبوت ہوتا اس وقت حق ثابت کرنی اور جرح و قدح وکلاء پر نظر کرنا مفید ہے اس وقت یہ مرتکب ہے ایسا ہی حال عالم کا ہے فقط واللہ تعالی اعلم

بزرگوں کو قبلہ و کعبہ وغیرہ لکھنا

سوال:- قبلہ و کعبہ یعنی دارین و کعبہ کونین یا قبلہ دینی و کعبہ دنیوی یا قبلہ آمال و حاجات یا قبلہ مرادات یا قبلہ صوری و کعبہ معنوی یا دیگر مثل ان الفاظ کے القاب آداب میں والد یا پیر کو یا استاد کو یا اور کسی کو تحریر کرنے جائز ہیں یا نہیں حرام ہے یا مکروہ تحریمی یا تنزیہی سو مطلب مع دلائل تفصیل ارقام فرمادیں۔

جواب:- ایسے کلمات مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمی ہیں لقولہ علیہ السلام لا تطروني[1] الحدیث جب زیادہ مدح شان نبوی سے کلمات آپ کے واسطے ممنوع ہوئے تو کسی دوسرے کو ایسے کلمات کہنا کیونکر درست ہوسکتے ہیں فقط واللہ تعالی اعلم۔

وعدہ کو پورا نہ کرنا

سوال:- ایفائے وعدہ کرنا کیسا ہے اس مسئلہ کو بہ ثبوت حدیث شریف اور فقہ کے زیب قلم فرماکر بہت جلد مرحمت فرماویں بندہ کو کل و قیمہ باقی نہ رہ جاوے فقط۔

جواب:- ایفائے وعدہ ضروری ہے اگر عذر سے وفا نہ ہو تو معاف ہے اور جو وعدہ کہ وقت سے ہی ارادہ عدم ایفاء کا ہے تو مکروہ تحریمہ ہے فقط واللہ تعالی اعلم۔

---

[1] مجھ سے مبالغہ نہ کرو جیسے ... بخاری و مسلم۔

☆ حالانکہ ''قبلہ و کعبہ'' یہ القابات بزرگوں کی تعظیم کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ گنگوہی کے لئے تو بڑے بڑے القابات لگائے جاتے ہیں تو کوئی کچھ نہیں کہتا، مگر جب بزرگوں کی بات آتی ہے تو فتوی لگ جاتا ہے۔

دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے ہولی، دیوالی کے موقع پر ہندوؤں کا بھیجا ہوا کھانا تناول کرنا مسلمان کے لئے درست قرار دیا

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہیؒ

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبر ۱

جواب:- کفار سے سلام نہ کرے مگر بضرورت مباح ہے۔

آریہ سماج کا لکچر سننا

سوال:- آریہ سماج کا لکچر سننا اور اس موقع پر کہ لکچر پر ہو رہا ہو ایک کمرے مکان میں کھڑا ہو جاوے تو گناہ تو نہیں ہے۔

جواب:- آریہ کے وعظ کو سننے کو اختلاط فساد دین کا سبب ہے مگر حرام ہے اور رد کرے تو کھڑا ہونا جائز ہے ورنہ منع ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

انگریزی ادویہ

سوال:- اکثر ادویات انگریزی مثل عرق وغیرہ جو تیار ہو کر آتا ہے بظاہر اس میں استعمال شراب برابر ہے بوجہ تحفظ تاثیر کے بوصف قلت مقدار بوجہ تیز شراب سے ہے اور بعض وقت [illegible] سے بعض بزرگ و بسکٹ وغیرہ میں استعمال شراب معلوم ہوا ہے ایسی حالت میں استعمال اس کا صحیح ہے یا نہیں۔

جواب:- جس میں خمر شراب یا نجس شے کا ہے اس کا استعمال باوجود علم کے حرام ہے۔ اور لاعلمی میں معذور ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

بسکٹ نان پاؤ کا مسئلہ

سوال:- جو نان پاؤ یا بسکٹ وغیرہ خمیر تاڑی سے ہو وہ منجملہ مسکرات ہے کھانا اس کو جائز ہے یا نہیں۔

جواب:- یہ مسئلہ مختلف ہے علماء لکھنؤ کی روایت نجاست و حرمت کی ہے اور تحقیق کی جواز کی تحقیق اور فتویٰ بندہ کا جانب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہندوؤں کا ہدیہ قبول کرنا

سوال:- ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاذ یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

جواب:- درست ہے۔

ہندوؤں کی [illegible] میں جانا

سوال:- ہندوؤں کی [illegible] رات میں جانا جائز ہے یا نہیں [illegible] حالات معلوم ہوتے ہیں ان کو ٹھیک جاننا درست ہے یا نہیں۔

☆ واہ گنگوہی صاحب واہ! آپ کے نزدیک ہولی، دیوالی کے موقع پر ہندوؤں کا بھیجا ہوا کھانا تناول کرنا مسلمان کے لئے درست ہے مگر امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے لئے سبیل لگانا اور شربت پلانا حرام ہے۔

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک وہابیوں کا پیشوا
گستاخ رسول، محمد بن عبدالوہاب نجدی اچھا آدمی تھا، عامل بالحدیث تھا (معاذ اللہ)

بر حسب فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون

کامل

فتاوی رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبر ۱

فتاویٰ رشیدیہ ۲۳۱ مکمل

محمد عبدالوہاب نجدی کا مذہب

سوال: عبدالوہاب نجدی کیسے شخص تھے۔

جواب: محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی واللہ تعالیٰ اعلم۔

وہابی کا عقیدہ

سوال: وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا کیا شخص تھا۔ اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔

جواب: محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں۔ مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں۔ اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔

حبیب حسن واعظ سہارنپوری

سوال: یہاں پر ایک شخص واعظ حبیب حسن سہارنپوری آئے تھے انہوں نے اکثر مضامین و مسائل رطب و یابس فرمائے اور حضور کی نسبت پوچھا جاتا تھا تو سکوت کرتے تھے مگر ان کا حال معلوم ہو تو مطلع فرمائیے کہ کس عقائد کے ہیں اور کس استعداد کے ہیں یہاں تک نقل سے تین چار کام پڑھتے تھے زیادہ مطلب اس امر سے بالتفصیل اطلاع فرمائیے فقط۔

جواب: حبیب حسن کوئی واعظ سہارنپوری بندہ کو معلوم نہیں اور کوئی عالم اس کا نام کا ہے لوگوں نے باوجود جہل کے اردو کتب دیکھ کر وعظ کا حیلہ دنیا کی معاش کے واسطے اختیار کر لیا ہے خود بھی گمراہ کرتا ہے حق تعالیٰ پناہ دیوے اگر بندہ کو معلوم ہوتا تو مفصل لکھتا مگر یہاں کوئی واعظ اس نام کا نہیں یہاں کے سب لوگوں سے بندہ واقف ہے فقط واللہ اعلم۔

حضرت معاویہ کا یزید کو خلیفہ بنانا

سوال: حضرت معاویہؓ نے اپنے بعد یزید پلید کو ولی عہد کیا ہے یا نہیں۔

☆ جبکہ حضرت امام شامی علیہ الرحمہ ردالمحتار حاشیہ درمختار کی جلد ثالث کتاب الجہاد باب البغاۃ میں زیر بیان خوارج فرماتے ہیں یعنی خارجی ایسے ہوتے ہیں ہمارے زمانے میں پیروان محمد بن عبدالوہاب (نجدی) سے واقع ہوا جنھوں نے نجد سے خروج کر کے حرمین شریفین پر تغلب کیا اور وہ اپنے آپ کو حنبلی کہتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی لوگ مسلمان ہیں جو ان کے مذہب پر ہیں اور جو ان کے (نجدی) مذہب پر نہیں وہ تمام مشرک ہیں۔ اس وجہ سے انہوں نے اہلسنت وعلمائے اہلسنت کا قتل مباح (جائز) ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہر ویران کئے اور لشکر مسلمین کو ان پر 1233ھ میں فتح بخشی (ردالمحتار، کتاب الجہاد، مطبوعہ مصطفی البابی مصر، جلد 3، ص 339)

اکابر دیو بند مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ:

عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں گلے ملنا بدعت ہے

فتاویٰ رشیدیہ | ۱۲۹ | عکس

دیعہ وغیرہ سے نہ بہ علی ہذا مدارس کی کوئی صورت معین نہیں۔ ہاں ہو اس کا ثبوت حدیث سے ہے اور کسی صورت خاصہ کو ضروری جاننا بدعت ہوگا۔

عیدین میں خطبہ کے پہلے دعا مانگنا

سوال: مسئلہ عیدین میں خطبہ کے اول دعا مانگنا چاہئے یا بعد خطبہ کے یا بالکل نہ چاہئے۔

جواب: خطبہ سے اول و آخر دعا کرنا کہیں ثابت نہیں لہذا نہ کرنا چاہئے البتہ بعد سلام نماز عید کے دعا کریں پھر منبر پر کھڑا ہو کر دعا ثابت نہیں۔

معانقہ خصوصاً عیدین میں

سوال: عیدین میں معانقہ کرنا اور بغلگیر ہونا کیسا ہے۔

جواب: عیدین میں معانقہ کرنا بدعت ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

رشید احمد ۱۳۰۱ | الجواب صحیح محمد عبد اللطیف عفی عنہ | محمد عبد اللطیف

معانقہ کرنا خصوصاً عیدین میں

سوال: معانقہ کرنا بالخصوص عیدین کے روز کس درجہ کا گناہ ہے مکروہ ہے یا حرام۔

جواب: معانقہ و مصافحہ بوجہ تخصیص کے کہ اس روز میں اس کو موجب سرور اور باعث مودت اور ایام سے زیادہ مثل ضروری کے جانتے ہیں بدعت ہے اور مکروہ تحریمی اور علی الاطلاق ہر روز معانقہ کرنا سنت ہے ایسا ہی بشرائط خود یوم العید کے ہے اور علی ہذا مصافحہ بشرائطہا خود دیگر ایام میں ہے ویسا ہی یوم عید کے ہے کوئی تخصیص اپنی رائے سے کرنا بدعت ضلالہ ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

الوداع کا خطبہ پڑھنا

سوال: پڑھنا آخر جمعہ کو ماہ رمضان المبارک میں الوداع الوداع یا شہر رمضان اور الوداع الوداع یا سنت التراویح اور اشعار فارسی یا اردو یا عربی کا ہر جمعہ میں یا آخیر جمعہ ماہ رمضان المبارک میں اور جبکہ عوام الناس خطبہ الوداع آخر جمعہ رمضان المبارک کو سنت بلکہ قریب واجب جانتے ہوں کیسا ہے۔ آیا حسب علم آپ کے سنت یا مستحب یا بخلاف اس کے بدعت ہے بدلائل عقلیہ و نقلیہ از کتب معتبرہ جواب ارقام فرمایا جاوے بینوا توجروا۔

ہو العزیز ... کامل

فتاوی رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہیؒ

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبر ۱

☆ محترم مسلمانو! عید کا دن خوشی اور مسرت کا دن ہے۔ اگر اس دن اپنے مسلمان بھائیوں سے مصافحہ اور معانقہ کیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟ مگر افسوس کہ گنگوہی صاحب کو مسلمانوں کا آپس میں ملنا بھی بدعت نظر آتا ہے۔

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ

تدفین کے بعد گھر والوں کا فاتحہ پڑھنا ناجائز ہے

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مکتوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہیؒ

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبرا

ایصال ثواب میں دن اور کھانے کی خصوصیت

سوال:۔ دوسرے روز مرنے کے پیچھے چند آدمی جمع ہو کر کلمہ طیبہ چنوں وغیرہ پر پڑھتے ہیں اس مجمع میں جانا کیسا ہے۔

جواب:۔ میت کے واسطے کلمہ طیبہ وغیرہ پڑھنا بہت بہتر اور ثواب ہے مگر تخصیص تیسرے روز کی اور چنوں کی بدعت ہے وہاں شریک نہ ہونا چاہیے۔

میت کے دفن کے بعد مکان پر فاتحہ

سوال:۔ بعض لوگوں میں دستور ہے کہ جس وقت مردے کو دفن کر کے آتے ہیں اس کے گھر والے اس وقت فاتحہ پڑھتے ہیں، یہ فعل فاتحہ پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ اس فاتحہ کو ثبوت کچھ نہیں۔

برادری کا میت کے گھر جا کر رسوم ادا کرنا

سوال:۔ حسب مروجہ دستور برادری اہل میت کے یہاں جا کر فاتحہ پڑھنا اور پگڑی بندھوا دینا درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ یہ سب امور بدعت اور نادرست ہیں البتہ صرف تعزیت کے لئے جانا درست ہے مگر دفن کفن میں بھی نہ شریک ہوا ہو۔

بلا قیود و رسوم ایصال ثواب کرنا

سوال:۔ میت کو ثواب پہنچانا بلا تعین تاریخ کے یعنی تیجا، دسواں، چالیسواں نہ ہو درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ ثواب میت کو پہنچانا بلا قید تاریخ وغیرہ اگر ہو تو عین ثواب ہے اور جب تخصیصات اور التزامات مروجہ ہوں تو نادرست اور باعث مواخذہ ہو جاتا ہے۔

اہل میت کو کھانا کھلانا

سوال:۔ اس ملک میں بموجب رسم کے اگر کوئی مر جاوے تو اس گھر والے یا اس کے گھر کے لوگ اس کے خویش و اقارب کی روٹی پکاتے ہیں یہاں تک کہ جب تک روٹی تیار ہو تجہیز و تکفین نہیں کرتے اس روٹی کا کھانا حرام ہے یا مکروہ۔

☆ گنگوہی صاحب! کیا اب ایصال ثواب کے لئے سورۂ فاتحہ پڑھنے کے لئے بھی ثبوت پیش کرنا ہوگا؟

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ:

محفل میلاد میں شریک ہونا ناجائز ہے، اگرچہ روایات صحیحہ پڑھی جاویں (معاذاللہ)

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مبوّب بطرزِ جدید

از افاضاتِ مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی رح

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان ۲

اردو بازار کراچی ۱

فتاویٰ رشیدیہ ۲۴۵ عکسی

مجالس میلاد و عرس و سوم و چہلم

سوال:- سوئم چہلم وغیرہ کی مجلس بتخصیص دن کے منع ہے یا بالکل ہی نہ کرنا چاہیئے اور اس مجلس میں جانا چاہیئے یا نہیں۔

جواب:- مجالس مروجہ زمانہ ہذا میلاد و عرس و سوئم چہلم بالکل ہی ترک کرنا چاہیئے کہ اکثر معاصی اور بدعات سے خالی نہیں ہوتی فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مجلس میلاد کا کرنا

سوال:- زید نے بکر سے روایت کی کہ مجلس میلاد مروجہ حال جائز ہے یا نہیں اور اس میں شریک ہونا کیسا ہے بکر خود بھی مجلس میلاد کرتا تھا اور آیندہ سال کو ارادہ بکر کا بھی ترک مجلس کا تھا۔ بخیال اس کے کہ فرحت زائد ہوتا تھا اور اپنے اعتقاد میں ناجائز جانتا تھا مگر منع کرنا مجلس کا بوجہ اسکے تھا کہ اس وجہ سے کوئی مجھ کو طعنہ نہ دیوے کہ جبکہ میں اس مجلس کو نہ کروں گا بجانب شرع کا ہو جاوے گا بعد خود نہ شریک ہونا مجلس کا اس وجہ سے ترک کیا کہ لوگ معترض ہوں گے اوّل تو ان خیالات سے مانع ہوا بعدہ بہ نیت خالصاً للہ مانع ہوا لہٰذا اس سبب سے بکر کو ترک بدعت سابق دحال بانکار بدعت سے ثواب ہوگا یا نہیں اور باعث ریا تو نہیں ہے۔

جواب:- بہرحال گناہ سے محفوظ رہا جب سے قصد ترک کیا بہتر ہوا کہ بعزم ترک گناہ ہوا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محفل میلاد جس میں صحیح روایات پڑھی جائیں

سوال:- محفل میلاد میں جس میں روایات صحیح پڑھی جاویں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے۔

جواب:- ناجائز ہے بسبب اور وجہ کے۔

فتویٰ مولوی احمد رضا خان صاحب دربابِ میلاد شریف

فتویٰ:- در باب عدم جواز مجلس مولود مروجہ از مجموعہ فتاویٰ قلمی مولوی احمد رضا خاں صاحب المتولد بابِ الخطر صفحہ ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳۔ مرسلہ از مولوی عبدالصمد صاحب رامپوری۔

استفتاء:- اس مسئلہ میں کہ مجلس میلاد حضرت خیر العباد علیہ وعلیٰ آلہ التحیۃ الی یوم التناد میں جو شخص کہ

☆ اس فتوے سے اکابر دیوبند کی محفل میلاد سے عداوت ظاہر ہوتی ہے۔ محفل میلاد میں صحیح روایات بھی ان کے نزدیک جائز نہیں (معاذاللہ)

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک محرم میں امام حسین کی شہادت کا بیان، چاہے وہ صحیح روایات سے ہو، ناجائز ہے اور سبیل لگانا، شربت پلانا حرام ہے

کامل فتاوی رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افادات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبر ۱

فتاوی رشیدیہ ۱۴۰

ایصال ثواب وصدقات کرنا اور تعین تپ و طعام بھی مثل شربت ہے یا کچھ ثواب ہے اور برنجی اور غیر کو اس کا لینا امر تبرک جاننا یہ جنس یا بیماری اس کو نہ لیوے نہ استعمال کریں اور پیرا جائیں ... [illegible] کہ اس میں سبیت دخل ہوتا ہے تو ایسی صورت میں امید ثواب کی ہو سکتی ہے یا نہیں اور یہ کل امور بدعات و معصیت ہیں یا نہیں۔

جواب:۔ ذکر شہادت کا ایام عشرہ محرم میں کرنا بسبب مشابہت روافض کے منع ہے اور ماتم وغیرہ کرنا حرام ہے۔ فی الحدیث من تشبہ بقوم فہو منہم ... اور خلاف روایات بیان کرنا سب ابواب میں حرام ہیں تقسیم صدقات تخصیص ان ایام کرنا اگر یہ جانتا ہے کہ آج ہی زیادہ ثواب ہے تو بدعت ضلالہ ہے ورنہ تخصیص کسی طعام کی کسی یوم کے ساتھ کرنا لغو ہے اور صدقہ کا طعام غنی کو کہ وہ بدعتی ہو حرام ہے اس پر عمل کرنا فسق ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم۔

پیران پیر کی گیارہویں

سوال:۔ تبارک اور رجبی اور گیارہویں پیران پیر کی کرنا درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ تبارک و رجبی بدعت ہیں ان کی کوئی اصل شرع میں نہیں اور ایصال ثواب بروح حضرت قدس سرہ درست ہے اور تعین تاریخ کر کے پیش و کم کرے بدعت ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

ایام محرم میں کتب شہادت کا پڑھنا

سوال:۔ کتاب ترجمہ سر الشہادتین یا دیگر کتب شہادت نامی شہادت کی ذات کر پڑھنا کیسا ہے حسب مراتب نا زمان مسجد یا کسی کے مکان پر۔

جواب:۔ ایام محرم میں سر الشہادتین کا پڑھنا منع ہے بسبب مشابہت مجالس روافض کے۔

محرم میں سبیل لگانا دودھ کا شربت پلانا

سوال:۔ محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا مع اشعار بروایت صحیح یا بعض ضعیفہ بھی و نیز سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیح ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب ناجائز اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔

☆ کتنے افسوس کی بات ہے کہ اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی نے پچھلے فتوی میں ہندوؤں کی دیوالی کا کھانا تناول کرنے کو درست لکھا مگر امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے لئے لگائی گئی سبیل کا پانی اور شربت پینے کو حرام لکھا اور امام حسین رضی اللہ عنہ سے عداوت کا حال دیکھئے کہ ذکر شہادت صحیح روایات کے ساتھ بیان کرنا ناجائز لکھا (معاذ اللہ)

گنگوہی کا باطل نظریہ:

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک لفظ رحمۃ للعالمین صفتِ خاصہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نہیں ہے اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے

فتاوی رشیدیہ ۲۱۸

رحمۃ للعالمین

سوال: لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔

جواب: لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔ فقط۔

شفاعت کبریٰ

سوال: شفاعت کبریٰ کا وعدہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے کیا لیکن باقی اذن من جانب اللہ ہو چکا ہے یا نہیں یا بدون اجازت حکم ذوالجلال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کریں گے۔

جواب: کوئی شفاعت بغیر اذن کے نہیں ہو سکتی من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ ترجمہ: کون ہے ایسا جو شفاعت کر سکے اس کے پاس بدون اذن کے پس اس ذات ذوالجلال والکبریائی کے آگے بھی کسی کو جرأت زبان ہلانے کی بدون اجازت کے نہیں ہوئے گی۔ فقط۔

حضور کے والدین کا اسلام

سوال: ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین مسلمان تھے یا نہیں۔

جواب: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے ایمان میں اختلاف ہے حضرت امام صاحب کا مذہب یہ ہے کہ ان کا انتقال حالت کفر میں ہوا ہے۔ فقط۔

مزارات اولیاء سے فیض

سوال: مزارات اولیاء رحمہم اللہ سے فیض حاصل ہوتا ہے یا نہیں اگر ہوتا ہے تو کس صورت سے۔

جواب: مزارات اولیاء سے کاملین کو فیض ہوتا ہے مگر عوام کو اس کی اجازت دینی ہرگز جائز نہیں ہے اور تحصیل فیض کا طریقہ کوئی خاص نہیں ہے جب جانے والا اہل ہوتا ہے تو اس طرف سے حسب استعداد فیضان ہوتا ہے مگر عوام میں ان امور کا بیان کرنا کفر و شرک کا دروازہ کھولنا ہے۔ فقط۔

اولیاء کی کرامات

سوال: مولانا روم فرماتے ہیں۔

ہست قدرت اولیاء را از الٰہ — تیر جستہ باز گردانند ز راہ

جبکہ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی مخاطب کر کے فرمایا

القرآن: وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین ۝

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے (پ 17، ع 7)

لہذا بطور تاویل بھی کسی اور کے لئے بولنا ناجائز ہے

دیوبندی اکابر اور تبلیغی جماعت کا بانی مولوی ذکریا مدنی لکھتا ہے کہ غفلت کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنا ایسا ہے جیسے بخار کی حالت میں ہذیان یعنی بکواس کرتا ہے یعنی (معاذ اللہ) دیوبندی تبلیغی نے غفلت کی حالت میں تلاوت کرنے کو بکواس کرنے کے مترادف قرار دیا

فضائل نماز ۳۸۳ باب سوم

آخری گذارش

مولانا نے لکھا ہے کہ نماز حقیقت میں اللہ جل شانہ کے ساتھ مناجات کرنا اور ہم کلام ہونا ہے جو غفلت کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا۔ نماز کے علاوہ اور عبادتیں غفلت سے بھی ہو سکتی ہیں مثلاً زکوٰۃ ہے کہ اس کی حقیقت مال کا خرچ کرنا ہے۔ یہ خود ہی نفس کو اتنا شاق ہے کہ اگر غفلت کے ساتھ ہو تب بھی نفس کو شاق گذرے گا۔ اسی طرح روزہ دن بھر کا بھوکا پیاسا رہنا، صحبت کی لذت سے رکنا، یہ سب چیزیں نفس کو مغلوب کرنے والی ہیں۔ غفلت سے بھی اگر متحقق ہوں تو نفس کی شدت تیزی پر اثر پڑے گا لیکن نماز کا معظم حصہ ذکر ہے، قرأت قرآن ہے۔ یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ہیں ایسی ہی ہیں جیسے کہ بخار کی حالت میں ہذیان ہوتی ہے کہ جو چیز دل میں ہوتی ہے وہ زبان پر ایسے اوقات میں جاری ہو جاتی ہے نہ اس میں کوئی مشقت ہوتی ہے نہ کوئی نفع۔ اسی طرح چونکہ نماز کی عادت پڑ گئی ہے اس لئے اگر توجہ نہ ہو تو عادت کے موافق بلا سوچے بے زبان سے الفاظ نکلتے رہیں گے، جیسا کہ سونے کی حالت میں اکثر باتیں زبان سے نکلتی ہیں کہ نہ سننے والا اس کو اپنے سے کلام سمجھتا ہے نہ اس کا کوئی فائدہ ہے۔ اسی طرح حق تعالیٰ بھی ایسی نماز کی طرف التفات اور توجہ نہیں فرماتے جو بلا ارادہ کے ہو۔ اس لئے نہایت ... ہے کہ نماز اپنی وسعت و ہمت کے موافق پوری توجہ سے پڑھی جائے۔ لیکن یہ امر نہایت ضروری ہے کہ اگر یہ حالات اور کیفیات جو پہلوں کی معلوم ہوتی ہیں حاصل نہ بھی ہوں تب بھی نماز جس حال میں ممکن ہو ضرور پڑھی جائے۔ یہ بھی شیطان کا ایک سخت ترین مکر ہوتا ہے وہ یہ سمجھائے کہ ... طرح پڑھنے سے تو نہ پڑھنا ہی اچھا ہے، یہ غلط ہے۔ نہ پڑھنے سے بُری طرح کا پڑھنا ہی بہتر ہے اس لئے کہ نہ پڑھنے کا جو عذاب ہے وہ نہایت ہی سخت ہے۔ حتیٰ کہ علماء کی ایک جماعت نے اس کے کفر کا فتویٰ دیا ہے جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے۔ جیسا کہ پہلے باب میں مفصل گذر چکا ہے۔

اردو

حکایاتِ صحابہ ﷺ

مؤلفہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب
نوّر اللہ مرقدہٗ

ناشر

کتب خانہ فیضی
لاہور - پاکستان

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے لکھا کہ بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلیٰ واشرف انسان بھی تھوڑی دیر کے لئے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے

بِهٖ عِلْمٌ ۖ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ قَالَ

تفہیم القرآن کا سرورق ٹائٹل

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے لکھا کہ بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلیٰ واشرف انسان بھی تھوڑی دیر کے لئے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے

رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا
تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ
مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَ عَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ
ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ
نُوْحِیْهَآ اِلَیْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَ لَا قَوْمُكَ مِنْ

جلد دوم

الاعراف بنی اسرائیل

ابوالاعلیٰ مودودی

ناشر

شیخ محمد قمر الدین پرپرائٹر مکتبہ تعمیر انسانیت موچی دروازہ لاہور

تفہیم القرآن کا صفحہ ٹائیٹل

جماعت اسلامی کے بانی مودودی کی حضرت داؤد علیہ السلام کی شان میں گستاخی

مودودی نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل تھا (معاذ اللہ)

تفہیم القرآن

جلد چہارم

(لقمان ــــ الاحقاف)

(۴)

ابوالاعلیٰ مودودی

ناشر

شیخ محمد قمر الدین پروپرائٹر مکتبہ تعمیر انسانیت موچی دروازہ لاہور

تفہیم القرآن کا سرورق

فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ
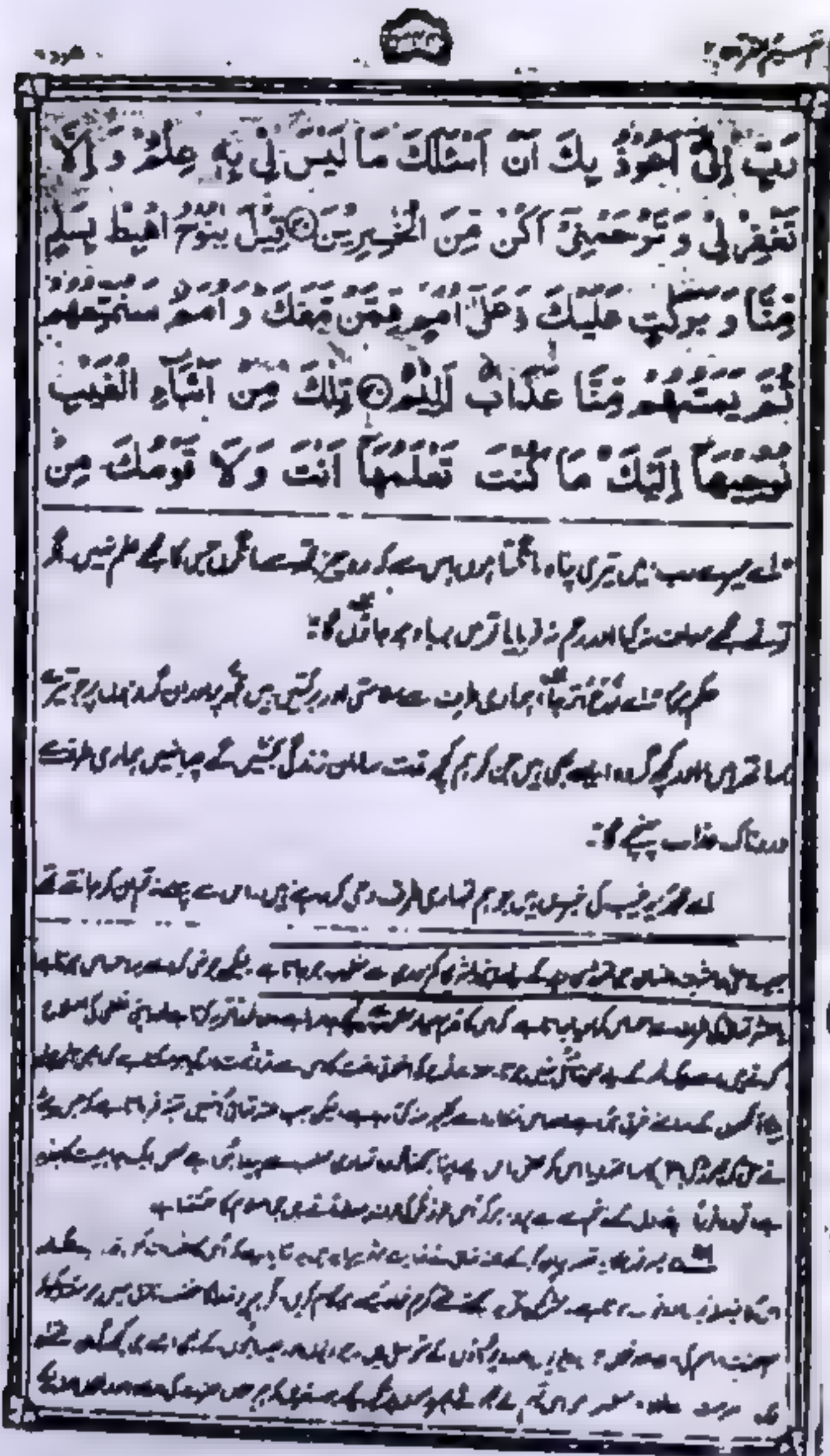
تفہیم القرآن صفحہ ۳۲۷ کا اصل فوٹو

اصل عبارت: یہ وہ تنبیہ ہے جو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنے اور بلندیٔ درجات کی بشارت دینے کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کو فرمائی۔ اس سے یہ بات خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے کہ جو فعل ان سے صادر ہوا تھا۔ اس کے اندر خواہشِ نفس کا کچھ دخل تھا (معاذ اللہ)

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے لکھا کہ حضور ﷺ سے اجتہادی لغزشیں غلطیاں سرزد ہوتی ہیں (معاذ اللہ)

تفہیمات

(حصہ اوّل)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۱۳۔کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

میں ایمان کی روح پھونکنے کی خواہش۔ اور کبھی کبھی اقتضائے بشریت کی بنا پر جب کبھی آپ سے کوئی اجتہادی لغزش ہوئی ہے، وحی جلی سے اس کی اصلاح کی گئی ہے:

عَبَسَ وَتَوَلّٰی اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی (عبس: ۱) مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰی (انفال: ۶۷) عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ (توبہ: ۴۳) اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ (توبہ: ۸۰) وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا (توبہ: ۸۴) یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ (تحریم: ۱) یہ سب آیات اسی امر کی شہادت دیتی ہیں۔ لوگ ان آیات کو اس امر کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غلطیاں سرزد ہوتی تھیں اور آپ غلطیوں سے مبرا نہ تھے۔ خصوصاً حضرات اہل قرآن کو ان آیات کے ذریعہ سے اللہ کے رسول کی غلطیاں پکڑنے میں خاص مزہ آتا ہے۔ لیکن دراصل یہ تو وہ آیتیں ہیں جن سے صریح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اپنے نبی کو غلطیوں سے بچانے اور اس کی زندگی کو ٹھیک معیار حق پر قائم رکھنے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے براہ راست اپنے ذمے لے رکھی تھی۔ اور یہ حقیقت صرف مذکورہ بالا آیات ہی میں بیان نہیں ہوئی ہے بلکہ قرآن میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اسے اصولی حیثیت سے بھی بیان فرمایا ہے۔ مثلاً فرمایا:

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ یُّضِلُّوْكَ وَمَا یُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَیْءٍ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ (النساء: ۱۱۳)	اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ تم کو راہ راست سے ہٹا دینے کا عزم کر ہی چکا تھا مگر وہ خود اپنے آپ کو بہکانے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے اور تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری ہے اور تم کو وہ کچھ بتا دیا ہے جو تم پہلے نہ جانتے تھے۔
وَاِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ	قریب تھا کہ وہ تم کو اس بات سے جو ہم نے

اصل عبارت: کبھی کبھی اقتضائے بشریت کی بناء پر جب کبھی آپ ﷺ سے کوئی اجتہادی لغزش ہوئی ہے، وحی جلی سے اس کی اصلاح کی گئی ہے۔ (معاذ اللہ)

اصل عبارت: نبی ﷺ سے غلطیاں سرزد ہوتی تھیں اور آپ ﷺ غلطیوں سے مبرا نہ تھے۔ (معاذ اللہ)

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے لکھا کہ اور تو اور
بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفسِ شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آتے ہیں

تفہیمات

(حصہ اوّل)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۳۔کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

اور اسی کو حق سمجھتے ہیں۔ قرآن مجید اس کو بھی گمراہی کا اہم سبب بتاتا ہے۔ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا اَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ (المائدہ ۱۰۴)

چوتھی شرط یہ ہے کہ انسان میں حق پسندی اور اس کے ساتھ قوتِ ارادی اتنی زبردست ہو کہ وہ خود اپنے نفس کی خواہشات اور رجحانات کا مقابلہ کر سکے۔ کیونکہ خواہش نفس اول تو معرفتِ حق ہی میں مانع ہوتی ہے، اور اگر کوئی شخص حق کو پہچان ہی لے تو وہ اس کو اپنے علم کے مطابق عمل کرنے سے روکتی ہے، قدم قدم پر مزاحمت کرتی ہے۔ انسان کے نفس میں یہ ایسی زبردست قوت ہے جو اکثر اس کی عقل و فکر پر چھا جاتی ہے اور بسا اوقات اس کو جانتے بوجھتے غلط راستوں پر جھکا دیتی ہے۔ معمولی آدمی تو درکنار بڑے بڑے لوگ بھی جو اپنے علم و فضل اور اپنی عقل و بصیرت اور فہم و فراست کے لحاظ سے یگانۂ روزگار ہوتے ہیں، اس رہزن کی شرارتوں سے بچنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس چیز کو قرآن مجید میں بھی گمراہی کا سب سے بڑا سبب قرار دیا گیا۔ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ (القصص ۵۰) اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہو گا جس نے اللہ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش نفس کی پیروی کی۔ اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشَاوَةً (جاثیہ ۲۳) تو کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جس نے اپنی خواہش نفس ہی کو اپنا خدا بنا لیا۔ باوجودیکہ وہ علم رکھتا تھا مگر جب اس نے ایسا کیا تو اللہ نے اسے بھٹکا دیا اور اس کے دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آتے ہیں۔ چنانچہ حضرت داؤد جیسے جلیل القدر پیغمبر کو ایک موقع پر تنبیہ کی گئی ہے کہ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (ص ۲۶) (خواہش نفس کی پیروی نہ کرنا ورنہ یہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی)

آخری شرط یہ ہے کہ انسان کی وجدانی قوتیں بیدار ہوں۔ اس کے ذہن کا سانچہ ایسا ہو کہ صحیح اور حق بات سوچنے اور سمجھنے کے لیے غور و فکر اور استدلال عقلی کا زیادہ محتاج نہ ہو، بلکہ نظریات و خطابات کو قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہو اور قیاس و

مودودی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا کہ صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ اور بادیہ نشین جو چودہ سو برس پہلے اس تاریک دور میں پیدا ہوا تھا (معاذ اللہ)

تفہیمات

(حصہ اوّل)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

چھپر میں رہتا تھا، بدیئے پر سوتا تھا۔ موٹا جھوٹا پہنتا تھا غریبوں کی سی غذا کھاتا تھا فاقے کھینچ کر تھا۔ تمام تمام رات بھر اپنے خدا کی عبادت میں کھڑا رہتا تھا، غریبوں اور مصیبت زدوں کی خدمت کرتا تھا۔ ایک مزدور کی طرح کام کرنے میں بھی اسے تامل نہ تھا۔ آخر وقت تک اس کے اندر شاہانہ تمکنت اور امیرانہ ترفع اور بڑے آدمیوں کے سے تکبر کی ذرا سی بو بھی پیدا نہ ہوئی۔ وہ ایک عام آدمی کی طرح لوگوں سے ملتا تھا۔ ان کے دکھ درد میں شریک ہوتا تھا۔ عوام کے درمیان اس طرح بیٹھتا تھا کہ اجنبی آدمی کو معلوم کرنا مشکل ہوتا تھا کہ اس محفل میں قوم کا سردار، ملک کا بادشاہ کون ہے۔ اتنا بڑا آدمی ہونے کے باوجود چھوٹے سے چھوٹے آدمی کے ساتھ بھی ایسا برتاؤ کرتا تھا کہ گویا وہ اسی جیسا ایک انسان ہے۔ تمام عمر کی جدوجہد میں اس نے اپنی ذات کے لیے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ اپنا پورا ترکہ اپنی قوم پر وقف کر دیا۔ اپنے پیروؤں پر اس نے اپنے یا اپنی اولاد کے کچھ بھی حقوق قائم نہ کیے۔ حتیٰ کہ اپنی اولاد کو زکوٰۃ لینے کے حق سے بھی محروم کر دیا۔ محض اس خوف سے کہ کہیں آگے چل کر اس کے پیرو اس کی اولاد ہی کو ساری زکوٰۃ نہ دینے لگ جائیں۔

ابھی اس عظیم الشان آدمی کے کمالات کی فہرست ختم نہیں ہوئی۔ اس کے مرتبہ کا صحیح اندازہ کرنے کے لیے آپ کو تاریخ عالم پر بحیثیت مجموعی ایک نظر ڈالنی چاہیے۔ آپ دیکھیں گے کہ صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ بادیہ نشین، جو چودہ سو برس پہلے اس تاریک دور میں پیدا ہوا تھا، دراصل دورِ جدید کا بانی اور تمام دنیا کا لیڈر ہے۔ وہ نہ صرف ان کا لیڈر ہے جو اسے لیڈر مانتے ہیں، بلکہ ان کا بھی لیڈر ہے جو اسے نہیں مانتے۔ ان کو اس امر کا احساس تک نہیں کہ جس کے خلاف وہ زبان کھولتے ہیں اس کی رہنمائی کس طرح ان کے خیالات میں، ان کے اصولِ حیات اور قوانینِ عمل میں اور ان کے عہدِ جدید کی روح میں پیوست ہو گئی ہے۔

یہی شخص ہے جس نے دنیا کے تصورات کا رخ وہمیت اور عجائب پرستی اور رہبانیت کی طرف سے ہٹا کر عقلیت اور حقیقت پسندی اور متقیانہ دنیاداری کی طرف

مودودی کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی
جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے اپنی کتاب میں
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسرائیلی چرواہا لکھا (معاذ اللہ)

تفہیمات
(حصہ اوّل)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۱۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ (آل عمران: ۳۹) حضرت مریم کے پاس خاص طور پر فرشتہ بھیجا جاتا ہے کہ ان کو ایک پاک طینت لڑکے (غلام زکی) کی خوشخبری دے۔ اور جب ان کے وضع حمل کا وقت آتا ہے تو خاص حق تعالیٰ کی طرف سے ان کی زچگی کے انتظامات ہوتے ہیں (ملاحظہ ہو سورۂ مریم رکوع دوم)۔ پھر اس اسرائیلی چرواہے کو بھی دیکھیے جس سے وادیٔ مقدس طویٰ میں بلاکر باتیں کی گئیں۔ وہ بھی عام چرواہوں کی طرح [illegible] مصر میں خاص طور پر فرعونیت کو تباہ کرنے اور بنی اسرائیل کو غلامی سے نجات دلانے کے لیے پیدا کیا گیا۔ اس کو قتل سے بچانے کے لیے ایک تابوت میں رکھ کر دریا میں ڈالا گیا۔ خاص اسی فرعون کے گھر میں پہنچایا گیا جس کو وہ تباہ کرنے والا تھا۔ اس کو پیاری صورت دی گئی کہ فرعون کے گھر والوں کے دل میں گھر کرلے (وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ) (طٰہٰ: ۳۹) بچے کو تمام عورتوں کے دودھ سے روک دیا گیا یہاں تک کہ وہ پھر اپنی ماں کی آغوش میں پہنچ گیا، اور اس کی پرورش کا انتظام خاص حق تعالیٰ کی نگرانی میں ہوا (وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ) (طٰہٰ: ۳۹)۔ یہ چند مثالیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام خاص طور پر نبوت ہی کے لیے پیدا کیے جاتے تھے۔

۲۔ پھر دیکھیے کہ اس طرح جن لوگوں کو پیدا کیا جاتا ہے وہ عام انسانوں کی طرح نہیں ہوتے بلکہ غیر معمولی قابلیتوں کے ساتھ وجود میں آتے ہیں۔ ان کی فطرت نہایت پاکیزہ ہوتی ہے۔ ان کے ذہن کا سانچہ ایسا ہوتا ہے کہ اس سے جو بات نکلتی ہے، سیدھی نکلتی ہے۔ غلط اندیشی اور کج بینی کی استعداد ہی ان میں نہیں ہوتی۔ وہ جبلی طور پر ایسے بنائے جاتے ہیں کہ بجائے خود اور بلا کسی غور و فکر کے محض وجدان (intuition) سے ان حقیقتوں تک پہنچ جاتے ہیں جن تک دوسرے انسان غور و فکر کے بعد بھی نہیں پہنچ سکتے۔ ان کے علوم کسبی نہیں ہوتے بلکہ جبلی و وہبی ہوتے ہیں۔ [illegible] مثال کے طور پر حضرت یعقوب کو دیکھیے۔ حضرت یوسف کا خواب سنتے ہی ان کے دل میں کھٹک پیدا ہو جاتی ہے کہ اس بچے کو اس کے بھائی چین نہ لینے دیں گے۔ برادرانِ یوسف ان کو کھیل کے بہانے لے جانا چاہتے ہیں تو حضرت یعقوب نہ صرف ان کی بُری نیت کو بھانپ جاتے ہیں بلکہ ان کو ٹھیک وہ بہانہ بھی معلوم ہو جاتا ہے جو بعد میں وہ بنانے والے

اصل عبارت: پھر اس اسرائیلی چرواہے کو بھی دیکھیے، جس سے وادیٔ طویٰ میں بلاکر باتیں کی گئیں۔ (معاذ اللہ)

جماعت اسلامی کے بانی مودودی کا عقیدہ: نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہوگیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا (معاذ اللہ)

رسائل ومسائل

(حصہ اوّل)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۱۳۔کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

آرائیوں اور اس خرص وتخمین (Speculation) سے بالکل ایک مختلف چیز ہے جس کا ارتکاب فلاسفہ کیا کرتے ہیں۔ یہ تو وہ چیز ہے جس پر قرآن مجید ہر انسان کو خود آمادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور بار بار اس سے کہتا ہے کہ آنکھیں کھول کر خدا کی قدرت کے آثار کو دیکھو اور ان سے صحیح نتیجہ اخذ کرو۔ سائل نے اپنے سوال میں جس آیت کی تفسیر کے متعلق اپنے شک کا اظہار کیا ہے خود اسی کے ماقبل و مابعد کا مضمون اگر وہ پڑھیں تو دیکھیں گے کہ وہاں بھی مقصود کلام یہی بتانا ہے کہ آیات الٰہی کے مشاہدے سے ایک غیر متعصب طالب حق کس طرح حقیقت تک پہنچ جاتا ہے۔

(ترجمان القرآن جلد ۲۵ عدد ۱، ۲، ۳، ۴)

عصمت انبیا:

سوال: یہ امر مسلّم ہے کہ نبی معصوم ہوتے ہیں، مگر آدمؑ کے متعلق قرآن کے الفاظ صریحاً ثابت کر رہے ہیں کہ آپ نے گناہ کیا اور حکم عدولی کی۔ جیسے لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی آیت ظاہر کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں اپنی تحقیق کے نتائج سے مستفید فرمائیں۔

جواب: نبی کے معصوم ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فرشتوں کی طرح اس سے بھی خطا کا امکان سلب کر لیا گیا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب دراصل یہ ہے کہ نبی اوّل تو دانستہ نافرمانی نہیں کرتا اور اگر اس سے غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس غلطی پر قائم نہیں رہنے دیتا۔

پھر یہ بات بھی لائق غور ہے کہ حضرت آدمؑ سے جو نافرمانی سرزد ہوئی تھی وہ نبوت کے منصب پر سرفراز ہونے سے پہلے کی ہے اور قبل نبوت کسی نبی کو وہ عصمت حاصل نہیں ہوتی جو نبی ہونے کے بعد ہوا کرتی ہے۔ نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہوگیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا۔ چنانچہ جب فرعون نے ان کو اس فعل پر ملامت کی تو انہوں نے بھرے دربار میں اس بات کا اقرار کیا کہ ﴿فَعَلْتُهَا إِذًا وَّأَنَا مِنَ الضَّالِّيْنَ﴾ (الشعراء ۲۰) یعنی یہ فعل مجھ سے اس وقت سرزد ہوا تھا جب راہ ہدایت مجھ پر کھلی نہ تھی۔

مختصراً یہ بات اصولی طور پر سمجھ لیجیے کہ نبی کی معصومیت فرشتے کی سی معصومیت نہیں ہے کہ اسے خطا اور غلطی اور گناہ کی قدرت ہی حاصل نہ ہو بلکہ وہ اس معنی میں ہے کہ نبوت کے ذمہ دارانہ منصب پر سرفراز کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ بطور خاص اس کی نگرانی وحفاظت کرتا ہے، اور اسے

☆اس سے معلوم ہوا کہ مودودی کا عقیدہ اسلامی عقائد کے خلاف ہے لہٰذا ایسے شخص کی کتابیں نہ پڑھی جائیں

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا ان اسلامی سزاؤں پر تنقید کرنا جنہیں قرآن وسنت میں بیان کیا گیا ہے

قرآن نے زنا وغیرہ کی جو سزا مقرر کی ہے، اس میں کسی ماحول کا بھی استثناء نہیں کیا اور یہ مودودی کی نظر میں بلاشبہ ظلم ہے

تفہیمات

حصہ دوم

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور (پاکستان)

نہ ہو وہاں چور کا ہاتھ کاٹنا دوہرا ظلم ہے۔ حقیقت میں ہاتھ کاٹنے کی سزا اس ظالم سوسائٹی کے لیے مقرر ہی نہیں کی گئی ہے جس میں سود جائز ہو، زکوٰۃ متروک ہو، انصاف قیمتاً فروخت کیا جاتا ہو، ٹیکسوں کی بھرمار سے ضروریاتِ زندگی نہایت گراں ہو گئی ہوں اور تمام ٹیکس چند مخصوص طبقوں کے لیے سامانِ عیش فراہم کرنے پر صرف ہوتے ہوں۔ ایسی جگہ تو چوری کے لیے ہاتھ کاٹنا ہی نہیں بلکہ قید کی سزا بھی بعض حالات میں ظلم ہوگی۔

عام طور پر اسلامی قانونِ فوجداری کو سمجھنے میں لوگوں کو جو دقت پیش آتی ہے اس کی وجہ دراصل یہ ہے کہ وہ اپنے پیشِ نظر تو رکھتے ہیں سوسائٹی کے اس نظام کو جو اس وقت دُنیا کے متمدن ممالک میں قائم ہے، اور پھر چوری، زنا، قذف اور شراب نوشی جیسے "عامۃ الورود" جرائم کا موازنہ قطع ید، رجم اور کوڑوں کی سزاؤں سے کر کے رائے قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس موازنہ میں ان کو اسلام کی سزائیں سخت اور ہولناک ہی نظر آئیں گی۔ کیونکہ نیم شعوری طور پر وہ خود سمجھتے ہیں کہ جو حالات اس نظامِ حیات نے پیدا کر رکھے ہیں اُن میں چوری ایک عام چیز ہونی ہی چاہیے، زنا میں بکثرت مردوں اور عورتوں بلکہ بچوں اور بوڑھوں تک کو مبتلا ہونا ہی چاہیے۔ آئے دن مشتبہ طریقوں سے ملنے والے جوڑوں کے متعلق بُری خبریں مشہور ہونی ہی چاہئیں، بری صحبتوں میں نوخیز نسلوں کو بُری عادتیں پڑنی ہی چاہئیں۔ لہٰذا اُن کا دل یہ سوچ کر پریشان ہو جاتا ہے کہ اگر ان حالات میں اسلامی قانونِ فوجداری رائج کر دیا جائے تو شاید کوئی پیٹھ بھی کوڑوں سے نہ بچ سکے، ہزارہا آدمیوں کے ہاتھ روزانہ کٹنے لگیں، اور ہر روز سینکڑوں آدمی سنگسار کیے جائیں۔

بلاشبہ ان کا یہ خوف بالکل بجا ہے۔ اس بیہودہ سوسائٹی کے بیہودہ نظام کو باقی رکھ کر اسلام کے قوانین میں سے محض اس کے قانونِ فوجداری کو نافذ کر دینا ہمارے نزدیک بھی ویسا ہی ظلم ہوگا جیسا وہ خیال کرتے ہیں۔ مگر جس غلطی کو وہ محسوس نہیں کرتے وہ دراصل یہ ہے کہ انھوں نے سوسائٹی کے اس بیہودہ نظام کو، جس کی بے ہودگیوں سے وہ مانوس ہو چکے ہیں، ایک فطری حالت سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ یہ فطری حالت نہیں ہے بلکہ

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

قرآن نے زنا وغیرہ کی جو سزا مقرر کی ہے، اس میں کسی ماحول کا بھی استثناء نہیں کیا اور یہ مودودی کی نظر میں بلاشبہ ظلم ہے

تفہیمات

حصہ دوم

سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۱۳۔کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور (پاکستان)

۳۲۱

کرنے والے تماشے رائج نہ ہوں، جس میں نکاح کے لیے پوری آسانیاں ہوں اور تعدد، تفریق اور طلاق و خلع کے اسلامی احکام ٹھیک ٹھیک نافذ کیے جاتے ہوں۔ ایسی سوسائٹی اپنی عین فطرت کے اعتبار سے اس امر کی مقتضی ہوتی ہے کہ اس میں معاشرت کا جو معتدل نظام قائم کیا گیا ہے اس کی حفاظت کے لیے سخت سزائیں مقرر کی جائیں۔ اور اتنی سخت سزائیں اس حالت میں ہرگز نامنصفانہ نہیں ہیں جب کہ جائز ذرائع سے صنفی خواہشات کی تسکین آسان کر دی گئی ہو اور معاشرت کے ماحول کو بدکاری کی سہولتوں اور غیر معمولی اسباب تحریک سے پاک کر دیا گیا ہو۔ ان حالات میں صنفی جرائم کا ارتکاب صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو غایت درجہ کے بدطینت ہوں اور جن کے شر سے خلق اللہ کو محفوظ رکھنے کے لیے نہایت عبرت ناک سزاؤں کے بغیر چارہ نہ ہو۔

لیکن جہاں حالات اس سے مختلف ہوں، جہاں عورتوں اور مردوں کی سوسائٹی مخلوط رکھی گئی ہو، جہاں مدرسوں میں، دفتروں میں، کلبوں اور تفریح گاہوں میں، خلوت اور جلوت میں ہر جگہ جوان مردوں اور بنی ٹھنی عورتوں کو آزادانہ ملنے جلنے اور ساتھ اٹھنے بیٹھنے کا موقع ملتا ہو، جہاں ہر طرف بے شمار صنفی محرکات پھیلے ہوئے ہوں، جہاں معیار اخلاق بھی اتنا پست ہو کہ ناجائز تعلقات کو کچھ معیوب نہ سمجھا جاتا ہو، ایسی جگہ زنا اور قذف کی شرعی حد جاری کرنا بلاشبہ ظلم ہوگا، اس لیے کہ وہاں ایک معمولی قسم (Normal Type) کے معتدل مزاج اور سلیم الفطرت آدمی کا بھی زنا سے بچنا مشکل ہے، اور ایسے حالات میں کسی شخص کا مبتلائے گناہ ہو جانا یہ نتیجہ نکالنے کے لیے کافی نہیں ہے کہ وہ غیر معمولی قسم (Abnormal Type) کا اخلاقی مجرم ہے۔ رجم اور کوڑوں کی سزا درحقیقت ایسے گندے حالات کے لیے اللہ نے مقرر ہی نہیں کی ہے۔

اسی پر حد سرقہ کو بھی قیاس کر لیجیے کہ وہ صرف اس سوسائٹی کے لیے مقرر کی گئی ہے۔ جس میں اسلام کے معاشی تصورات اور اصول اور قوانین پوری طرح نافذ ہوں۔ قطع ید اور اسلامی نظم معیشت میں ایسا رابطہ ہے جس کو منقطع نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں یہ نظم معیشت قائم ہو وہاں قطع ید عین انصاف اور عین مقتضائے فطرت ہے۔ اور جہاں یہ نظم معیشت

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق نظریہ

تفہیمات

حصہ دوم

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور، (پاکستان)

۴۷

ہوں گے۔

شریر النفس اور خبیث طینت لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جب کسی آدمی، خصوصاً بڑے آدمی کے متعلق چھوٹی سی بات کی بھنک ان کے کان میں پڑ جاتی ہے تو فوراً ان کی قوتِ متخیلہ اپنا کام شروع کر دیتی ہے اور وہ محض اپنے ذہن سے بہت سی امکانی صورتیں فرض کر کے ان کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ گویا یہ محقق واقعات ہیں۔ ہر انسان سے خواہ وہ کیسے ہی بڑے درجے کا آدمی ہو، کبھی نہ کبھی کوئی ایسا فعل ضرور ہو جاتا ہے جس کو آسانی کے ساتھ بڑے معنی پہنائے جا سکتے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے جو کچھ کیا تھا اگرچہ وہ بنی اسرائیل کے ہاں ایک عام دستور[1] تھا اور اسی دستور سے متاثر ہو کر ان سے یہ لغزش سرزد ہو گئی تھی۔ مگر چونکہ ایک بڑے آدمی کا فعل تھا اس لیے فوراً شہرت پکڑ گیا، اور اس پر لوگوں نے حاشیے چڑھانے شروع کر دیے۔ اور یا سے طلاق کا مطالبہ یہ گمان کرنے کے لیے کافی تھا کہ حضرت داؤد اس کی بیوی کی طرف میلان رکھتے ہیں۔ اب لوگوں کے ذہن نے ٹٹولنا شروع کیا کہ یہ میلان آخر ہوا کیونکر؟ کسی ذات شریف کو یہ بات سوجھ گئی کہ غالباً اپنے محل پر سے اس کو نہاتے میں دیکھ لیا ہوگا۔ مگر ان کی صداقت شعاری نے "ہوگا" کو محض "ہوگا" کی صورت میں بیان کرنا پسند نہ کیا، اس لیے انھوں نے "ہوگا" کو "ہے" میں تبدیل کر کے لوگوں سے بیان کیا۔ رفتہ رفتہ یہ ایک واقعہ بن گیا۔ حالانکہ میلان ہونے کے بہت سے اسباب ہو سکتے تھے۔ ممکن ہے کہ حضرت داؤد نے اس خاتون کی قابلیت اور اس کی اعلیٰ صلاحیتوں کا حال سن کر اسے پسند کیا ہو، لیکن برے نفوس کی شرارت ہمیشہ ایسے

(۱) اسرائیلیوں کے ہاں یہ کوئی معیوب بات نہ تھی کہ کوئی شخص کسی کی بیوی کو پسند کر کے اس سے طلاق کی درخواست کرے۔ نہ درخواست کرنے والا اس میں تکلف کرتا تھا اور نہ وہ شخص جس سے درخواست کی جاتی، اس پر برا مانتا تھا۔ اور یہ تو ایک محض اخلاق کی بات بھی جاتی تھی کہ کوئی شخص کسی دوست کو خوش کرنے یا اس کی تکلیف رفع کرنے کے لیے اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس کے نکاح میں دے دے۔ چنانچہ یہ یہودی اخلاق ہی کا اثر تھا کہ مدینہ میں بعض انصار اپنے مہاجر بھائیوں کی خاطر اپنی بیویوں کو طلاق دے کر ان سے بیاہ دینے پر آمادہ ہو گئے تھے۔

☆ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے عہد کی اسرائیلی سوسائٹی کے عام رواج سے متاثر ہو کر اور یا سے طلاق کی درخواست کی تھی (کیا کبھی معصوم نبی یہودی سوسائٹی کے برے اثر سے متاثر ہو سکتا ہے؟)

(کیا کبھی انسانوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا نبی معاشرے کے اثرات سے متاثر ہو سکتا ہے؟)

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کے نزدیک قرآن حکیم نجات کیلئے نہیں بلکہ ہدایت کیلئے کافی ہے

تفہیمات

(حصہ اوّل)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

پر اصولی وحدت نہ ہو جائے کیا روایات کو قبول کرتے ہوئے مسلم قوم کے لیے آپ ایک آرزو کی توقع رکھ سکتے ہیں؟ میرا ایمان ہے کہ اس وقت مسلمان وحدت و یگانگت اور اتحاد ہی سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ اصولاً اس وحدت کا حل آپ کیا تجویز کریں گے؟

آپ نے جو سوالات کیے ہیں وہ اتنے پیچیدہ نہیں ہیں کہ تھوڑے سے تامل سے خود آپ ہی ان کا جواب نہ پا لیتے۔ میرے ان مضامین میں بھی جن کا آپ نے حوالہ دیا ہے، ان میں سے بعض سوالات کا حل موجود ہے۔ تاہم جب آپ کو ان مسائل میں اُلجھن پیش آ رہی ہے اور کچھ دوسرے لوگ بھی اس اُلجھن میں مبتلا ہیں تو ان کی تشفی کے لیے مختصراً کچھ عرض کیا جاتا ہے:۔

(۱) قرآن حکیم نجات کے لیے نہیں بلکہ ہدایت کے لیے کافی ہے۔ اس کا کام صحیح فکر اور صحیح عمل کی راہ بتانا ہے اور اس راہ نمائی میں وہ یقیناً کافی ہے۔ مگر نجات کے لیے صرف قرآن کا پڑھ لینا کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم خلوص نیت کے ساتھ اس کی بتائی ہوئی راہ پر چلیں اسی اعتقاد رکھیں جس کی تعلیم قرآن نے دی ہے، اور اسی قانون کے مطابق عمل کریں جس کے اصول قرآن نے مقرر کیے ہیں۔

(۲) ہدایت کے لیے قرآن کے کافی ہونے کا مفہوم بھی عام طور پر غلط سمجھا جاتا ہے۔ کسی کتاب کے متعلق جب ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ کسی علم یا فن کی تعلیم کے لیے کافی ہے، تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اس فن کے جتنے گر ہیں یا اس علم کے جتنے اہم مسائل ہیں، وہ سب اس کتاب میں آگئے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ہر شخص جو اس کتاب کے الفاظ کو پڑھ سکتا ہو، اس کے تمام مطالب پر حاوی ہو جائے گا، اور محض کتاب کے مطالعہ ہی سے اس کو اپنے فن میں اتنی مہارت بھی حاصل ہو جائے گی کہ وہ عملاً اس سے کام لے سکے۔ کتاب اپنی جگہ کتنی ہی کامل سہی لیکن اس کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ دوسری جانب خود

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا توحید کے متعلق عقیدہ

تفہیمات

(حصہ اوّل)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

۵۴

نیک آدمی اور بہت سے وہ بھی جو اپنی نافرمانی کی وجہ سے مستحق عذاب ہو چکے ہیں، سب کے سب اللہ کے آگے سربسجود ہیں؟ (الحج:۱۸)

"زمین اور آسمان میں جس قدر چیزیں ہیں سب طوعاً و کرہاً اللہ ہی کو سجدہ کر رہی ہیں" (الرعد:۱۵)

یہ عبادت، یہ سجود، یہ تسبیح، یہ قنوت، تمام جاندار اور بے جان، ذی شعور اور بے شعور چیزوں پر یکساں حاوی ہے، اور انسان بھی اس پر اسی طرح مجبور ہے جس طرح مٹی کا ایک ذرہ، پانی کا ایک قطرہ اور گھاس کا ایک تنکا (انسان خواہ خدا کا قائل ہو یا منکر، خدا کو سجدہ کرتا ہو یا پتھر کو، خدا کی پوجا کرتا ہو یا غیر خدا کی، جب وہ قانونِ فطرت پر چل رہا ہے اور اس قانون کے تحت ہی زندہ ہے تو لامحالہ وہ بغیر جانے بوجھے، بلا ارادہ و اختیار، طوعاً و کرہاً خدا ہی کی عبادت کر رہا ہے، اسی کے سامنے سربسجود ہے اور اسی کی تسبیح میں لگا ہوا ہے) اس کا چلنا پھرنا، سونا جاگنا، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، سب اسی کی عبادت ہے۔ چاہے وہ اپنے اختیار سے کسی اور کی پوجا کر رہا ہو اور اپنی زبان سے کسی اور کی بندگی و اطاعت کر رہا ہو مگر اس کا رونگٹا رونگٹا اسی خدا کی عبادت میں مشغول ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے۔ اس کا خون اسی کی عبادت میں چکر لگا رہا ہے، اس کا قلب اسی کی عبادت میں متحرک ہے، اس کے اعضاء اسی کی عبادت میں کام کر رہے ہیں اور اس کی وہ زبان بھی جس سے وہ خدا کو جھٹلاتا اور غیروں کی حمد و ثنا کرتا ہے در اصل اسی کی عبادت میں چل رہی ہے۔

بندگی کا صلہ: اس عبادت کا صلہ یا اجر خدا کی طرف سے کیا ملتا ہے؟ فیضانِ وجود، رزق اور قوتِ بقاء۔ جتنی چیزیں خدا کے قانون پر چلتی ہیں اور اس کی بندگی کرتی ہیں، وہ زندہ اور باقی رہتی ہیں اور انہیں وہ وسیلۂ بقا عطا کیا جاتا ہے جسے ہم اپنی زبان میں رزق کہتے ہیں۔ اور جو چیزیں اس کے قانون سے انحراف کرتی ہیں ان پر فساد غلط ہو جاتا ہے، ان کا رزق بند ہو جاتا ہے، اور وہ فیضانِ وجود سے

☆ کفر و انکار اور پتھروں کے آگے سجدہ ریز ہونے کی حالتوں میں خدا کی تعظیم و خوشنودی کا قطعاً کوئی تصور نہیں ہوسکتا۔ اس لئے بت پوجنے والے، پتھروں کے آگے سجدہ کرنے والے اور خدا کے ساتھ کفر کرنے والے کے متعلق یہ کہنا ہرگز صحیح نہیں کہ وہ ان حالتوں میں بھی خدا کی عبادت کر رہا ہے۔ اس مقام پر مودودی نے سخت ٹھوکر کھائی ہے۔

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا انوکھا نظریہ: بہت ممکن ہے کہ گوتم بدھ، رام، کرشن، کنفیوشس، زرتشت وغیرہم انہی رسولوں میں سے ہوں

تفہیمات

(حصہ اوّل)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

۱۳۴

میں پائے جاتے ہیں وہ سب انبیاء کی تعلیمات کے وہ باقی ماندہ اثرات ہیں جو اپنی ذاتی قوت کی وجہ سے قوموں کے اذہان اور ان کی زندگی میں جذب ہو کر رہ گئے۔

اس کے بعد قرآن جو دعویٰ پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ جس "اسلام" کی طرف وہ بلا رہا ہے وہ وہی "اصل دین" ہے جس کو ابتداء سے تمام قوموں میں تمام انبیاء پیش کرتے رہے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نرالا پیغام لے کر نہیں آئے ہیں جو پہلے کبھی پیش نہ کیا گیا ہو (قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ۔ الاحقاف: ۹)[1] بلکہ آپ کا پیغام وہی ہے جو ہر نبی نے ہر قوم تک ہر زمانے میں پہنچایا ہے (اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ۔ النساء: ۱۶۳)[2] اس پیغام سے عرب، مصر، ایران، ہندوستان، چین، جاپان، امریکہ، یورپ، افریقہ، غرض کوئی سرزمین محروم نہیں رکھی گئی۔ سب جگہ اللہ کے رسول، اللہ کی کتابیں لے کر آئے ہیں — اور بہت ممکن ہے کہ بدھ، کرشن، رام، کنفیوشس، زردشت، مانی، سقراط، فیثاغورث وغیرہم انہی رسولوں میں سے ہوں۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اور ان دوسرے پیشواؤں میں فرق یہ ہے کہ ان کی اصل تعلیمات تو لوگوں کے اختلافات میں گم ہو گئیں مگر آنحضرت نے جو کچھ پیش فرمایا وہ اصل شکل میں محفوظ ہے۔

پس حقیقت یہ ہے کہ "اسلام" مذاہب میں سے ایک مذہب نہیں ہے بلکہ نوعِ انسانی کا اصل مذہب یہی ہے، اور باقی سب مذاہب اسی کی بگڑی ہوئی شکلیں ہیں۔ مذاہب میں جو کچھ "حق" اور "صدق" پایا جاتا ہے وہ اسی اصل اسلام کا بچا کھچا اثر ہے جو سب کے ہاں آیا تھا اور اختلافات میں گم کر دیا گیا۔ جس مذہب میں اس باقی ماندہ حق کی مقدار جتنی زیادہ ہے اس میں اتنا ہی زیادہ "اسلام" موجود ہے۔ رہے وہ اختلافات جو اصل "اسلام" کے

---

[1] اے نبی ان سے کہہ دو کہ میں کوئی نرالا پیغمبر نہیں ہوں۔

[2] ہم نے تمہاری طرف وہی پیغام وحی کیا ہے جو نوح اور ان کے بعد کے نبیوں پر وحی کیا تھا۔

دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے وصال پر کہا
"ہائے رحمۃ للعالمین، ہائے رحمۃ للعالمین"

155

نہ سمجھنا کہ یہ فسانہ ہے — علم و حکمت کا اک خزانہ ہے
نام مجذوب اسکا تاریخی — سیرت اشرف زمانہ ہے

(جلد اول)

اشرف السوانح

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

کے

حالات و عادات ○ مقالات و تعلیمات ○ فیوض و برکات
کشف و کرامات ○ معمولات طیبہ ○ بشارات منامیہ
انعامات الٰہیہ پر مشتمل ہے اور مشعل راہ ہے

مرتبہ: حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ ○ خلیفہ ارشد حضرت تھانویؒ

ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان
پوسٹ بکس نمبر ۲۳ چوک لکڑ منڈی

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فقط اپنے حبیب ﷺ کے متعلق فرمایا ہے "وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین" اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو خاص صفت عطا فرمائی، کسی کو یہ درجہ عنایت نہ ہوا مگر افسوس دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی پر کہ اس نے حاجی امداد اللہ کو رحمۃ للعالمین کہنا شروع کر دیا۔

دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے وصال پر کہا

"ہائے رحمۃ للعالمین، ہائے رحمۃ للعالمین"

علم و حکمت کا اک خزانہ ہے
سیرت اشرف زمانہ ہے

نہ سمجھنا کہ یہ فسانہ ہے
نام مجذوب اسکا تاریخی

جلد سوم

حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

کے

حالات و عادات ○ مقالات و تعلیمات ○ فیوض و برکات
کشف و کرامات ○ معمولات طیبہ ○ بشارات منامیہ
انعامات الٰہیہ پر مشتمل ہے اور مشعل راہ ہے

مرتبہ: حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب ○ خلیفہ ارشد حضرت تھانوی

ناشر إدارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
پوسٹ بکس نمبر ۳۲ چوک فوارہ ملتان

۱۵۶ اشرف السوانح جلد سوم

[illegible]

☆ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فقط اپنے حبیب ﷺ کے متعلق فرمایا ہے "وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین" اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو خاص صفت عطا فرمائی کسی کو یہ درجہ عنایت نہ ہوا مگر افسوس دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی پر کہ اس نے حاجی امداد اللہ کو رحمۃ للعالمین کہنا شروع کر دیا۔

دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی کے نزدیک
شہادت نامہ محرم الحرام میں پڑھنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

[illegible]

دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی کے نزدیک پنجگانہ نماز کے بعد ملکر بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا ورد کرنا جہالت اور بدعت ہے

[illegible]

۲۵ نماز پنج گانہ یا فجر و عصر کے بعد مل کر بلند آواز سے ذکر کرنا بدعت ہے!

ہر نماز کے بعد یا فجر و عصر کے بعد سارے نمازی مل کر جہراً "لا الہ الا اللہ" کہتے ہیں اور [illegible]

علماء کی مثال

[illegible]

اسلام پر اعتراضات و شبہات پر عقلی و نقلی جامع اور دلچسپ جوابات علماء و عوام کے لیے یکساں مفید

اشرف الجواب

افادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

اسلامی کتب خانہ

[illegible]

042-37116046-37116257

☆ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔ فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ (ترجمہ) پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو (سورۂ نساء، پارہ 5، آیت 103)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد تہلیل اس طرح فرماتے لا الہ الا اللہ آخر تک اور فرماتے کہ حضور ﷺ انہیں کلمات کو نماز کے بعد پڑھتے (نسائی جلد اول، باب عدد التہلیل والذکر بعد التسلیم، حدیث 1343 ص 412، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف: عمرو بن دینار، حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام ابو معبد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا تھا۔ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں فرض نماز پڑھ لینے کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا معمول تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں یہ ذکر سنتا تو مجھے پتہ چل جاتا کہ لوگ نماز ختم کر چکے ہیں

(مسلم جلد اول، کتاب المساجد و مواضع، حدیث 1219، ص 459، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

یہی حدیث بخاری شریف جلد اول، کتاب الصلوٰۃ حدیث 798 ص 371، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور میں بھی نقل ہے۔

فیصلہ عوام کریں کہ ذکر کرنے والے جاہل اور بدعتی ہیں یا فتویٰ لگانے والے؟

دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی نے مسلمانوں کا عید میلاد النبی ﷺ منانے کو عیسائیوں کے کرسمس منانے کا مقابلہ قرار دیا جو کہ کم علمی ہے

اسلام پر اعتراضات و شبہات پر عقلی و نقلی جامع اور دلچسپ جوابات علماء و عوام کے لیے یکساں مفید

اشرف الجواب

افادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

اسلامی کتب خانہ

042-37116246-37116257

رکین نے کہا تھا کہ ان لوگوں کو یثرب کے بخار نے ضعیف اور بودا کر دیا ہے تو حضور ﷺ
نے صحابہ ؓ سے فرمایا کہ طواف میں رمل کریں یعنی شانے ہلاتے ہوئے اکڑ کر طواف کرو
کر ان کو قوت مسلمین کی مشاہدہ ہو اب وہ سبب تو ہے نہیں لیکن مامور بہ یعنی رمل فی الطواف
باقی ہے یہ امر غیر مدرک بالعقل ہے اور جو عمل خلاف قیاس ہوتا ہے اس کے لیے نقل اور
کی ضرورت ہوتی ہے اب ہم پوچھتے ہیں کہ وہ تاریخ گزر گئی یا بار بار آتی ہے؟ ظاہر ہے کہ
ختم ہو گئی کیونکہ اب جو ۱۲ ربیع الاول کی تاریخ آتی ہے وہ اس خاص یوم الولادت کی مثل ہوتی
ہے نہ کہ عین اور یہ ظاہر ہے مثل کے لیے وہی حکم ثابت ہونا کسی دلیل نقلی کا محتاج ہو گا بوجہ
مدرک یا بالعقل ہونے کے قیاس اس میں حجت نہیں ہو گا لیکن یہاں یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ
حضور ﷺ نے یوم الاثنین میں روزہ رکھنے کی وجہ ولادت فیہ سے فرمائی ہے تو اس میں بھی یہ
ہو سکتا ہے کہ یوم الولادت تو گزر گیا ہے اب یہ اس کا مثل ہے اس کو حکم اصل کا کیوں ہوا؟
جواب یہ ہے کہ یہ صوم تو خود معقول ہے اور آپ نے وحی سے روزہ رکھا ہے اس لیے اس پر
قیاس نہیں ہو سکتا اب ہم تمہارا ان حضرات کو بھی ایک دلیل عقلی لکھ کر اور اس کا جواب دے کر
مضمون کو ختم کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ مقابلہ ہے اہل کتاب کا کہ وہ ولادت مسیح ؑ کے دن عید
کرتے ہیں ہم مقابلہ کے لیے حضور ﷺ کے یوم ولادت میں عید کرتے ہیں تاکہ اسلامی
شوکت ظاہر ہو جواب یہ ہے کہ یہ تو اس وقت کسی درجہ میں ٹھیک ہو جب ہمارے یہاں اظہار
شوکت کے لیے کوئی شے نہ ہو ہمارے یہاں جمعہ عیدین سب اظہار شعائر اسلام کے لیے ہیں
دوسرے یہ کہ اگر ان کا مقابلہ ہی کرنا مقصود ہے تو ان کے یہاں اور دنوں میں بھی عیدین اور
میلے ہوتے ہیں تم کو بھی چاہیے کہ ہر ہر دن کے مقابلے میں تم بھی عید کیا کرو اسی طرح عاشورہ
کے دن تعزیہ داری بھی کیا کرو تاکہ اہل تشیع کا مقابلہ ہو چنانچہ بعض جاہل محض مقابلہ کے لیے
کیا کرتے بھی ہیں اور جناب اگر یہی مصلحت ہے تو ہندوؤں کے یہاں ہولی دیوالی ہوتی ہے
ان کے مقابلہ کے لیے ہولی دیوالی کیا کرو۔

ایک قصہ

میں ایک قصہ بیان کرتا ہوں اس سے آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ اصول اور قاعدہ آپ کا
بالکل بے اصل ہے حضور ﷺ ایک سفر میں تھے کفار نے ایک درخت مقرر رکھا تھا اس پر ہتھیار
لٹکاتے تھے اور اس کا نام ذات انواط رکھا تھا بعض صحابہ ؓ نے عرض کیا کہ "یا رسول

☆ ہم اہلسنت کسی مقابلے کی وجہ سے نہیں بلکہ حضور ﷺ کی محبت اور ان کی آمد کی خوشی میں مناتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے حضور ﷺ اپنے رب کے خاص بندے اور محبوب رسول ہیں جبکہ اہل کتاب کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام (معاذ اللہ) اللہ کے بیٹے ہیں، جب عقیدے میں زمین آسمان کا فرق ہے تو پھر مقابلہ کیسا......؟

دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی نے نماز عید کے بعد مصافحہ کو بدعت اور گلے ملنے کو اس سے بھی برا لکھا

اشرف اللطائف

بزافادات
حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

ترتیب
محمد اسحٰق ملتانی

ادارہ تالیفات اشرفیہ

١٢٥

ایک صاحب نے سوال کیا کہ عید کے دن "عید مبارک" جو ملنے کے وقت کہتے ہیں۔ اور مصافحہ کرنا کیسا ہے۔

فرمایا۔ عید مبارک کہنا درست ہے فقہاء نے لکھا ہے۔ باقی مصافحہ سو اول ملاقات کے وقت "ابتداءً" (بوقت ملاقات) اور وداع کے وقت "انتہاءً" (بوقت رخصت) مشروع ہے۔ اور عید کا مصافحہ ان دونوں سے الگ ہے' اس لئے بدعت ہے اور معانقہ اور بھی قبیح۔ لوگوں کی یہ حالت ہے کہ نماز عید سے پہلے تو باتیں کر رہے تھے نماز ختم ہوئی اور مصافحہ کرنے لگے۔

حُبِّ جاہ اور زوالِ جاہ

فرمایا امتحان کے وقت معلوم ہوگا کہ ہم میں حب جاہ کتنی ہے کہ ہم زوال جاہ کے اسباب سے متاثر ہوتے یا نہیں۔ اور کون ٹٹولتا ہے دلوں کو۔ پروا بھی نہیں ہوتی۔ ہم لوگ بری زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض کبر بشکل تواضع ہوتا ہے کہ صورت تو تواضع کی مگر ہے کبر۔ اس طرح سے کہ وہ یہ تواضع اس غرض سے کرتا ہے کہ لوگوں کے نزدیک یہ خصلت مستحسن ہے مجھ کو معظم سمجھیں گے۔

عقل کل اور حمق کل

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ ایک صاحب کو میں نے جواب دیا تھا کہ خدا کے احکام میں تو کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوگی۔ آپ یہ بتلائیے کہ آپ کے سوال عن الحکمت کرنے میں کیا حکمت ہے۔ اس سے ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ لوگ ایسے جواب پر اعتراض کرتے ہیں کہ ڈھیلا سا مارتے ہیں۔ چنانچہ وہ پہلے شخص مجھ سے نے تو شکایت کرنے لگے یہ لوگ اپنے کو عقل کل سمجھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ عقل کل نہیں بلکہ حمق کل ہیں یعنی ان کی حمق کامل کل ہو گئی۔ مگر یہ ضرور ہے کہ ان سے گفتگو میں مزہ آتا ہے کیونکہ یہ سمجھ میں آنے سے مان لیتے ہیں متعصبوں کی طرح نہیں کہ اپنی بات پر اڑے رہیں۔ مولوی عبدالحق صاحب نے ایک مولوی صاحب کا لقب اڑیل ٹٹو رکھا تھا جو وہ اصرار بھی بری چیز ہے آج کل اس کو کمال سمجھا جاتا ہے۔

قل حمق اور قل اکل

فرمایا۔ ہم ایک جگہ میں پہنچے یہاں صنعت کے ایک شوقین شخص کا تھا۔ اظہار کے متعلق بہت سی صنعتیں اس میں موجود تھیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ تھی کہ ستون کے درخت باتھ

☆ محترم مسلمانو! عید کا دن خوشی اور مسرت کا دن ہے، اگر اس دن اپنے مسلمان بھائیوں سے مصافحہ اور معانقہ کیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟ مگر افسوس کہ تھانوی صاحب کو مسلمانوں کا آپس میں ملنا بھی بدعت نظر آتا ہے

بھری مجلس میں دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی نے بے حیائی کی بات کی۔ سائل نے عبادت کی لذت اور مزہ کے متعلق پوچھا اور جواب میں یہ کہہ دیا گیا کہ اگر مزے ہی کی خواہش ہے تو میاں! مزہ تو نمدی میں ہے

اشرف اللطائف

از افادات
حکیم الامت مجدد الملت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

ترتیب
محمد اسحق ملتانی

ادارہ تالیفات اشرفیہ

۷۵

ایک سوال کے جواب میں فرمایا استخارہ کے ساتھ دوسرا استخارہ کر لینا بھی مناسب ہے کہ بدون دلیل شرعی کے کسی نسبت کا دعویٰ کرنا تحقیق سے یا تاویل سے کیسا ہے اور اس دلیل اور تاویل کو بھی ظاہر کر دیا جاوے اور اگر میرا فعل محض خلاف طبیعت ہی ہے تو میری قوم یعنی فاروقیین کی بزعم خود تنقیص کر کے دل ٹھنڈا کر لیا جاوے۔ آگے نیتوں کا حقیقی فیصلہ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ پر وقت پر ہو رہے گا اور اگر اس پر بھی قناعت نہ ہو تو احکام شرعیہ و حقوق آخرت کو پیش نظر رکھ کر اختیار ہے۔

مزہ اور نمدی

فرمایا ایک صاحب نے خط میں یہ شکایت لکھی ہے کہ جو جمعیت قلب حضرت والا کی خدمت بابرکت سے لے کر آیا تھا وہ بمل آگر رفتہ رفتہ رخصت ہو گئی۔ فرمایا میں نے جواب میں لکھا ہے کہ اگر یہ کیفیت رخصت ہو گئی تو ضرر کیا ہوا۔ کیونکہ کیفیت مقصود ہی نہیں۔ حاضرین مجلس میں سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ضرر تو ہوا ہی' فرمایا کیا ضرر ہوا۔ عرض کیا کہ ایک چیز نصیب ہوئی تھی وہ جاتی رہی۔ فرمایا اس کی کیا دلیل کہ وہ چیز اس کے لئے نافع ہی تھی۔ ممکن ہے کہ وہ مضر ہوتی۔ حق تعالیٰ ہی مفید اور مضر کو خوب جانتے ہیں اور اس کو بھی کہ بندہ کے لئے کس وقت کیا مناسب ہے۔ لوگ تو کیفیات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور لذت کے طالب ہیں۔ یہ تو نفس پرستی ہے اگر اس لذت کی طلب پر یہ کہا کرتا ہوں کہ اگر مزے ہی کی خواہش ہے تو میاں۔ مزہ تو نمدی میں ہے۔

مناشی اور نواشی

ایک خادم نے عرض کیا کہ حضرت ان آثار کے مناشی تو مطلوب ہیں۔ فرمایا مناشی تو مطلوب نہیں نواشی مطلوب ہیں۔

جلباً اور سلباً

فرمایا۔ وساوس کی طرف التفات ہی نہ کریں نہ جلباً نہ سلباً کیونکہ یہ التفات ایسا ہے جیسے بجلی کے تار کو ہاتھ لگا کر چاہے دفع کے واسطے ہو۔ چاہے اپنی طرف کھینچنے کے واسطے ہو۔ ہر صورت میں وہ پکڑ لیتا ہے اور میں کہتا ہوں وساوس کی فکر کیوں ہے۔ قلب تو مثل ایک سڑک کے ہے۔ اور سڑک پر بھنگی۔ چمار بھی چل رہے ہیں۔ اور آپ بھی اس پر سے گزر رہے ہیں۔ تو آپ کا حرج ہی کیا ہے۔ اگر سڑک خالی ہونے کے انتظار میں آپ کھڑے رہیں تو

اکابر دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی شرک کی فہرست لکھتے لکھتے اتنے جوش میں آگئے کہ

دولہا کے سہرا باندھنے کو بھی شرک قرار دے دیا

فالصالحات قانتات حافظات للغیب بما حفظ اللہ

نیک بیبیاں فرمانبردار ہیں
خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

رحمٰن اصلی بہشتی زیور

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی

خان برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

کفر اور شرک کی باتوں کا بیان

کفر کو پسند کرنا۔ کفر کی باتوں کو اچھا جاننا۔ کسی دوسرے سے کفر کی کوئی بات کرانا۔ کسی وجہ سے اپنے ایمان پر پشیمان ہونا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو فلانی بات حاصل ہو جاتی۔ اولاد وغیرہ کسی کے مر جانے پر رنج میں اس قسم کی باتیں کہنا۔ خدا کو بس اسی کا مارنا تھا۔ دنیا بھر میں مارنے کے لیے یہی تھا۔ خدا کو ایسا نہ چاہیے

تھا۔ ایسا ظلم کوئی نہیں کرتا جیسا تو نے کیا۔ خدا اور رسول کے کسی حکم کو برا سمجھنا اس میں عیب نکالنا۔ کسی نبی یا فرشتے کی حقارت کرنا۔ ان کو عیب لگانا۔ کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت ضرور خبر رہتی ہے۔ نجومی پنڈت یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے غیب کی خبریں پوچھنا یا فال کھلوانا پھر اس کو سچ جاننا۔ کسی بزرگ کے کلام سے فال دیکھ کر اس کو یقینی سمجھنا۔ کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی۔ کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا۔ کسی سے مرادیں مانگنا۔ روزی اولاد مانگنا۔ کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔ کسی کو سجدہ کرنا۔ کسی کے نام کا جانور چھوڑنا یا چڑھاوا چڑھانا۔ کسی کے نام کی منت ماننا۔ کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا۔ خدا کے حکم کے مقابلہ میں کسی دوسری بات یا رسم کو مقدم رکھنا۔ کسی کے سامنے جھکنا یا تصویر کی طرح کھڑا رہنا۔ تعزیہ پر بکرا چڑھانا۔ کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا۔ جن بھوت پریت وغیرہ کے چھوڑ بیٹھنے کے لیے ان کی بھینٹ دینا۔ بکرا وغیرہ ذبح کرنا۔ بچے کے جینے کے لیے اس کے نال کا پوجنا۔ کسی کی دُہائی دینا۔ کسی جگہ کا کعبہ کے برابر ادب و تعظیم کرنا۔ کسی کے نام پر بچے کا کان ناک چھیدنا۔ بالی اور بلاق پہنانا۔ کسی کے نام کا بازو پر پیسہ باندھنا یا گلے میں تاگا ڈالنا۔ سہرا باندھنا۔ چوٹی رکھنا۔ بدھی پہنانا۔ فقیر بنانا۔ علی بخش۔ حسین بخش۔ عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا۔ کسی جانور پر کسی بزرگ کا نام لگا کر اس کا ادب کرنا۔ علم کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا۔ اچھی بری تاریخ اور دن کا پوچھنا۔ شگون لینا۔ کسی مہینے یا تاریخ کو منحوس سمجھنا۔ کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ جپنا۔ یوں کہنا کہ خدا اور رسول اگر چاہے گا تو فلانا کام ہو جاوے گا۔ کسی کے نام یا سر کی قسم کھانا۔ جاندار کی یعنی تصویر رکھنا۔ خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لیے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا۔

بدعتوں اور بری رسموں کا بیان

قبروں پر دھوم دھام سے میلہ کرنا۔ چراغ جلانا۔ عورتوں کا وہاں جانا۔ چادریں ڈالنا۔ پختہ قبریں بنانا۔ بزرگوں کے راضی کرنے کو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا۔ تعزیہ یا قبر کو چومنا چاٹنا۔ خاک ملنا۔ طواف اور سجدہ کرنا۔ قبروں کی طرف نماز پڑھنا۔ مٹھائی۔ چاول۔ گلگلے وغیرہ چڑھانا۔ تعزیہ علم وغیرہ رکھنا۔ اس پر حلوہ مالیدہ چڑھانا۔ یا اس کو سلام کرنا۔ کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا۔ محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا۔ مہندی مسی نہ لگانا۔ مرد کے پاس نہ رہنا۔ لال کپڑا نہ پہننا۔ بی بی کی صحنک مردوں کو نہ کھانے دینا۔ تیجا۔ چالیسواں وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا۔ باوجود ضرورت کے دوسرے نکاح کو عیب سمجھنا۔ نکاح۔ ختنہ۔ بسم اللہ وغیرہ میں اگرچہ وسعت نہ ہو مگر ساری خاندانی رسمیں کرنا۔ خصوصاً قرض وغیرہ کر کے ناچ رنگ وغیرہ کرنا۔ ہولی دیوالی کی رسمیں کرنا۔ سلام کی جگہ بندگی وغیرہ کرنا یا صرف سر پر ہاتھ رکھ کر جھک جانا۔ دیور

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی نے دیسی کوّے کھانے کو جائز کا فتویٰ دیتے ہوئے کہا کہ مجھ کو کیا خبر تھی کہ حق تعالیٰ نے اس میں اتنا اجر رکھا تھا

تذکرۃ الرشید

سوانح عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلاء قدوۃ المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحاج رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات
انارکلی ○ لاہور

بیٹھکر نماز نہیں پڑھی - مرض الموت میں جبتک اسقدر حالت رہی کہ دو آدمیوں کے سہارے سے کھڑے ہوکر نماز پڑھ سکے اسوقت تک اسی طرح پڑھی کہ دو تین آدمیوں نے بمشکل اُٹھایا اور دونوں جانبوں سے کمر میں ہاتھ ڈالکر لیکر کھڑے ہوگئے اور قیام ورکوع وسجود اُن ہی کے سہارے سے نماز ادا کی ہر چند خدام نے عرض کیا کہ حضرت بیٹھکر نماز ادا کر لیجئے مگر نہ کچھ جواب دیا نہ قبول فرمایا ایکروز مولوی محمد یحییٰ صاحب نے عرض کیا کہ حضرت اگر اسوقت بھی جایز نہیں تو پھر وہ کونسا وقت اور کونسی حالت ہوگی جسمیں بیٹھکر نماز پڑھنا شرعاً جایز ہے" آپنے فرمایا کہ امام صاحب کے نزدیک قادر بقدرۃ الغیر تو قادر ہوتا ہے اور جب میرے دوست ایسے ہیں کہ مجکو اُٹھا کر نماز پڑھا دیتے ہیں تو میں کیونکر بیٹھکر نماز پڑھ سکتا ہوں" آخر جب نوبت ضعف اسقدر ہوگئی کہ دوسروں کے سہارے بھی کھڑے ہونیکی قدرت نہ رہی تو اسوقت چند وقت کی نمازیں آپ نے بیٹھکر پڑھیں گویا بتلا دیا کہ اتباع شرع اسکو کہتے ہیں تقویٰ اسکا نام ہے اور اختیار اسطرح ہوتا ہے۔

لباس آپنے گاڑھا دھوتر بھی پہنا اور شال وغیرہ اعلیٰ قسم کا بھی استعمال فرمایا آپکے نزدیک دونوں برابر تھے سادگی سے کراہت ونفرت اور اعلیٰ سے رغبت ومحبت مگر چونکہ طبع میں نفاست ولطافت زیادہ تھی اسوجہ سے میلے لباس سے تکدر ہوتا تھا لہذا آپکا معمول تھا کہ آپ ہرروز غسل فرماتے تھے حق گوئی میں آپ کسی ملامت گر کی ملامت کا اندیشہ نہیں فرماتے تھے بلکہ اگر حق گوئی پر لوگ آپکو برا کہتے تو آپپر نہایت فرحت وسرور ہوتا تھا جس زمانہ میں آپنے دیسی کوّے کی حلت کا فتویٰ دیا اور اسپر جہلا میں شور وغوغا اُٹھا ہے تو آپنے بارہا فرمایا کہ "مجکو کیا خبر تھی کہ اسمیں حق تعالیٰ نے اسقدر اجر رکھا تھا"۔

آپکو وہ تحمل تھا کہ خلاف طبع امر پر کبھی طبع میں تغیر پیدا نہوتا تھا بعض مبتدعین نے خطوط میں سب وشتم لکھکر بھیجے تو آپنے فوراً خط چاک کر دیا اور خدام کے اصرار پر یوں فرمایا کہ "میرے دوستوں کی اگر نظر پڑجاتی تو انکو صدمہ ہوتا" ۱۲ انتہی تحریرہ الشریف۔

حضرت امام ربانی قدس سرہ کی عادت جاریہ اور معمول دائمی کے اظہار میں ایک تحریر اور ہدیہ ناظرین کرتا ہوں جو حضرت کے شاگرد رشید اور مجاز طریقت عالم العلمین صاحب بل شیخ مولانا الحاج المولوی

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی نے عورت کی شرمگاہ کے متعلق تحقیق کی کہ عورت کی شرمگاہ گندم کے دانے کی طرح ہوتی ہے

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء فخر المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہٗ

ادارۂ اسلامیات
انارکلی ○ لاہور

تذکرۃ الرشید ۱۰۰ جلد دوم

ان مبارک قدموں کے طفیل حاضرین کو اکثر ظاہری و باطنی وہ منافع حاصل ہو جاتے تھے جن کا حصول اس مدت
کے بغیر دشوار تھا۔ اس جماعت کو حق تعالیٰ نے اسعد رجیم بنایا ہے کہ بعض دفعہ حق کہلاتا ہے ... تہذیب
گروہ کے خیال میں بے ادبی و حیوانیت معلوم ہوتا ہے ایک بار بھرے مجمع میں حضرت کی اس تقریر پر ایک نو عمر
دیہاتی نے بے تکلف پوچھ بیٹھا کہ حضرت جی عورت کی شرمگاہ کیسی ہوتی ہے؟ اللہ رے تعلیم سب حاضرین نے گردنیں
نیچے کر لیں مگر آپ مطلق چیں بر جبیں نہ ہوئے بلکہ بے ساختہ فرمایا جیسے گیہوں کا دانہ۔ سچ دکھاوا اور تصنع و
بناوٹ کی منافقانہ جھلک سے چونکہ یہ جماعت عموماً محفوظ ہوتی ہے اس لئے ان کے بیعت کرنے میں کبھی حضرت
کو تامل فرماتے نہیں دیکھا اکثر جمعہ کی نماز کیلئے یہ لوگ گنگوہ آتے اور بعد فراغ گروہا گروہ حضرت کی خدمت
میں جمع ہو جاتے تھے "حضرت جی سلام" کہا اور جہاں جگہ پائی بیٹھ گئے جو مسئلہ پوچھنا ہو بے کھٹکے کھول کر
پوچھا اور جو شبہ رفع کرنا ہو صاف صاف رفع کیا جو کوئی نیا آیا اور بیعت ہونا منظور ہوا وہ پاس آ بیٹھا
اور کہا کہ حضرت جی مجھے مرید کرلو اسی وقت حضرت اس کو توبہ کرا کے سلسلہ میں داخل فرما لیتے تھے ایک مرتبہ
چند دیہاتی آپ سے بیعت ہوئے اور مسئلہ مسائل پوچھ کر تھوڑی دیر بعد رخصت ہوئے کندھوں پر لاٹھیاں رکھ
حضرت جی سلام کہتے ہوئے چلدئے سلام کے جواب میں امام ربانی کے چہرہ اور لہجہ سے بشاشت ٹپکتی تھی جب یہ
چلے گئے تو آپ نے فرمایا "بس بیعت تو انکی ہے کہ سہلا دھو دھولیا اور بے فکر ہو گئے" منتسبین سے نذرانہ قبول فرمانے
میں بھی حضرت قدس سرہ کا انداز مختلف دیکھا گیا کسی کی نذر بخوشی قبول فرماتے اور کسی کی بالکل رد کرتے اور
صاف انکار فرما دیا کرتے تھے بعض مخلص جانثار خدام جس وقت کچھ پیش کرتے تو اول آپ انکار فرماتے کہ
مجھے حاجت نہیں اور تم حاجتمند ہو اپنے صرف میں لاؤ مگر جب دیکھتے کہ خادم کا دل ٹوٹتا اور رنجیدہ ہوتا ہے تو
آپ قبول فرما لیتے اور پھر پاس رکھ لیا کرتے تھے۔

غیبی فتوحات سے حضرت امام ربانی کو نفرت نہ تھی توکل کی شان یہی ہے کہ جو شے بلا طلب ملے اس کے
لینے سے ناک نہ چڑھائے کہ نعمت رب ہے کسی وقت مستغنی نہیں ہو سکتا ہاں اگر دیئے تو نفس کو اس کے پیچھے
نہ لگائے سو یہ شان جیسی بدرجہ حضرت امام ربانی میں دیکھی گئی شاید دوسرے میں کم نظر آئیگی باوجودیکہ آپ کے
متوسلین میں اکثر خدام گویا آپ کے جان نثار عشاق تھے مگر ایک واقعہ ایسا نہ ملیگا کہ کبھی کسی خادم سے آپ نے
کسی خاص شے کی فرمائش کی ہو یا اپنی حاجت و ضرورت ظاہر فرما کر چاہا ہو کہ یہ سعادت وہ حاصل کریں ہاں
جو کوئی اخلاص کیساتھ بطور خود اور بطیب خاطر کچھ لے آیا تو اس کو آپ نے رد بھی نہیں فرمایا اور ایسی بشاشت

☆ نوعمر دیہاتی کا بے تکلف عورت کی شرمگاہ کے متعلق پوچھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ اس وقت گنگوہی صاحب کی محفل میں عورت کی شرمگاہ کے متعلق ہی گفتگو ہو رہی ہوگی، ورنہ اس متعلق سوال کیوں پوچھا جاتا؟ اور اگر کسی نے پوچھ بھی لیا تو اس طرح جواب دینا کیا بے حیائی نہیں؟

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی صاحب وظیفہ کرتے وقت روضہ رسول کا تصور کرنا پسند نہیں کرتے تھے

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہاء فخر المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحاج المولوی رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی زاد اللہ مجدہ

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

تذکرۃ الرشید (191) جلد نمبر ۱

دن تک ہو تو وہ شخص آفتاب کے بلند ہونے پر وظیفہ کے درمیان اشراق کی نماز پڑھے یا وظیفہ ختم کر کے نو بجے
اشراق پڑھے کونسی صورت افضل ہے؟

(ج) بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپ کا خط آیا حال دریافت ہوا بندہ کو ماہ ربیع الاول سے آج تک ایک
ضعف اور بخار خفیف ہے سبق بند اور کاروبار سب ابتر ہے اس تمام عرصہ میں بخار کی کثرت ہوئی ... فقط جواب مسائل

(۱) استغفار کے منافع اس بات کے واسطے بھی وہی ہیں جو حضرت نوح نے فرمایا تھا قرآن میں اس بات کو
شتاب کو ذکر فرمایا ہے۔

(۲و۳) استغفار کے معنی بخشش چاہنے کے ہیں جس لفظ سے بخشش چاہتا ہو بس وہی استغفار ہے خواہ کسی زبان
میں ہو خواہ کسی صیغہ میں ہو اگر کوئی کہے الٰہی میری توبہ ہے یہ بھی استغفار ہے اور اگر کہے الٰہی بخش دے یہ بھی استغفار
ہے اسم فضل ہو استغفر اللہ یہی استغفار ہے غرض کسی لفظ سے استغفار کرے جو فضیلت استغفار کی ہے
سب میں حاصل ہوگی مگر وہ صیغہ کہ جن کی فضیلت حدیث میں آگئی ہے ان میں زیادہ ثواب ہوگا جیسا سید الاستغفار
شریف ہی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ یہ افضل ہے اس واسطے کہ یہ مشتمل ہے کلمہ توحید پر اور صفات حق تعالیٰ
کی اس میں ثنا ہیں ورنہ نفس استغفار میں سب برابر ہیں پس گو کہ جو چیز کہ استغفر اللہ استغفار ...
ساتھ ہی ہے ... مثلاً استغفار حدیث کو سو بار کہے تو بوجہ استغفار کے وہ افضل ہوگا اور جو اس فضیلت توحید کے
افضل ہو کہ فضیلت کل نہیں دیکھتا بعض وجہ کر وہ افضل ہے اور بعض وجہ کر یہ افضل ہے۔

(۴) بغیر حضور کے استغفار پڑھنے میں جو فضائل کہ استغفار کے ہیں حاصل نہیں ہوتے مگر ثواب سے خالی بھی نہیں ہے

(۵) تصور روضہ مطہرہ کا وظیفہ کے وقت میں اگرچہ بت پرستی تو نہیں مگر میں پسند نہیں کرتا۔

(۶) درود کے صیغوں کا وہی جواب ہے جو استغفار میں لکھا گیا۔

(۷) اشراق کا وقت بلندی یک نیزہ سے شروع ہو کر ایک ربع دن تک رہتا ہے جب چاہے پڑھے مگر جلد فارغ ہو کر
پڑھنا اولیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم فقط

اول اپنے ہاتھ سے لکھنا شروع کیا تھا لیکن بوجہ بخار کے نہ لکھ سکا اسلئے دوسرے کے ہاتھ سے پورا لکھا کے بھیجتا ہوں والسلام

(س ۳) اولیاء اللہ اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں باعتبار ولایت و تقرب کے فرق بعید ہے حالانکہ
احادیث میں صحابہ کی معصیتوں کے تذکرے آتے ہیں اور سزائیں بھی دنیا یا قبر یا آخرت کی مذکور ہیں اور اولیاء اللہ
اکثر پابند طاعات اور عبادت کے عادی و خوگر ہوتے ہیں گویا معصیت و نافرمانی جانتے ہی نہیں کرنا کیا ہے ...
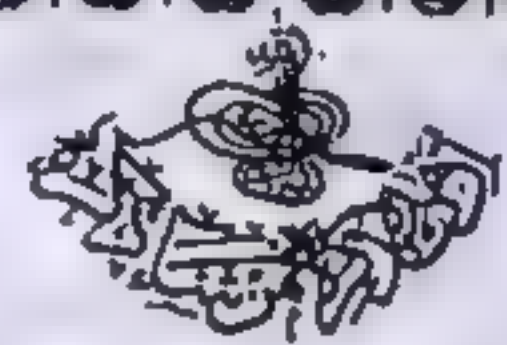
☆ جو شخص روضۂ رسول ﷺ کے تصور کو پسند نہ کرتا ہو، کیا اس کے دل میں روضۂ رسول ﷺ کی محبت ہوگی؟

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی کا خلیفہ مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتا ہے کہ رشید احمد گنگوہی یہ سمجھے ہوئے تھے کہ میں جب حقیقت میں سرکار (انگریز حکومت) کا فرمانبردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا اور اگر مارا گیا تو سرکار (انگریز حکومت) مالک ہے، اسے اختیار ہے جو چاہے کرے

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہاء فخر المحدثین قطب العالم

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہٗ

تالیف

حضرت الحاج مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہٗ

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

گرفتاری و حوالات اور رہائی و براءت

درد دل کا چارہ یاں بیجے | باغ زمیں کا ابر سیلاں بیجے | ڈاکٹر عالم کو چارہ جو یہاں | یوسف ثانی کو زنداں بیجے

اعلیٰحضرت سے رخصت ہو کر امام ربانی گنگوہ واپس ہوئے تو نہایت درجہ محزون و مغموم۔ اس وقت سیکڑوں افواہیں رات دن میں مشہور ہوتی تھیں اور ہزاروں جھوٹی سچی گپ شپ اڑا کرتی تھیں۔ جدھر جائیے یہی تذکرہ کہ آج فلاں شخص پھانسی دیا گیا اور فلاں شخص قتل کیا گیا اور جہاں دیکھئے یہی ذکر مذکور کہ وہ باغی سمجھا گیا اور اس کو مجرم فساد سولی چڑھایا گیا۔ وہ روپوش ہے اور اس کی تلاش ہے۔ غرض عجیب گھبراہٹ کا سماں تھا کہ ہر عورت کو بیوہ ہو جانے کا ہر وقت خطرہ تھا اور ہر بچہ کو قدم قدم پر یتیم بن جانے کا اندیشہ و غم۔ حضرت مولانا کو یہ بات معلوم ہو چکی تھی کہ آپ کا نام بھی مشتبہ اور قابل اخذ مجرموں کی فہرست میں درج ہے اور آپ کی گرفتاری و تلاش میں روز افزوں آیا چاہتی ہے مگر آپ تو استقلال بنے ہوئے خدا کے حکم پر راضی تھے اور سمجھے ہوئے تھے کہ میں جب حقیقت میں سرکار کا فرمانبردار رہا ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔ چنانچہ بال برابر بھی فکر نہ تھا البتہ جب مفارقت احباب کا سماں بندھتا تو آپ کی زبان پر یہ قطعہ آ جاتا۔ قطعہ

[illegible]

سب سے زیادہ دعا اپنے روحانی باپ اعلیٰحضرت کی مفارقت اور ہندوستان میں یتیم ہو جانے کا غم تھا جو آپ کو کسی کروٹ چین نہ لینے دیتا تھا اور اس رنج میں نہ نیند آتی اور نہ آپ اس دھن میں رہتے کہ کسی طرح اعلیٰحضرت کی ایک دفعہ اور زیارت کروں ... اور کس طرح میں زیارت اعلیٰحضرت کی کروں جائے قیام میں نہ بحالت روپوشی کسی جگہ کا تعین ... آخر شدہ جاکر پہنچا اسے کا پتہ چلا اور آپ بسم اللہ کر کے گنگوہ سے نکل کھڑے ہوئے۔ راتوں چلتے دنوں چھپتے غار در جنگل پیدل قطع کرتے ہوئے کری پہنچے اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب رائپوری کے مکان پر مقیم ہوئے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ مولانا عبدالرحیم صاحب کو بطفولیت میں حضرت امام ربانی کی زیارت ہوئی اور آفتاب عالم کو اپنے گھر کا مہمان بنا دیکھا۔ حضرت مولانا نے نہایت شفقت کے ساتھ آپ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا برکت فرمائی۔

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: امام احمد رضا خان بریلوی کے ماننے والے بدعتی ہیں، لہذا ان کے ساتھ بیٹھنا اور نکاح کرنا درست نہیں

مدلل و مکمل

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

جلد ہفتم

کتاب النکاح

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی (مفتی دار العلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دار العلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فتاویٰ دار العلوم مدلل و مکمل (جلد ہفتم) — [illegible] — مسائل متعلقات نکاح

جواب: یہ غلط ہے کہ بدوں ختنہ کے نکاح درست نہیں ہے۔ یہ جاہلوں کی باتیں ہیں۔ بدوں ختنہ کے نکاح صحیح ہے کما هو مقتضی اطلاق النصوص۔ قال في الدر المختار وللولي [illegible] الی بیانه لنکاح الصغیر و الصغیرة جبرا ولو ثیبا الخ۔

بدعتی سے نکاح کرنا درست ہے مگر مناسب نہیں

سوال (۱۸۷): احمد رضا خاں بریلوی کے معتقد سے کسی اہل سنت حنفی دیوبندی کا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نکاح تو ہو جاتا ہے کیونکہ وہ بھی مسلمان ہیں، مگر چونکہ وہ بدعتی ہیں [illegible] ایسے لوگوں سے رشتہ مناکحت درست نہیں [illegible]

[illegible]

نکاح میں اعلان کے لئے باجہ بجانا کیسا ہے

سوال (۱۸۸): اعلان کے لئے نکاح میں باجے حلال ہیں یا نہیں؟

جواب: اعلان نکاح کے لئے دف بجانا حلال ہے، اور باقی باجے سب حرام ہیں۔

دف کتنی دیر تک بجانا درست ہے

سوال (۱۸۹): نکاح میں دف بجانا کتنی دیر تک جائز ہے؟

جواب: دف بجانا بقصد اعلان نکاح جائز رکھا ہے۔ پس جس قدر ضرورت اعلان میں ہے وہاں تک مباح ہے (باقی اس کو بہانہ بنا کر اول صبح سے شام تک بجانا درست نہیں۔ یہ بجائے اعلان کے باجے کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ ظفیر)

دف کی اجازت ہے مگر یہ کہنا کہ بغیر باجا نکاح حرام ہے بددینی ہے اور کفر کا خوف ہے

سوال (۱۹۰) تقویۃ الایمان کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ تبوک کی لڑائی کے بعد دف کو منع فرما

[illegible]

☆ بھولے بھالے سنی جو دیوبندیوں کی حمایت کرتے ہیں وہ دیکھ لیں کہ انکے دل میں ہم اہلسنت بریلوی کیلئے کتنی نفرت ہے

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ:

شب قدر میں اپنے طور پر عبادت کی جائے، خاص اجتماع منعقد نہ کیا جائے

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد چہارم) ۱۹۹ باب مسائل ان میں مذکورہ

ایک یا دو کی اقتداء بلا کراہت جائز ہے اور تین میں خلاف ہے اور اس سے زائد مکروہ (قوله اربعة بواحد) اما اقتداء واحد بواحد او اثنين بواحد فلا يكره و ثلاثة بواحد فيه خلاف بحر عن الكافي وهل يحصل بهذا الاقتداء فضيلة الجماعة ظاهر ما قدمناه من ان الجماعة في التطوع ليست بسنة يفيد عدمه تامل بقي لو اقتدى به واحد او اثنان ثم جاءت جماعة اقتدوا به قال الرحمتي ينبغي ان تكون الكراهة على المتأخرين شامی ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر شہرت ہو جائے پر جماعت ہونے لگے تو تداعی ثابت ہوگی اور لازم آئے گی امام کو چاہیے کہ منع کر دے۔ فقط

شب قدر اور شب برأت و معراج میں نوافل

سوال (۱۷۲۰): شب قدر، شب معراج، شب برأت وغیرہ جیسی راتوں میں مسجدوں میں جمع ہو کر نوافل اور دوسرے نفل پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: احیاء ان لیالی کا مستحب ہے یہ راتیں عند اللہ بہت متبرک ہیں ان میں جتنی عبادت کی جائے زیادہ باعث اجر ہے لیکن نوافل باجماعت نہ پڑھی جائیں کیونکہ یہ بدعت و مکروہ ہے بلکہ اپنے اپنے طور سے تلاوت قرآن مجید و نوافل وغیرہ پڑھنی چاہئیں کسی خاص اجتماع کی ضرورت نہیں۔ فقط

رات کو آٹھ رکعت نفل ایک سلام سے اور اس کا طریقہ

سوال (۱۷۲۱): میں نے ایک کتاب رکن دین میں دیکھا ہے کہ شب کو آٹھ رکعت نفل ایک سلام سے پڑھ سکتے ہیں لیکن قعدہ کی نسبت کچھ نہیں لکھا آیا دو رکعت کے بعد قعدہ کرنا اور اس

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل و مکمل

جلد چہارم

کتاب الصلوٰۃ (ربع ثالث)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی (مفتی دارالعلوم دیوبند)

سرپرست

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تخریج

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

☆ دیوبندی مفتی کے نزدیک شب قدر میں خاص اجتماع منعقد کرنا منع ہے۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا رائیونڈ میں ہر سال خاص اجتماع منعقد کرنا یہ منع نہیں ہے؟ کیا سو سالہ جشن دارالعلوم دیوبند منانا منع نہیں ہے؟

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ:

جنازہ کے ساتھ نعتیہ اشعار کا پڑھنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۳۰۱ مسائل نماز جنازہ

دوبارہ نماز جنازہ گناہ ہے یا نہیں

سوال (۱/۲۹۴۷) ایک بستی میں مسلمان متوفی کا جنازہ پڑھا گیا۔ جب دوسری بستی میں اس کو لے جاویں جس جگہ اس کی سکونت تھی اس جگہ کے مسلمان بطور ہمدردی اگر دوبارہ نماز جنازہ پڑھیں چونکہ نامشروع ہے تو دوبارہ جنازہ پڑھنے والوں پر گناہ لازم آتا ہے یا نہیں۔ اگر گناہ ہوتا ہے تو سمجھ کر ہمدردی مستحق ثواب ہو سکتے ہیں؟

جنازہ کے ساتھ نعت پڑھنا بدعت ہے

سوال (۲/۲۹۴۸) مسلمان کے جنازہ کے ساتھ نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھنا کیسا ہے؟

جواب (۱) جنازہ کی نماز دوبارہ پڑھنی غیر مشروع اور ناجائز ہے اور ظاہر ہے کہ فعل غیر مشروع کا مرتکب گنہگار ہوتا ہے نہ مستحق ثواب کا اور فعل حرام گناہ کبیرہ ہے۔ ولا یصلی علیہ الا مرۃ واحدۃ التنفل بصلوۃ الجنازۃ غیر مشروع الخ۔

(۲) جنازہ کے ساتھ اشعار نعت وغیرہ پڑھنا غیر مشروع اور بدعت ہے ترک کرنا اس کا لازم ہے۔ فقط۔

بچہ کے جنازہ میں جب یہ معلوم نہ ہو کہ لڑکا ہے یا لڑکی تو کیا کرے

سوال (۲۹۴۹) بچہ کی نماز جنازہ میں جب مسبوق کو یہ معلوم نہ ہو کہ میت لڑکا ہے یا لڑکی تو دعا کیسے پڑھے۔

جواب: اللھم اجعلہ لنا فرطا بضمیر مذکر پڑھ دے کیونکہ مؤنث کی طرف بھی تاویل شخص راجع ہو سکتی ہے اور بضمیر مؤنث پڑھنا بھی درست ہے بتاویل نفس۔ فقط۔

اگر کفن کوئی ہندو دیدے تو کیا حکم ہے

سوال (۲۹۵۰) ایک مسلمان فوت ہوا اس کے کفن کی قیمت اس کے ایک ہندو دوست

[illegible] باب صلوۃ الجنازۃ فصل خامس [illegible]

[illegible] الجنازۃ الصمت ویکرہ لھم رفع الصوت بالذکر وقراءۃ القرآن [illegible] عالمگیری مصری باب [illegible] فی الجنائز فصل رابع [illegible] ولا یستغفر للصبی ولکن یقول اللھم اجعلہ لنا اجرا [illegible] الجنائز [illegible]

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

مدلل و مکمل

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی (مفتی دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

دیوبندی مفتی نے تعزیت کے وقت سورۂ فاتحہ پڑھنے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کو خاص بدعت لکھا

موت کے وقت کی بدعات

حضرت مولانا مفتی عبد الرؤف صاحب مدظلہم

میمن اسلامک پبلشرز

۲۳

دیگر معروفیات میں مشغول ہونے سے روک رکھا ہے۔ لہٰذا زیادہ دیر بیٹھنے سے پرہیز کریں۔

تعزیت کے وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

ایک اور بدعت تعزیت کے وقت اختیار کی جاتی ہے، وہ یہ کہ جو شخص بھی تعزیت کے لئے میت کے گھر آتا ہے تو وہ آکر بیٹھتے ہی لفظ "فاتحہ" کہہ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیتا ہے، اور پھر طوطے کی طرح چند کلمات پڑھتا ہے اور ہاتھ منہ پر پھیر لیتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میت کے پسماندگان بیچارے صبح سے لے کر شام تک ہر آنے والے کے ساتھ سینکڑوں مرتبہ ہاتھ اٹھاتے ہیں اور گراتے ہیں، اور ان کے ہاتھ بار بار اٹھانے سے تھک جاتے ہیں، لیکن عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہی تعزیت کرنے کا طریقہ ہے، اور تین دن تک یہی طریقہ جاری رہتا ہے۔ یاد رکھئے! اس کا شرعی تعزیت سے کوئی تعلق نہیں، یہ خالص بدعت ہے جو آج ہمارے معاشرے کے اندر اختیار کرلی گئی ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔

یہ بدعت سرحد کے بعض علاقوں سے شروع ہوئی ہے،

دیوبندی مفتی کے نزدیک جنازہ اٹھاتے وقت کلمہ شہادت پڑھنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

موت کے وقت کی بدعات

حضرت مولانا مفتی عبد الرؤف صاحب مدظلہم

میمن اسلامک پبلشرز

۲۹

تکبیر کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے۔ جب اس طرح نماز جنازہ میں شریعت کے مطابق دعا ہو گئی تو اب نماز جنازہ کے بعد دوبارہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا طریقہ درست نہیں، اس دعا کے اہتمام کا مطلب یہ ہوا کہ شریعت نے جو دعا کا طریقہ بتایا تھا وہ مکمل نہیں، اب ہم نماز کے بعد اس کی تکمیل کر رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، ارے ہم شریعت میں اضافہ کرنے والے کون ہوتے ہیں؟ یہ تو شریعت کے اندر اضافہ ہے جس کو بدعت کہتے ہیں، لہٰذا اس بدعت کو چھوڑ دینا چاہئے۔

جنازہ لیجاتے وقت "کلمہ شہادت" کا نعرہ

دوسری قابل توجہ بات یہ ہے کہ نماز جنازہ کے بعد جب جنازہ کو اٹھایا جاتا ہے تو مسجد سے لے کر قبرستان پہنچنے تک وقفہ وقفہ سے ایک نعرہ لگایا جاتا ہے "کلمہ شہادت" یہ نعرہ بھی ہم نے اپنی طرف سے بڑھایا ہے، شریعت نے اس موقع پر یہ نعرہ ہمیں نہیں بتلایا بلکہ جس طرح سیاسی جماعتیں اپنا اپنا نعرہ لگاتی ہیں، اسی طرح ہم نے یہ مذہبی نعرہ ایجاد کر لیا ہے، حالانکہ ایسا کوئی کلمہ پکارنا

۲۸

کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے، لہٰذا یہ بدعت ہے جو ہمارے معاشرے میں رائج ہے، اس لئے ہر مسلمان کو اس سے بچنا چاہئے۔

☆ مفتی صاحب! آپ کی تحریر پر بڑا افسوس ہوا۔ آپ نے سیاسی نعروں اور دیگر نعروں کو کلمہ شہادت "اشھد ان لا الـٰـہ الا اللہ واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ" سے ملایا۔ یہ تو رب تعالیٰ کا ذکر ہے خاموش جنازہ، لے کر جانے سے بہتر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے چلتے رہیں۔

دیوبندی مفتی نے تیجہ، دسواں، چہلم اور برسی کو بدعت لکھا مگر سارے کام یہ خود بھی کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

مسلک علمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب
مہتمم مدرسہ دار العلوم دیوبند

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماء دیوبند کے مسلک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسلک اہل سنت والجماعت کی پوری تاریخ بیان کرکے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے۔

ناشر
دار الاشاعت اردو بازار کراچی
فون ۲۱۳۷۶۸

اور اتباع سنت کے غلبہ کی وجہ سے سماع سے الگ رہنا قابل ملامت نہیں بلکہ قابل مدح ہے۔ مشائخ دیوبند کا عمومی معمول بھی اس بارہ میں یہی ہے۔ بہر حال وہ روحانیت کے ابھارنے کے قائل ہیں، نفسیات کے بھڑکانے کے قائل نہیں۔

مروجہ رسوم کے متعلق مسلک دیوبند

وہ رسوم شادی وغمی کو اسوۂ حسنہ اور سلف صالحین کے سادہ اور بے تکلف طریق عمل کی حدود رکھنا چاہتے ہیں۔ اغیار کی نقالی یا تشبہ کو قابل رد سمجھتے ہیں۔ غمی کی رسوں تیجہ، دسواں، چہلم، برسی وغیرہ کو بدعت سمجھتے ہیں اس لئے سختی سے روکتے ہیں اور شادی کی مروجہ رسوم کو خلاف سنت جانتے ہیں، اسلئے انہیں رد بھی کرتے ہیں۔ بہر حال رسم بدعت ہو یا رسم خلاف سنت، دونوں کو ہی روکتے ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ رسوم غمی کو قوت سے روکتے ہیں کیونکہ وہ ثواب سمجھ کر کی جاتی ہیں اس لئے وہ بدعات ہیں، جن کی زد براہ راست سنت پر ہے اور شادی کی رسوم تمدن ومعاشرت کے جذبہ سے انجام دیجاتی ہیں اس لئے وہ محض رسوم خلاف سنت ہیں۔

بدعت میں عقیدہ کی خرابی ہوتی ہے کہ غیر دین کو دین سمجھ لیا جاتا ہے درآنحالیکہ وہ دین نہیں ہوتا۔ اور خلاف سنت میں عقیدہ محفوظ رہتا ہے صرف عمل کی خرابی اور ہوائے نفس ہوتی ہے۔ پہلی صورت میں اصل دین محو ہوجاتا ہے، دوسری صورت میں اصل دین قلب میں محفوظ ہو کر عمل میں نقصان آجاتا ہے۔

دیوبندی مفتی تقی عثمانی نے شب قدر جیسی عظیم رات میں مساجد پر چراغاں کرنے کو اسراف اور حرام لکھا

البلاغ　شب قدر کے فضائل اور معمولات　۵۲

شب قدر کے منکرات

(۱) بعض لوگ اس مبارک رات میں جاگ کر عبادت کرنے کا کوئی اہتمام نہیں کرتے جو بڑی محرومی کی بات ہے، ایسی مبارک رات کے ثمرات و برکات سے محروم ہو جانے والا واقعۃً محروم ہے۔

(۲) بعض لوگ شب قدر میں جاگتے تو ہیں لیکن ان کا جاگنا سیر و تفریح کرنے، ہوٹلوں میں کھانا کھانے اور بازاروں میں گشت کرنے کے سوا کچھ نہیں ہوتا، ظاہر ہے کہ اس جاگنے سے تو سو جانا ہی بہتر ہے کہ کم از کم سو کر گناہوں سے بچے، بہر حال یہ کوتاہی بہت عام ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

(۳) بعض لوگ جاگتے ہیں اور عبادت بھی کرتے ہیں، لیکن یہ دونوں کام اجتماعی طور پر کرتے ہیں مثلاً مساجد میں اس کے لیے بڑے بڑے اجتماع ہوتے ہیں اور وہاں عبادت برائے نام اور گناہ بہت ہوتے ہیں مثلاً دنیا جہان کی فضول باتیں، غیبتیں اور برائیاں ہوتی ہیں اور مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے۔

(۴) اکثر جگہ مساجد کو خوب سجایا جاتا ہے اور دل کھول کر چراغاں ہوتا ہے، نیز بجلی کی مرچیں اور قمقمے جلائے جاتے ہیں جو اسراف اور حرام ہے، نہ اپنے پیسے سے کرنا جائز اور نہ مسجد کے فنڈ سے جائز اس میں چندہ دینے والے یا قولاً تائید کرنے والے اور شرکت کرنے والے سب گناہگار ہوتے ہیں، لہٰذا اس کو اہتمام سے مکمل طور پر بند کرنا چاہئے۔

(۵) اکثر مساجد میں شبینہ ہوتا ہے اور آج کل اکثر شبینے بہت سے مفاسد پر مشتمل ہونے کی بناء پر جائز نہیں ہوتے، کیونکہ ان میں اکثر نماز، تلاوت اور مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے، البتہ جو شبینہ تمام شرائط کے ساتھ ہو وہ درست ہے۔

(۶) بعض جگہ صلوٰۃ التوبہ اور دیگر نوافل جماعت کے طور پر ادا کئے جاتے ہیں، حالانکہ نفل کی جماعت جائز نہیں۔

(۷) اور کچھ ایسے انسان بھی نظر آتے ہیں جو ایسی مقدس اور بابرکت رات میں اس کی عظمت و حرمت کو فراموش کرکے ناچنے گانے اور فلمیں دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں اور اس طرح وہ حق تعالیٰ شانہ کی رحمت و بخشش کا استقبال اس کے قہر و غضب والے اعمال سے کرتے ہیں اور حق تعالیٰ کے عذاب کے داعی بنتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔ ان کو چاہئے کہ توبہ کریں اور حق تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ　۵۱۴

ھذا بلاغ للناس　جامعہ دارالعلوم کراچی کا ترجمان

ماھنامہ البلاغ کراچی

جلد ۴۵　شمارہ ۹

رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ / ستمبر ۲۰۱۰ء

نگران ـــــ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم

مدیر مسئول ـــــ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

☆ مفتی صاحب! آپ سے ہمارا سوال ہے کہ جب آپ دارالعلوم دیوبند گئے تو پورے دارالعلوم اور جلسے کو ہزاروں قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کی سرپرستی میں محفلِ حسن قرأت، تقریب افتتاح بخاری اور تقسیم اسناد کے جلسوں میں بھی خوب چراغاں کیا جاتا ہے جبکہ چند لائٹوں سے بھی کام چل سکتا ہے پھر اتنا چراغاں اسراف اور حرام نہیں؟ ان جلسوں میں تو آپ یہ فتویٰ نہیں دیتے اور نہ ہی روکتے ہیں۔ ایسا کیوں؟

دیوبندیوں کے مرکزی دارالعلوم بنوری ٹاؤن کے عالم نے اپنی کتاب "حیات یزید" میں یزید کو امیر المومنین رحمۃ اللہ علیہ لکھا اور اس کی تعریف میں مکمل قصیدہ لکھا

امیر المومنین سیدنا یزید رحمۃ اللہ علیہ

از والسید محمد انیس، کراچی

ہر آن راہبر تھی ہدایت یزید کی
کیسے نہ راشدہ ہوگی خلافت یزید کی

اللہ کی جناب مقدس میں مان لی
کی عازمین حج نے امامت یزید کی

حضرت حسینؓ اور ابو ایوبؓ مقتدی
ہے کتنی سربلند امامت یزید کی

جو شامل جہاد ہوا جنتی ہوا
ہے وجہ افتخار قیادت یزید کی

شاہد ہے آج تک ابو ایوبؓ کا مزار
عیسائیوں نے مانی شجاعت یزید کی

بیٹیں جو مال اُن پہ مسلسل نوازشات
احسان معاویہؓ کے عنایت یزید کی

با مصلحت تھی پوچھئے ابن حسینؓ سے
تسلیم کی ہے جس نے خلافت یزید کی

پسماندگان کربلا کی مشکلات میں
تھی باعث سکون عنایت یزید کی

اس وقت نام آگیا ابن حسینؓ کا
ویسے ہی یاد آگئی سخاوت یزید کی

یہ تھی مومنین پہ قرآں سے پوچھئے
اللہ کی نبیؐ کی اطاعت یزید کی

پہلے بھی اور حادثۂ کربلا کے بعد
زینبؓ کو تھی پسند رفاقت یزید کی

خشکی کے شہسوار سمندر کے تاجدار
ناقابل بیان ذہانت یزید کی

تمکین دیں، اشاعت اسلام میں کمال
اللہ کا کرم تھا کرامت یزید کی

مانو نہ مانو تم! مگر دنیا نے مان لی
دانش معاویہؓ کی خلافت یزید کی

تسلیم کی ہے متفقہ طور سے انیس
اہل عرب عجم نے سیادت یزید کی

٣

ماہنامہ بیداری نے لال مسجد کے خطیب مولوی عبداللہ دیوبندی کو یزید کا حمایتی اور اہلبیت سے بغض رکھنے والا لکھا، یاد رہے یہ رسالہ دیوبندیوں کا ہے

ماہنامہ بیداری حیدرآباد

مدیر
☆☆☆
محمد موسیٰ بھٹو

زیر اہتمام
☆☆☆
سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ
۳۰۰-بی لطیف آباد ۴- حیدرآباد
E.Mail
MonthlyBedari@gmail.com

موبائل نمبر: 03313966196

جلد ہفتم شمارہ (۸۶) مئی ۲۰۱۰ء
قیمت: ۱۵ روپے سالانہ: ۲۰۰ روپے

پبلشر محمد موسیٰ بھٹو نے پاکار پرنٹنگ پریس حیدرآباد سے چھپوا کر سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ ۳۰۰-بی لطیف آباد-۴- حیدرآباد سے شائع کیا۔ ٹیلیفون: 3861864 (022)

۵۲

الزام کی کوئی سزا انھیں ملنی چاہیے یا نہیں۔

قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے اُن کی عبادت گاہ میں جانا اگر یہ کوئی جرم ہے تو اب بھی اس جرم کے لیے تیار ہوں۔ قادیانیوں کو ضرور اسلام کی دعوت دیں گے اور مرزا غلام احمد قادیانی کا کفر ثابت کرکے ختم نبوت کا کام کریں گے ان شاء اللہ

صرف اور صرف ایک شرعی ثبوت چاہیے کہ قادیانیوں سے مناظرے کے علاوہ بھی کوئی تعلق رہا ہو عمر بھر کی مہلت ہے اور اگر ایک بھی شرعی ثبوت نہ لا سکیں تو آپ ہی فرمایئے کہ پھر کیا کیا جائے؟ اور جھوٹ کہاں ہے۔

3

آپ نے اسی مصلحت سے عرض کیا تھا کہ آپ واضح فرمادیں کہ صرف ان مخالفین کے الزامات کا جواب دینا ہے یا پھر صرف اپنے عقیدے کو واضح کرنا ہے۔ اس سوال کا جواب نہ ملنے کی وجہ سے اب اپنے عقیدے کی وضاحت کے ساتھ الزامات کا جواب بھی دیا جارہا ہے۔ امید ہے کہ آپ صبر وسکون کے ساتھ ان حقائق کا مطالعہ فرمائیں گے۔

مرزائیت کے الزام کی تاریخ اور حقیقت کا قصہ یوں ہے کہ مولانا محمد عبداللہ صاحب مرحوم خطیب لال مسجد اسلام آباد ہمیشہ یزید کی حمایت اور اہل بیت کی تنقیص کیا کرتے تھے۔ وہ کراچی اور لاہور سے ناصبیوں اور یزیدیوں کی کتاب منگوا کر تقسیم کیا کرتے تھے۔ یہ آنمرحوم پر الزام نہیں ہے بلکہ مولانا مرحوم کا یزیدی ہونا خود انہی کے خطوط اور تحریرات سے، حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی، اپنے ماہنامے "حق چار یار" میں حتمی دلائل کے ساتھ ثابت کرچکے ہیں۔

اپنا کوئی تعلق اور واسطہ بحمد تعالیٰ نہ اس وقت ناصبیت سے تھا اور نہ آج ہے قصہ یوں ہوا کہ ایک مرتبہ مولانا محمد عبداللہ صاحب کو اُن کے موقف کے ناحق ہونے کے دلائل پیش کیے تو وہ ناراض ہو گئے اور آنمرحوم ومغفور نے فرمایا کہ میں تمھیں ایسی دلدل میں پھنساؤں گا کہ قیامت تک یاد کرو گے۔ بس اس کے بعد جہاں کہیں بھی ذکر ہوتا تو فرماتے "میں یہ تو نہیں کہتا کہ یہ شخص قادیانی ہے البتہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ قادیانی ہے" اور کبھی یہ کہتے کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اُن کے تعلقات قادیانیوں کے ساتھ ہیں۔

دیوبندی مولوی ڈاکٹر اسرار احمد کا کہنا ہے کہ معراج کی رات حضور ﷺ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے نہیں گئے، یہ صرف ہماری شاعری میں ہے کہ حضور ﷺ اس سے بھی آگے گزر گئے

معراج النبی

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

ڈاکٹر اسرار احمد

کا ایک جامع خطاب

ترتیب و تسوید:
(شیخ) جمیل الرحمٰن

شائع کردہ:
مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن
۳۶۔ کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون: 5869501

۳۱

عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۝ ﴾ "اور جنت کے داروغہ ان (نکوکاروں) سے کہیں گے کہ سلامتی ہو تم پر، تم بہت خوش بخت رہے، داخل ہو جاؤ اس (جنت) میں ہمیشہ ہمیش کے لئے۔" یہاں نوٹ کر لیجئے کہ احادیث میں معراج کے موقع پر جنت کے مشاہدات کے جو احوال آئے ہیں، وہ جنت وہیں تو ہے۔ ان آیات میں ان احوال کا ذکر نہیں ہے۔

"سدرہ" عربی زبان میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں۔ لفظ "منتہیٰ" "انتہا" سے بنا ہے، جس کا مفہوم وہ جگہ اور مقام ہے جہاں جا کر کوئی چیز ختم ہو جائے۔ یہ "سدرۃ المنتہیٰ" کیا ہے اس کا سمجھنا ہمارے لئے ممکن نہیں۔ اس کے متعلق میں آگے چل کر کچھ عرض کروں گا۔ قرآن مجید نے یہاں ایسا انداز اختیار کیا ہے کہ ہر شخص اس اسلوب سے یہ جان لے کہ یہ میرے فہم سے بالاتر ہے۔ یہ منتہیٰ کس اعتبار سے ہے، اب اس کو سمجھنا چاہئے۔ یہ اس اعتبار سے "منتہیٰ" ہے کہ یہاں سے آگے مخلوق کا گزر نہیں ہے۔ یہ انتہا ہے۔ یہاں سے آگے حضرت جبرائیلؑ بھی نہیں جا سکتے۔ اور نوٹ کیجئے کہ اس سے آگے جانے کا کہیں محمد ﷺ کا بھی ذکر نہیں ہے۔ یہ صرف ہماری شاعری میں ہے کہ حضور اس سے بھی آگے گزر گئے۔ لیکن اس کا قرآن مجید میں اور احادیث شریفہ میں کہیں ذکر نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ بھی یہیں تک گئے ہیں۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھئے کہ اس بارے میں بھی وضاحت آئی ہے کہ وحی الٰہی بھی یہاں نازل ہوتی ہے اور یہاں سے فرشتے لے لیتے ہیں۔ گویا جو چیز بھی عرش الٰہی سے اترتی ہے، وہ بلاواسطہ لوناً یہیں نازل ہوتی ہے۔ اس سے آگے وہ حریم کبریا ہے جس میں مخلوق کا داخلہ ممکن نہیں ہے۔ عالم خلق کی کوئی شے جو بھی اوپر آ سکتی ہے، وہ زیادہ سے زیادہ یہیں تک آ سکتی ہے، اس سے آگے نہیں جا سکتی۔ حضرت جبرائیلؑ کی رسائی بھی یہیں تک ہے۔ لہٰذا نوٹ کیجئے کہ قرآن مجید نے جو ذکر کیا وہ سدرۃ المنتہیٰ کے آگے یا پار کا نہیں کیا، بلکہ فرمایا: ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ۝ عِندَ سِدْرَةِ الْمُنتَهَىٰ ۝﴾

آگے فرمایا: ﴿إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ ۝﴾ "جب کہ اس بیری کے درخت

☆ جبکہ اکابر مفسرین ومحدث فرماتے ہیں۔

تمام مشاہدات کے بعد حضور ﷺ کے عرش معلیٰ پر پہنچے اور سدرۃ المنتہیٰ سے آگے بڑھنے کا مرحلہ آیا۔ جبریل علیہ السلام اس مقام پر رک گئے اور بڑے ادب سے عرض کیا کہ اس سے آگے مجھے بڑھنے کی مجال نہیں۔ اگر میں سوئی کی نوک کے برابر بھی آگے قدم رکھوں تو انوار الٰہی کی تجلیات سے جل کر راکھ ہو جاؤں گا۔ آپ تنہا آگے تشریف لے جایئے۔ حضور ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا "ھل من حاجت ربک" "کیا تیرے دل میں کوئی حاجت اور آرزو ہے جسے میں تیرے رب تک پہنچادوں۔ (سیرت الحلبیہ، جلد2، ص120)

امام شعرانی علیہ الرحمہ "الطبقات الکبریٰ" میں یوں رقم طراز ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نامانوس ماحول اور اجنبیت اور تنہائی کا احساس ہونا ہی تھا کہ میرے کانوں میں ایک دل نواز میٹھی اور سریلی پیار بھری آواز آئی۔ کوئی نرم اور شفقت آمیز لہجے میں کہہ رہا تھا "قف یا محمد ان ربک یصلی" اے محمد ٹھہر جا، تیرا رب تجھ پر صلوٰۃ پڑھ رہا ہے۔ سورۂ نجم کی آیت 8 اور 9 میں ارشاد ہوتا ہے "ثم دنا فتدلی" "پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا" "فکان قاب قوسین او ادنی" "تو اس جلوے اور اس کے محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا اس سے بھی کم (سورۂ نجم، آیت 9-8، پارہ 27)

مفسرین فرماتے ہیں کہ حضورﷺ رب تعالیٰ کے قرب خاص سے مشرف ہوئے۔ رب تعالیٰ اپنے لطف و رحمت کے ساتھ اپنے حبیب سے قریب ہوا اور اس قرب میں زیادتی فرمائی۔ پھر قرب اپنے کمال کو پہنچا اور با ادب احباء میں جو نزدیکی مقصود ہوسکتی ہے، وہ اپنی غایت کو پہنچی (تفسیر خزائن العرفان)

پھر بلا حجاب رب تعالیٰ نے اپنے محبوبﷺ کو اپنا دیدار کرایا، چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونینﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے رب کو دیکھا (بحوالہ: مسند احمد)

اس حدیث شریف کے بارے میں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ خصائص الکبریٰ اور علامہ عبدالرؤف علیہ الرحمہ شرح جامع الصغیر میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار کریمﷺ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دولتِ کلام بخشی اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا، مجھ کو شفاعتِ کبریٰ و حوضِ کوثر سے فضیلت بخشی (بحوالہ: ابن عساکر)

حدیث شریف: طبرانی معجم اوسط میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے بے شک سرکار اعظمﷺ نے دو مرتبہ اپنے رب جلالہ کو دیکھا۔ ایک بار اس آنکھ سے اور ایک مرتبہ دل کی آنکھ سے (طبرانی، معجم اوسط)

عقیدۂ اہلسنت: حضورﷺ کے خصائص سے معراج ہے کہ مسجدِ حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کرسی و عرش تک بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیف حصہ میں مع جسم شریف تشریف لے گئے اور وہ قرب خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر و ملک کو کبھی نہ حاصل ہوا، نہ ہوگا اور جمالِ الٰہی اپنی سر کی آنکھوں سے دیکھا اور کلامِ الٰہی بلا واسطہ سنا اور تمام ملکوت السمٰوٰت والارض کو بالتفصیل ذرہ ذرہ ملاحظہ فرمایا (بہار شریعت حصہ اول)

دیوبندی مولوی یوسف لدھیانوی نے معمولاتِ اہلسنت جن پر اندر رلائن لگی ہیں ان کو بدعت لکھا (معاذ اللہ)

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ (القرآن)

اِختلافِ اُمّت اور صِراطِ مُستقیم

حصہ اوّل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

طاہر بک ہاؤس
پریڈی اسٹریٹ صدر کراچی
فون 2263305

مکتبہ لدھیانوی

قرار دیا ہے، تمام اہلِ سنت کو ان سے پرہیز کرنا ضروری ہے! اور جو لوگ یہ بدعتیں کرتے ہیں، وہ اہلِ سنت نہیں بلکہ "اہلِ بدعت" ہیں۔ قبروں پر دھوم دھام سے میلے کرنا، پختہ قبریں بنانا، قبے بنانا، ان پر چادریں چڑھانا، ان کو سجدہ کرنا، ان کا طواف کرنا، ان کے سامنے نیت باندھ کر کھڑے ہونا، ان کو چومنا، چاٹنا، آنکھیں ملنا، ان پر نذر و نیاز دینا، اور گلگے وغیرہ چڑھانا، بزرگوں کا عرس کرنا، ان کی قبروں پر میلے لگانا، ڈوم اور کچنیوں کو بلانا اور طرح طرح کے کھیل تماشے کرنا، بزرگوں کی منتیں ماننا، ان کے نام کے چڑھاوے چڑھانا، ان سے دعائیں مانگنا، ان کی قبروں پر چراغاں کرنا، مجاور بن کر بیٹھنا، ۱۲ ربیع الاول کو "عید میلاد" منانا، اس موقع پر چراغاں کرنا، محفلِ میلاد میں من گھڑت روایتیں سنانا، غلط سلط نعت خوانی کرنا، جلوس نکالنا، روضہ شریف کی شبیہ بنانا، بیت اللہ شریف کی شبیہ بنانا، اذان و اقامت میں انگوٹھے چومنا، مل کر زور زور سے ذکر کرنا جس سے نمازیوں کی نماز میں خلل ہو، قد قامت الصلوٰۃ سے پہلے کھڑے ہونے کو بُرا سمجھنا، نمازوں کے بعد مصافحے کرنا، اذان سے پہلے درود و سلام پڑھنا، گیارہویں دینا، کھانے پر ختم پڑھنا، تیجا، نواں، دسواں، بیسواں، چالیسواں کرنا، برسی منانا، ایصالِ ثواب کے لئے خاص خاص صورتیں تجویز کرنا اور ان کی پابندی کو ضروری سمجھنا، محرم میں ماتم کرنا، تعزیہ نکالنا، علَم اور دُلدُل نکالنا، سبیلیں لگانا، مرثیے پڑھنا، قرآن مجید پڑھنے پر اُجرت لینا، قبر پر اذان کہنا، مُردہ بخشوانے کے لئے حیلہ اسقاط کرنا، قبروں میں غلہ لے جانا، قُل کرنا وغیرہ وغیرہ۔

حق تعالیٰ شانہ سب مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنے اور تمام بدعات سے بچنے کی توفیق بخشے اور قیامت کے دن مجھے، آپ کو اور تمام مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت و معیت نصیب فرمائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ!

محمد یوسف لدھیانوی

۱۳۹۹/۶/۲۲ھ

☆ بدعت کی تسبیح پڑھتے ہوئے مستحب کاموں کو بھی بدعت قرار دینا یہ اپنے طور پر شریعت بنانا ہے جو کہ حرام ہے بہرحال جو خرافات ہیں وہ ہمارے نزدیک بھی ناجائز ہیں، مگر ان کی آڑ میں صحیح معمولات کو بدعت لکھنا سراسر جہالت ہے

دیوبندی مفتیوں کے نزدیک اہلسنت وجماعت سنی بریلوی بدعقیدہ، گمراہ اور اہل بدعت ہیں (معاذ اللہ)

ادیانِ باطلہ اور صراطِ مستقیم

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب
مہتمم جامعہ بنوریہ عالمیہ

بیت الاشاعت کراچی
0321-7556284

فرقہ بریلوی کے بارے میں اہل فتاویٰ کی آراء

❶ مفتی اعظم ہند، مولانا محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ:

فتاویٰ محمودیہ میں ہے کہ آواز بلند کر کے پڑھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ خود حضور ﷺ یہاں حاضر وناظر ہیں۔ اور بلا واسطہ سنتے ہیں یہ عقیدہ غلط ہے اور اس سے توبہ کرنا لازم ہے۔ (۱)

❷ جامعہ خیر المدارس ملتان کا فتویٰ:

بریلوی فرقہ جس کے عقائد مندرجہ بالا بیان کئے گئے ہیں اہل سنت والجماعت سے خارج ہیں ان کے اہل بدعت داخل ہوئی ہونے میں کلام نہیں۔ لیکن اس فرقے کے تمام افراد پر مجموعی طور پر کافر اور مشرک ہونے کا فتویٰ علماء اہل سنت والجماعت نے نہیں لگایا۔ البتہ خصوصی افراد جن سے صراحۃً کلمات کفر سرزد ہوں اور ان کی کوئی صحیح تاویل نہ ہو سکتی ہو اور وہ کفریہ معانی پر جمے ہوئے ہوں ایسے لوگ کافر ہو جائیں گے۔ (فقط واللہ تعالیٰ اعلم)

❸ صاحب مجموعۃ الفتاویٰ کی رائے:

ایسے شخص کا عقیدہ فاسد ہے، بلکہ کفر کا خوف ہے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھیے۔ (۲)

(۱) فتاوی محمودیہ: ۱/۱۰۷
(۲) مجموعۃ الفتاوی مصنف مولانا عبدالحی: ص ۴۶

دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں مصیبت کے وقت
”یارسول اللہ“ کہنا کفر لکھا

یا حی　　　برحمتک نستغیث　　　یا قیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اس میں اہم اور ضروری مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہلِ سنّت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
ناظم جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۵ ۰ ۰ ۷۴

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

(۵)

اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی انسان ”جن، فرشتہ، نبی یا ولی کو یہ سمجھے کہ وہ مشکل سے نجات دے سکتے ہیں اور حاجت پوری کر سکتے ہیں۔ اولاد دے سکتے ہیں تو یہ شرک ہے اور ایسے آدمی کو مشرک کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو شرک ناپسند ہے۔ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ بخش سکتے ہیں لیکن شرک کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔ شرک کرنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے۔ مسلمان نہیں رہتا وہ دوزخ میں جائیگا۔

پیارے بچو!

بعض جاہل مصیبت میں ”یا علی مدد“ ”یا غوث اعظم“ ”یارسول اللہ“ پکارتے ہیں یہ کفر ہے حالانکہ یا اللہ مدد کہنا ضروری ہے کیونکہ مدد تو اللہ تعالیٰ ہی کر سکتے ہیں اسی لیے ہر نماز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت ہوتی ہے اس میں ایاك نستعین پڑھ کر اقرار کرتے ہیں کہ اے اللہ ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں یعنی تیرے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ حضرت علیؓ بھی نماز میں اسی طرح مدد مانگتے تھے جو خود محتاج ہو وہ کسی کی مدد کیا کر سکتا ہے۔؟

پیارے بچو!

☆ بعض لوگ کاروبار میں نقصان یا اولاد نہ ہونے، مصیبت اور

دیوبندی مفتی کا اکابر علمائے اسلام کے خلاف فتویٰ:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے"

یا حی برحمتک نستغیث یا قیوم

اس کتاب کا مطالعہ ہر چھوٹے بڑے اور عام مسلمان کیلئے ضروری ہے
☆ اس میں اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں ☆

عقیدہ اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان - رئیس: دار الافتاء
خطیب: جامع مسجد [illegible] (ٹرسٹ)
[illegible] کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر [illegible]

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی - فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

(۸)

مثال کے طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے نبی تھے اور انھوں نے اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چلادی۔ اگر انھیں علم غیب ہوتا کہ وہ ذبح نہیں ہونگے تو وہ چھری کیوں چلاتے اور چھری پر غصہ کیوں کرتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انھیں علم نہیں تھا۔ اسی لیے غیر مسلم، بریلوی لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں کہ تمھارا عقیدہ کیا ہے؟ تمھارے نبی بھی ڈرامہ کرتے ہیں جھوٹ موٹ کام کرتے ہیں اسی طرح ہمارے نبی ہے۔ بعض کافروں نے سازش کر کے ستر صحابہ کو تبلیغ کے بہانے لے جاکر شہید کردیا۔ اگر نبی پاک کو علم غیب ہوتا تو کبھی نہ بھیجتے۔ اور اپنے صحابہ کو قتل نہ کراتے اس سے معلوم ہوا کہ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے۔ اور سب سے زیادہ علم اللہ نے ہمارے نبی کو دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی ہر جگہ موجود ہیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضے میں آرام فرما ہیں۔ اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے۔

پیارے بچو!

یااللہ کا ورد کثرت سے کرنا چاہیے۔ بس زبان پر یا حی یاقیوم۔ جاری کرلو۔

جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولویوں ہی کی کتابوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کا تصرف ثابت ہے، کیا یہ منافقت نہیں؟

دیوبندی مولوی نے اللہ تعالیٰ کی طرف یہ جھوٹے الفاظ منسوب کیے کہ آپ ﷺ کی مرضی نہیں چلے گی، کیا یہ گستاخی نہیں؟

عقیدہ
اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد نعیم فاروقی

ترتیب جدید

(۱۶)

اللہ تعالیٰ نے بشریت میں رکھی ہیں، قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے بشر ہونے کا اعلان یوں کیا۔

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔ اے محبوب آپ اعلان کر دیں کہ میں تم جیسا بشر ہوں!

پیارے بچو!

نبی اللہ کا محبوب ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ خدا کو کسی سے پیار نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے برابر کوئی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ مختار کل ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اگر چاہے تو کسی کی بات مانے نہ چاہے تو نہ مانے۔ حضور چاہتے تھے کہ ان کا چچا ابو طالب ایمان لے آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے نہیں مانا۔ اور فرمایا ہدایت میری مرضی سے حاصل ہوتی ہے آپ کی مرضی نہیں چلے گی۔

پیارے بچو!

نبی بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔ وہ خود بھی اللہ تعالیٰ کے محتاج ہوتے ہیں اس لیے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا

☆ اصل حکم یہ تھا کہ اے محبوب ﷺ! ان کے ایمان نہ لانے پر آپ رنجیدہ نہ ہوں، آپ کا کام دعوت دینا ہے، ہدایت دینا میرا کام ہے۔ (آپ کی مرضی نہیں چلے گی۔ یہ الفاظ دیوبندی مفتی نے اپنی طرف بغض وعداوت میں استعمال کیے ہیں)

دیوبندی مفتی نے واضح الفاظ میں سبز پگڑی والے یعنی دعوتِ اسلامی والوں کو دھوکے اور ایمان بگاڑنے والا قرار دیا

عقیدہ
اہل سنّت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی

ترتیب جدید

(۲۰)

محبت کرنا ضروری ہے اسی طرح نقلی اور بے ہودہ پیروں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ بعض لوگ کالے پیلے کپڑے پہن کر بیٹھ جاتے ہیں نہ نماز نہ روزہ صرف ہاتھوں میں کڑے اور یا علی مدد کا نعرہ لگاتے پھرتے ہیں چرس اور بھنگ پی کر مزاروں کے آس پاس پڑے رہتے ہیں لوگ ان کو ملنگ کہتے ہیں اور ان کو بزرگ اور پہنچا ہوا ولی سمجھتے ہیں۔

پیارے بچو!

ایسے ملنگ بزرگ نہیں بلکہ شیطان ہوتے ہیں اور لوگوں کا ایمان خراب کرتے ہیں اور جو لوگ پیری مریدی کے بہانے سے لوگوں سے روپیہ بٹورتے ہیں کبھی نذر کبھی نیاز کے بہانے کبھی تعویذ گنڈے کر کے لوگوں کا مال کھاتے ہیں، جادو ٹونے بھی کرتے ہیں ان لوگوں سے بچنا ضروری ہیں اور جادو کرنا سفلی علم وغیرہ سب کفر ہے ایسا کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ شیعہ لوگ اکثر جادو اور سفلی علم کا کاروبار کرتے ہیں آج کل لوگ جہالت کی وجہ سے ملنگوں اور بابوں کو بھی بزرگ سمجھ لیتے ہیں اور آجکل

(۲۱)

ہرے رنگ کی پگڑی پہن کر بھی لوگوں کو دھوکا دیتے پھرتے ہیں ان سے بھی دور رہنا چاہئے اس لیے کہ یہ بھی ایمان بگاڑتے ہیں۔

پیارے بچو!

سچے بزرگوں اور اللہ والوں کو تلاش کرنا ضروری ہے۔ ان سے محبت کرنا اور ان کے حکم پر عمل بھی ضروری ہے۔

بزرگوں کو ماننا اور ان سے سچی محبت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو اعمال اور ریاضت کر کے وہ لوگ اللہ کے دوست بنے اور اپنے خدا کو خوش کر دیا۔ وہ کام اور نیک اعمال ہمیں بھی کرنے چاہئیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے بھی خوش ہو جائیں۔ یہ طریقہ ہے بزرگوں کے ماننے کا۔

پیارے بچو!

آج کل شیطانی خیالات غالب ہونے کی وجہ سے لوگ ہر کام میں غلط طور پر آسانی تلاش کرتے ہیں اسی طرح دین کے معاملے میں بھی یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں کوئی محنت بھی نہ کرنی پڑے اور اللہ تعالیٰ ہمیں جنت عطا کر دیں

دیوبندی مفتی نے ایصال ثواب کی محافلوں، تیجہ، دسواں اور چہلم کو ہندو مذہب کی رسم قرار دے دیا (معاذ اللہ)

یا حی — برحمتک نستغیث — یا قیوم

عقیدہ اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)

فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ

☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

(۳۰)

میت کا تیجہ:

پیارے بچو!

میت کا تیجہ، دسواں چالیسواں وغیرہ تمام رسومات ہندو مذہب کی ہیں۔ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ نہ دادا کا تیجہ کیا نہ چچا کا نہ بیٹے کا نہ بیٹیوں کا نہ بیویوں کا اور ایسا ہی صحابہ کرام نے آپ ﷺ کا تیجہ وغیرہ کیا نہ ابوبکرؓ کا کسی نے کیا نہ عمر فاروقؓ کا وغیرہ تو معلوم ہوا کہ یہ بدعت اور گمراہی ہے۔ اگر یہ نیکی ہوتی تو حضور خود کرتے پھر ابوبکرؓ و عمرؓ بھی یہ کام کرتے۔ اسی طرح پیران پیر عبد القادر جیلانی نے اپنے اولاد کا تیجہ نہیں کیا اور نہ ان کے مریدوں نے ان کا تیجہ و چالیسوں کیا اگر یہ رسمیں اسلامی ہوتیں تو یہ تمام بزرگ ضرور کرتے اسلیے اس ہندو رسم کو چھوڑنا چاہیے۔ قرآن خوانی اور ایصال ثواب ہمیشہ کرتے رہنا چاہیے۔ جب بھی موقع اور وقت ہو اپنے بزرگوں کو قرآن پڑھ کر بخش دیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں یہی نبی کا طریقہ ہے۔

☆ حالانکہ تیجہ، دسواں، چہلم اور برسی منعقد کرنے کا مقصد صرف اور صرف ایصال ثواب کرنا ہے۔

دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں گیارہویں شریف کو جاہلانہ رسم اور گناہ لکھا

یا حی برحمتك نستغيث یاقیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اسمیں اجمالی اہم مسائل آسان انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۵

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

(۲۲)

اگر کسی کے گھر میت ہو جائے تو رشتہ دار یا ہمسایوں کو چاہئیے کہ ان کے گھر کھانا پکا کر پہنچائیں کیونکہ غمی کی وجہ سے انکو پکانا دشوار ہوگا اور اب لوگوں نے میت کے گھر خود کھانا شروع کر دیا اور میت والے برات کے برابر کھانا بھی تیار کرتے ہیں۔ میت سے فراغت سے پہلے کھانے کی فکر ہوتی ہے۔ یہ بڑا گناہ ہے ایسا کھانا ناجائز ہے اس رسم کو توڑنا ثواب ہے۔

گیارہویں شریف:

یہ رسم جہالت اور گناہ ہے۔ نذر نیاز صرف اللہ کے نام کی ہوتی ہے۔ پیران پیر یا کسی اور بزرگ نے اپنے نام کی گیارہویں یا نذر ماننے کا حکم نہیں دیا کیونکہ یہ شرک اور بدترین گناہ ہے۔ بزرگان دین اسکو حرام سمجھتے ہیں۔ ہاں کسی دن بھی خیرات کر کے بزرگوں کی ارواح کو ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ کوئی خاص دن مقرر کرنا جائز نہیں لہذا سب کو یہ غیر اسلامی کام چھوڑ دینا چاہیئے

جبکہ گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبد الحق دہلوی اپنی کتاب "ماثبت من السنۃ" میں لکھتے ہیں کہ ہمارے اکابر گیارہویں کرتے تھے۔ دیوبندی مفتی کے جہالت اور گناہ کے فتوے نے شاہ عبد الحق محدث دہلوی اور اکابر علماء کو بھی لپیٹ میں لے لیا، یہ ہے دیوبندی مفتی کی جہالت اور گمراہی ہے

دیوبندی مفتی نے بغیر تحقیق کیے کونڈے کی رسم کو کافرانہ رسم قرار دیا (معاذ اللہ)

عقیدہ

اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)

فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء۔

خطیب جامع مسجد رحمانیہ (اسٹ)

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی

☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

۲۳

کونڈے کی رسم:

پیارے بھوا! یہ رسم شیعوں کی ہے۔ جو کافرانہ ہے اب بعض سنی گھرانوں میں بھی شیعوں کی دیکھا دیکھی ہوتی ہے۔ یہ ۲۲ رجب کو ہوتی ہے۔ شیعہ لوگ سنیوں کو دھوکہ دینے کیلئے کہہ دیتے ہیں کہ اس کا حکم امام جعفر نے دیا۔ حالانکہ نہ یہ امام جعفر کی پیدائش کا دن ہے۔ نہ وفات کا دن۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ حقیقت میں اس دن شیعہ ہمارے حضور ﷺ کے پیارے برادر نسبتی سیدنا امیر معاویہؓ کی وفات پر چھپ کر خوشی مناتے تھے۔ تاکہ سنیوں کو پتہ نہ چلے۔ جب سنیوں کو پتہ چلا تو کہہ دیا کہ یہ تو ہم حضرت جعفر کا دن مناتے ہیں۔ اس میں جو کہانی سنی سنائی جاتی ہے سب جھوٹ ہیں۔ اگر تمام سنیوں کو اس بات کا علم ہو جائے اور آپ سب کو بتادیں تو اس بری رسم کا خاتمہ ہو جائیگا۔ کوئی سنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر نسبتی کی وفات پر خوشی کیسے کر سکتا ہے یہ تو دشمنوں کا کام ہے۔

☆ کونڈے کے جائز ہونے پر علمائے اہلسنت نے کافی کتابیں لکھی ہیں۔ ہم امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خوشی نہیں مناتے بلکہ امیر معاویہ اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما دونوں کے ایصال ثواب کے لئے کھیر پوری پکا کر کھلاتے ہیں اور فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔

دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں انگوٹھے چومنے کو بدعت لکھا ہے

یاحی برحمتك نستغيث یاقیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ انمیں انتہائی اہم مسائل آسان انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہلِ سنّت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم۔اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ وفیض: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر۳، کراچی نمبر ۵۰۰۰۰۔

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

٥٣

(جیسا کہ آج بھی اکثر لوگ چلے جاتے ہیں) اور کسی نے جمعہ کے بعد سلام نہیں پڑھا تو جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ بدعتی اور گمراہ ہیں بھلا ایک کام نہ نبی کرے نہ صحابی تو کیسے جائز ہوگا؟

ہمارے پیارے نبی نے تو سلام بیٹھ کر پڑھنے کا حکم دیا فرمایا کہ التحیات میں بیٹھ کر سلام پڑھو یہی ادب ہے۔ ہم نبی کا سلام پڑھتے ہیں اور جاہل لوگ بریلی کا سلام پڑھتے ہیں بریلی کا سلام کھڑے ہو کر ہے مدینہ والے کا سلام بیٹھ کر ہے تو سچا کون سا سلام ہے؟ مدینے والے نبی کا۔

انگوٹھے چومنا:

بعض جاہل حضور کا نام آنے پر یا اذان تکبیر وغیرہ میں انگوٹھے چومتے ہیں یہ بالکل غلط ہے ہمارے نبی نے اس کا حکم نہیں دیا بلکہ ہمارے نبی کا فرمان تو یہ ہے جب میرا نام آئے تو درود پڑھا کرو یعنی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا ضروری ہے۔ تو معلوم ہوا کہ درود پڑھنا ثواب، انگوٹھے چومنا بدعت ہے اس

☆ جبکہ حدیث شریف ملاحظہ ہو: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اذان میں آپ ﷺ کا نام سن کر اپنے انگوٹھوں کو (چوم کر) اپنی آنکھوں پر پھیرا اور کہا "قرۃ عینی بک یا رسول اللہ" یا رسول اللہ ﷺ آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں" جب اذان ختم ہوئی تو سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوبکر! جو تمہاری طرح میرا نام سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر پھیرے اور جو تم نے کہا، وہ کہے، اللہ تعالیٰ اس کے تمام نئے، پرانے، ظاہر و باطن گناہ معاف فرمائے گا (تفسیر روح البیان، جلد چہارم، ص 648)

فقہ حنفی کی مستند کتب شرح وقایہ، رد المحتار شرح درمختار جلد اول، باب الاذان، ص 267، اور طحطاوی علی مراقی الفلاح میں انگوٹھے چومنے کو مستحب لکھا ہے۔

دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" کہنے کو جہالت وحماقت لکھا

یا حی — برحمتك نستغیث — یا قیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اسے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اس میں اجمالی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہل سنت والجماعة

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی [illegible] (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رفیق: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
[illegible] جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳ کراچی نمبر [illegible]

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

۵۵

لیے یہ چھوڑ دینا چاہیے۔ صحابۂ کرام نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا ورنہ یہ عام بات ہوتی محدثین اور ائمہ مجتہدین سے بھی ایسا عمل ثابت نہیں۔

اصلی درود شریف:

پیارے بچو! سب سے افضل درود شریف درود ابراہیمی ہے جو ہم التحیات کے بعد نماز میں پڑھتے ہیں۔ اس سے زیادہ مرتبہ کسی درود کا نہیں۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے اسی درود (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی الخ۔) کو نماز میں مقرر فرمایا۔ آج بعض جاہلوں نے مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے نقلی درود بنالیے ہیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو درود افضل بتاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تو حضور کی زندگی میں آپ کو ادب سے سلام کرنے کا طریقہ تھا یا اب روضۂ نبی پر حاضری کے وقت اسطرح سلام کیا جاتا ہے اس لیے کہ نبی وہاں موجود ہیں لیکن یہاں کہنا تو جہالت اور حماقت ہے **بچو!** ایک غلط بات اب یہ بھی بعض لوگ کرتے ہیں کہ شمال کی طرف منہ کر کے

دیوبندی مفتی نے مدینہ منورہ کی طرف رخ کر کے درود وسلام پڑھنے کو گناہ اور بدعت قرار دیا (معاذاللہ)

یاحی برحمتک نستغیث یاقیوم

اس کتاب کا پڑھنا اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اکثر بنیادی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رفیق: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (رسٹ)
قاسم جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۔۔۔

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

(۵۹)

درود پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مدینہ کی طرف منہ کرنا ثواب ہے۔

پیارے بچو!

یہ بات بالکل گمراہی اور بدعت ہے۔ کیونکہ کسی صحابی رسول نے مدینہ سے باہر مکہ مکرمہ میں بھی مدینہ کی طرف منہ کر کے درود نہیں پڑھا۔ یہ مسئلہ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے صرف نماز میں بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم فرمایا باقی کسی عبادت کے لیے رخ مقرر کرنا فرض یا سنت نہیں۔

بدعتی لوگوں کو نبی کے حکم کے خلاف محبت جتلانے کا شوق ہے تاکہ نبی کی امت میں تفرقہ پیدا ہو۔ اس لیے ایسے لوگوں سے جو دین میں زیادتی کر کے دین کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں اُس سے بچنا چاہیے۔

درود شریف پڑھتے وقت شمال (مدینہ) کی طرف منہ کرنے کا حکم ہمارے نبی نے نہیں دیا ایسا کرنا گناہ اور بدعت ہے۔

مسئلہ: مسجد میں نماز سے پہلے یقین کر لینا چاہیے کہ امام بدمذہب بدعتی نہ ہو۔ کیونکہ شیعہ قادیانی وغیرہ کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ امام صحیح العقیدہ اہلسنت والجماعت ہونا ضروری ہے

دیوبندی مفتی نے مستند درود لکھی اور دعائے گنج العرش کو بغیر تحقیق کے جعلی قرار دے دیا (معاذ اللہ)

یاحی — برحمتک نستغیث — یاقیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اس میں چالیس اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہلِ سنّت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رفیق: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۵

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

۵۸

صفات بنادیا جائے تو یہ مقام خدا میں خیانت ہوگی اور یہ کفر ہے۔ ایسی نعتوں سے مدینہ والے کی روح کو تکلیف ہوتی ہے لہٰذا ایسی نعت بازی سے پرہیز ضروری ہے۔ آج کل تو ایک نیا ڈیزائن نعت بازی کا یہ ہے کہ پوری رات گانے کی دھنوں اور طرز وں پر نعتیں پڑھی جاتی ہے اس طرح نعتیں پڑھنا حرام ہے۔ پھر ساری رات اللہ کی مخلوق بچے، بوڑھے، بیمار سب آواز سے پریشان ہوتے ہیں۔ یہ ایذاء مسلم ہے جو کبیرہ گناہ ہے۔

درود لکھی، گنج العرش:

یہودی لالچی اور شیعہ فرقے قرآن کی تلاوت چھڑوانے کے لیے بہت سی دعائیں چھاپ کر مفت بانٹتے ہیں اور بڑی بڑی برکتیں اور فضائل لکھ دیتے ہیں جب کہ ان کی کوئی سند نہیں ہوتی مثلاً درود لکھی، دعائے گنج العرش وغیرہ سب جعلی ہیں ان کے بجائے قرآن کی تلاوت کرنی چاہیے۔

پیارے بچو!

قرآن پاک اللہ کا کلام ہے اس کے برابر کسی کا کلام نہیں ہو سکتا

ڈاکٹر اسرار احمد کی ہرزہ سرائی

ڈاکٹر اسرار احمد نے 12 جون کو نشر ہونے والے سورۃ النساء کی آیت نمبر 43 کے درس کے ضمن میں QTV پر ایک واقعہ کاذکر کرتے ہوئے کہا کہ:

''شراب کی حرمت سے پہلے ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان کی دعوت کر رکھی تھی، جس میں مے نوشی کا بھی انتظام تھا۔ جب یہ سب حضرات کھا پی چکے تو مغرب کی نماز کا وقت ہوگیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امام بنادیا گیا۔ اس سے نماز میں قل یاایھا الکٰفرون کی تلاوت میں بوجہ نشہ سخت غلطی ہوگئی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

یہ حدیث شریف ترمذی اور ابوداؤد شریف میں ہے۔ حدیث شریف اپنی جگہ ہے مگر ہمارے چند سوالات ڈاکٹر اسرار احمد سے ہیں

سوال نمبر 1: یہ حدیث شریف اپنی جگہ ہے مگر اس حدیث شریف کو سورۃ النساء کے ضمن میں بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی جبکہ یہ واقعہ شراب کی حرمت سے پہلے کا ہے؟

سوال نمبر 2: حدیث شریف بیان کرکے آپ نے اپنی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات پر گستاخانہ تبصرہ کیوں کیا؟

سوال نمبر 3: امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے بھی اس حدیث شریف کو نقل کیا مگر اس پر محدث ہونے کے باوجود اپنی طرف سے کوئی گستاخانہ تبصرہ نہیں کیا؟

سوال نمبر 4: ڈاکٹر اسرار احمد قرآن کی تفسیر بیان کرتے ہیں اور احادیث پر تبصرہ کرتے ہیں، کیا ان کے پاس مفسر قرآن اور شیخ الحدیث ہونے کی کوئی سند ہے؟

سوال نمبر 5: آج اسرار احمد صاحب نے مذکورہ حدیث بیان کرکے اس پر اپنی طرف سے تبصرہ کیا۔ کیا وہ آئندہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے رجم والے واقعات پر بھی گستاخانہ تبصرے کریں گے؟

سوال نمبر 6: سامنے والے صفحہ پر تنظیم اسلامی کے دفتر سے شائع کی گئی پریس ریلیز اسکین شدہ آپ کے سامنے ہے۔ پریس ریلیز 18-6-08 کو شائع ہوئی جبکہ گستاخی 12-6-08 کو کی۔ درمیان کے پانچ دن ڈاکٹر اسرار احمد اپنے گستاخانہ کلمات پر اڑے رہے۔ پھر ایک طبقہ کے شدید احتجاج اور دباؤ کے باوجود انہوں نے صرف وضاحت نامہ شائع کیا جوکہ کہیں سے بھی توبہ نامہ نہیں ہے کیا ایسی وضاحت قابل قبول ہوسکتی ہے؟

سوال نمبر 7: ڈاکٹر اسرار احمد کے وضاحت نامہ کے الفاظ جوکہ سامنے اسکین کئے ہوئے ہیں وہ یہ ہیں:

''بہرحال میرے نزدیک حضرت علی یا دوسرے جلیل القدر صحابہ کرام کی محبت اور عقیدت ہر مسلمان پر لازم ہے اور میں بھی ان کی جناب میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ تاہم میرے بیان سے اگر کچھ حضرات کے جذبات کو ٹھیس لگی ہے تو میں ان سے معذرت خواہ ہوں''

محترم قارئین کرام! آپ نے ڈاکٹر اسرار احمد کے وضاحت نامہ کے الفاظ ملاحظہ کئے۔ اس میں کہیں بھی توبہ کا ذکر نہیں ہے۔ انہوں نے جو معذرت بھی کی ہے وہ بھی ان لوگوں سے کی ہے جن کی دل آزاری ہوئی ہے۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے کہ شان صحابہ میں گستاخی کرنے پر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے۔

لہذا ڈاکٹر اسرار احمد کی لوگوں سے معذرت واضح کررہی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ڈر سے توبہ نہیں کی بلکہ دباؤ کا شکار ہوکر دباؤ ڈالنے والوں سے معذرت کی ہے۔ کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہے؟

ڈاکٹر اسرار احمد اس حدیث کو پڑھ کر اپنے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کریں۔

حدیث شریف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کی شان میں بکواس کرتے ہیں تو کہو کہ تمہاری اس بکواس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو (بحوالہ: ترمذی شریف جلد دوم)

غیرت ایمانی کا تقاضا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے رب کی بارگاہ میں توبہ کریں اور کیو ٹی وی کے مالکان سے بھی گزارش ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے خطابات نشر نہ کریں ورنہ گستاخوں کے ساتھ ساتھ کیو ٹی کے ذمہ داران بھی جوابدہ ہوں گے۔

مسلمانوں کی وہ ادا، جسے دیکھ کر شرمائیں یہود

36-k، ماڈل ٹاؤن لاہور۔ فون 3-5869501 فیکس 5834000

E-mail markaz@tanzeem.org, Website:www.tanzeem.org

پریس ریلیز

18-06-2008

تنظیم اسلامی کے دفتر سے شائع کی گئی پریس ریلیز جسے معذرت نامہ کہا گیا

کیوٹی وی (QTV) پر میرے 12 جون کو نشر ہونے والے سورۃ النساء کی آیت نمبر 43 کے درس کے ضمن میں جس واقعہ کا ذکر ہوا اس کا تذکرہ تفسیر ابن کثیر میں بھی ہے اور تفسیر ابن جریر میں بھی، مزید براں یہ سنن ابی داؤد میں بھی مذکور ہے اور جامع ترمذی میں بھی اور اسے دور حاضر کے محدث اعظم علامہ ناصر الدین البانی نے بھی اپنی تالیف "**مجموعة احادیث الصحیحة**" میں شامل کیا ہے اور عہد حاضر کے اہم مفسر قرآن مولانا مفتی محمد شفیع نے بھی اسے سورۃ النساء کی آیت 43 کے شان نزول کے ضمن میں ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ:

"ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ مذکور ہے کہ شراب کی حرمت سے پہلے ایک دفعہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بعض صحابہ کرام کو دعوت کر رکھی تھی۔ جس میں مے نوشی کا بھی اہتمام تھا۔ جب یہ سب حضرات کھا پی چکے تو مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امام بنا دیا گیا۔ ان سے نماز میں "**قل یاایها الکفرون**" کی تلاوت میں بوجہ نشہ سخت غلطی ہوگئی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی" (معارف القرآن جلد دوم ص 422)

غالباً اسی سے ملتی جلتی کوئی بات میں نے کہی ہوگی جس پر ناپسندیدگی یا بیزاری کا اظہار ہو رہا ہے حالانکہ اس سے ہرگز نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کوئی حرف آتا ہے نہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر اس لئے کہ یہ واقعہ حرمت شراب کے آخری اور قطعی حکم سے پہلے کا ہے۔ جو سورۃ المائدہ کی آیات نمبر 90 تا 92 میں نازل ہوا اور وہیں آیت نمبر 93 میں یہ وضاحت موجود ہے کہ کسی شے کی حرمت کے قطعی اور حتمی حکم سے قبل اہل ایمان نے جو کھایا پیا ہو اس پر کوئی گرفت نہیں ہوگی۔

بہرحال میرے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ یا دوسرے جلیل القدر صحابہ کرام کی محبت اور عقیدت ہر مسلمان پر لازم ہے اور میں بھی ان کی جناب میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ تاہم میرے بیان سے اگر کچھ حضرات کے جذبات کو ٹھیس لگی ہے تو میں ان سے معذرت خواہ ہوں۔ اللہ ہم سب کو حق بات سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین!

ڈاکٹر اسرار احمد

(بانی تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت)

تبلیغی جماعت کے مولوی طارق جمیل کی حضرت عمر کی شان میں گستاخی

کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاس

بیاناتِ جمیل

مبلغ اسلام حضرت مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہ

جلد دوم

تقاریر کا حسین مجموعہ

مرتب: قاری محمد احمد

فاضل علوم اسلامیہ و شرقیہ

خطیب جامع مسجد سکندر خان لاہور صدر

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

پاکیزہ راستہ — 80

میرے بھائیو!

اپنا ماضی پڑھو۔ جنگ والے وقت ہی پڑھ پڑھ کے ہماری کشتیاں ادب گئیں۔ ڈائجسٹ اور ناول پڑھ پڑھ کے ہماری کشتیاں ادب گئیں۔ ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ﴾ اللہ نے بڑھیا کی سن لی جو پاس بیٹھا تھا۔ ﴿قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾ اس جملے کو اتنا لمبا کیا ہے خولہ کی عزت بڑھانے کے لیے۔

پہلے ہم لقب نہیں لگاتے: حضرت مولانا علامہ۔ یہ لقب لگاتے ہیں جناب ڈاکٹر فلاں جناب۔

یہ ﴿قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾ یہ سارے کا سارا خولہ کی عزت کو بڑھانے کے لیے بولا جا رہا ہے۔ سن لیا اس کے رب نے اس بندی کا گلہ اور شکوہ جو خاوند کا قصہ لے کر آئی تھی اور اللہ کا نبی (ﷺ) کہہ رہا تھا طلاق ہو گئی۔ جھگڑا ہو رہا تھا۔

﴿وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ﴾ اور پھر اس نے اللہ کو کہا یا اللہ! یہ نہیں مانتا تو تو سن۔

﴿وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا﴾ اور تمہارا رب تمہارا سارا مناظرہ دیکھ رہا تھا۔ آپ انکار، وہ اقرار۔ میں آج کے بعد فیصلہ کرتا ہوں یہ طلاق کوئی طلاق نہیں۔

﴿الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنكُم مِّن نِّسَائِهِم مَّا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا وَإِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ﴾

اللہ نے اس طلاق کو ختم کر دیا۔ جرمانہ لگا ساٹھ روزے رکھو یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا ایک غلام آزاد کرو تو بیوی حلال ہو گی۔ ایک عورت کی پکار نے عرش ہلا دیا۔ قرآن اتروا دیا۔

یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں بیٹھنے سے پاکیزگی آئی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سیدہ خولہ کا اعزاز و اکرام کرنا:

حضرت عمر جا رہے تھے۔ ایک بڑھیا نے پکارا: امیر المومنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے تو اس بڑھیا نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ لیے گی۔ ایک زمانہ تھا تو عمری عمری

پاکیزہ راستہ — 83

کہتا تھا۔ وہ عورت کہنے لگی ایک ... [illegible] ... امیر المومنین بن گیا۔ اللہ سے ڈر کے رہا کر۔ تو حضرت عمر ایسے نیچی نگاہ کیے سن رہے ایسے سن رہے۔ جب وہ بڑھیا چلی گئی تو لوگوں نے کہا امیر المومنین اس بڑھیا کی خاطر آپ کھڑے ہو گئے۔ کہا، ارے ارے بدو! پتہ بھی ہے یہ کون ہے؟ یہ وہ ہے جس کی فریاد رب نے عرش پر سنی، عمر کیسے نہ سنتا۔ یہ خولہ ہے خولہ۔ خولہ بنت ثعلبہ۔

دلوں کی پاکیزگی:

بھائیو!

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی وہ صابن ہے جو روحوں کو دھو دیتا ہے۔ یہ وہ رب ہے جو جسم کی زندگی سے گناہوں کے میل کو نکال دیتا ہے۔ یہ وہ پیغام زندگی ہے جو زندگی کو زندگی بخشتا ہے۔

آج ہم زندہ ہوتے ہوئے بھی مردہ ہیں۔ ہمارے دل ہمارے جسموں کے قبرستان ہیں۔ مردہ دل لیے پھرتے ہیں۔

تبلیغ کی محنت اس بات کی محنت ہے کہ اس دل کو زندہ کرو۔ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی محبت سے۔ انہیں پاکیزہ کرو۔ ان میں روشنی لاؤ کہ یہ گندگی سے پاک ہو جائے۔ یہ نکھر جائے۔ یہ صاف ہو جائے تو آپ کو اللہ دنیا میں بھی کامیاب کرے گا آخرت میں بھی کامیاب کرے گا۔

بھائیو!

ایک منظر:

یہ وہ پاکیزگی ہے جو اللہ کی بارگاہ میں آپ کو نبیوں کا ہم نشین بنا دے گی اور اللہ کی رضا کا پروانہ پکڑا دے گی اور جنت کے لیے زینہ اور آخرت کے تخت تک پہنچا دے گی۔ باقی دھوکہ ہے۔ آنکھیں بند کر لو۔ نظریں بند کر لو۔ کچھ بھی نہیں ہے۔ سب دھوکہ ہے۔ منظر

دیوبندی دارالعلوم کا فتویٰ: مولوی طارق جمیل نے ناجائز فعل کا ارتکاب کیا ہے

سوال: جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ! گزارش ہے کہ ایک جلسہ میں مقرر نے یوں تقریر کی "حضرت خولہ بنت ثعلبہ نے عمر کو یوں نصیحت کی وہ عورت کہنے لگی۔ ایک زمانہ تھا تو عمری عمری کہلاتا تھا' پھر تجھے عمر کہنے لگے پھر تو امیر المومنین بن گیا۔ اللہ سے ڈر کر رہا کر تو حضرت عمر بھیگی بلی بنے سنتے رہے۔ جب وہ عورت چلی گئی تو لوگوں نے کہا امیر المومنین آپ اس بڑھیا کی خاطر کھڑے ہو گئے۔ کہا ارے ارے بد صوچا ہے یہ عورت کون تھی۔ یہ وہ ہے جس کی عرش پر رب نے سنی تھی۔ زمین پر میں کیسے نہ سنتا' یہ خولہ ہے خولہ' خولہ بنت ثعلبہ

جواب طلب امور یہ ہیں (1) کیا یہ واقعہ اسی طرح ہے؟

(2) کیا خط کشیدہ الفاظ اہانت (توہین) امیر المومنین کی نشاندہی نہیں کرتے؟

(3) کیا ایسے ذاکر (مقرر) کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے؟

(4) ان الفاظ میں توہین صحابہ کرنے والے اہلسنت والجماعت ہیں یا نہیں؟

(5) ایسے مقرر کا وعظ سننا چاہیے یا نہیں؟

تفصیلی جواب عنایت فرما کر ممنون فرمائیں۔

مورخہ: 3 اکتوبر 2007ء سائل: قمر الاسلام کھاریاں

نوٹ: سوال فتویٰ کے نمبر درج ہے پہلے آسے پڑھیں (نمبر)

۵۲/۲

الجواب وباللہ التوفیق

① شریعت مطہرہ کی رو سے یہ واقعہ اسی طرح ہے جو کہ علامہ قرطبیؒ نے اپنی تفسیر احکام القرآن میں یوں نقل کیا ہے: وقد مر بہا عمر بن الخطابؓ فی خلافتہ والناس معہ علی حمار فاستوقفتہ طویلا ووعظتہ وقالت یا عمر قد کنت تدعی عمیرا ثم قیل لک عمر ثم قیل لک امیر المومنین فاتق اللہ یا عمر فانہ من ایقن بالموت خاف الفوت ومن ایقن بالحساب خاف العذاب وھو واقف یسمع کلامہا فقیل لہ یا امیر المومنین اتقف لہذہ العجوز ہذا الوقوف فقال واللہ لو حبستنی من اول النہار الی اخرہ لا زلت الا للصلوۃ المکتوبۃ اتدرون من ہذہ العجوز ہی خولۃ بنت ثعلبۃ سمع اللہ قولہا من فوق سبع سماوات أیسمع رب العالمین قولہا ولا یسمعہ عمرؓ؟!

اور تفسیر معارف القرآن نے بحوالہ ابن کثیر اسی کا ترجمہ یوں نقل کیا ہے: ایک روز فاروق اعظمؓ ایک مجمع کے ساتھ چلے جا رہے تھے۔ یہ عورت حضرت خولہؓ سامنے آکر کھڑی ہو گئیں۔ کچھ کہنا چاہتی تھیں۔ حضرت عمرؓ نے راستہ میں ٹھہر کر ان کی بات سنی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس بڑھیا کی خاطر اتنے بڑے مجمع کو روکے رکھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ خبر ہے یہ کون ہے یہ وہ عورت ہے جس کی بات اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سنی، میں کون تھا کہ ان کی بات کو ٹال دیتا واللہ اگر یہ خود سے رخصت نہ ہوتیں تو میں رات تک ان کے ساتھ یہیں کھڑا رہتا۔

تبلیغی جماعت کے مولوی طارق کی دعا کے الفاظ

آجا اللہ آج ہمارا استقبال کر لے۔ یا اللہ یہ اکثر مجمع نوجوانوں کا بیٹھا ہوا ہے۔ ہماری بیٹیوں کی عزتیں سربازار نیلام ہو گئیں۔ اب تو آجا اب تو آجا بڑی دیر ہو گئی اے اللہ رمضان تو جا رہا ہے تو تو نہیں آ رہا تو تو آجا پہلے آسمان پر تو آ ہی چکا ہے تھوڑا اور بھی نیچے آجا آجا!

آج تو تیرے سامنے ضد کرنے کو جی چاہتا ہے یا اللہ تیرے آگے لوٹ پوٹ ہونے کو جی چاہ رہا ہے۔

اے مولیٰ کریم! تو سامنے آجا! تجھ سے لپٹنے کو جی چاہتا ہے تیرے پاؤں پکڑنے کو جی چاہ رہا ہے۔ تیری منتیں کرنے کو جی چاہ رہا ہے تو ہمارے سامنے آجا ہم تیرے پاؤں پکڑنا چاہتے ہیں۔ ہم تجھ سے لپٹ کر رونا چاہتے ہیں۔ ہم تجھ سے چمٹنا چاہتے ہیں مولا! تو آجا آجا تو آ کر اس بگاڑ کو ختم فرما! اگر تو آج بھی نہ آیا تو پھر کب آئے گا یا اللہ اب تو بڑی دیر ہو گئی ہے آجا آجا۔

اے اللہ ہم تو روز اپنے گھر میں جھاڑو دیتے ہیں روزانہ پانی سے صاف کرتے ہیں تیرا آنگن گندا ہو گیا ہے آجا اسے دھو دے۔ آج تو آ ہی جا یا اللہ ایک دفعہ کہہ دے میں آ رہا ہوں اے اللہ

(مورخہ 12 نومبر 2003ء بمقام مسجد عائشہ فیصل آباد پنجاب میں جمعۃ الوداع کے موقع پر تبلیغی جماعت کے مولوی طارق جمیل کے ان کفریہ کلمات پر شرعاً کیا حکم لگے گا۔ اس کے متعلق ایک مفتی صاحب کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں زید ایک مجمع میں اس طرح دعا کرتا ہے کہ

"اے اللہ تو پہلے آسمان پر تو آ ہی گیا ہے اب نیچے بھی آجا تجھ سے لپٹنے کو جی چاہ رہا ہے تیرے پاؤں پکڑنے کو جی چاہ رہا ہے ہم تیرے پاؤں پکڑنا چاہتے ہیں ہم تجھ سے چمٹنا چاہتے ہیں اگر آج بھی نہ آیا تو کب آئے گا" ان الفاظ میں دعا کرنا کیسا؟ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے جسم مانا گیا ہے اب زید کے لئے کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

زید کا دعا کے لئے مذکورہ بالا دونوں جملے کہنا کفریہ قول ہیں کہ پہلے جملہ میں اللہ عزوجل کے لئے مکان ثابت کیا گیا ہے۔ جبکہ دوسرے جملہ میں اللہ عزوجل کے لئے جسم مانا گیا ہے۔ حالانکہ اللہ عزوجل کے لئے مکان اور جسم ثابت کرنا کفر ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے "یکفر باثبات المکان اللہ تعالیٰ" یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ثابت کرنا کفر ہے (فتاویٰ عالمگیری جلد دوم صفحہ نمبر 295 دار الفکر) اسی طرح شیخ الاسلام امام احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمہ درمختار کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو تو کافر ہے مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کی مانند جسم ہے

(فتاویٰ رضویہ جلد 14 صفحہ نمبر 250 رضا فاؤنڈیشن لاہور)

لہذا کہنے والے پر توبہ تجدید ایمان فرض ہے اور اگر شادی شدہ ہے تو تجدید نکاح بھی کرے۔

واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم

مفتی ابو صالح محمد قاسم القادری

دار الافتاء اہلسنت کنز الایمان مسجد (گرومندر) بابری چوک

تاریخ ۱۷ جمادی الثانی ۱۴۲۶ھ بمطابق 25 جولائی 2005ء

محترم حضرات! آپ نے مولوی طارق جمیل نے یہ دعا کروائی اب طارق جمیل کے دعائیہ کلمات پر کفر کا فتویٰ ملاحظہ فرمایا۔ ہمیں افسوس ہے کہ اب تک مولوی طارق جمیل نے علی الاعلان کفر سے توبہ نہیں کی۔ معلوم ہوا کہ مولوی طارق جمیل اب تک اپنے کفر پر قائم ہے لہذا ایسے شخص کی تقاریر سننا کیسٹیں اور سی ڈیز خریدنا اور فروخت کرنا شرعاً حرام ہے۔ مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے۔

نوٹ: مولوی طارق جمیل کی یہ کیسٹ ان مکتبوں سے طلب فرمائیں۔

☆ مکتبہ فیضان اشرف نزد شہید مسجد کھارادر کراچی

☆ ضیاء ٹیپ اینڈ کیسٹ سینٹر شہید مسجد کھارادر کراچی

☆ مکتبہ غوثیہ ہول سیل فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی کراچی

(حصہ دوم)

(غیر مقلّد) اہلحدیث، نجدی اور سعودی مولویوں کی گستاخیاں اور بے ادبیاں اُنہیں کی کتابوں سے

سعودی نجدیوں کے امام محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ انبیاء کرام بھی لا الہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج تھے (معاذ اللہ)

⑧ انبیائے کرام علیہم السلام بھی لا الٰہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج تھے۔

⑨ اس بات پر بطور خاص غور کرنا ضروری ہے کہ لا الٰہ الا اللہ تمام چیزوں سے بھاری ہے حالانکہ بکثرت لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں کی ترازو ہلکی ہوں گی۔

⑩ اس بات کی صاف تصریح موجود ہے کہ آسمانوں کی طرح زمین کے بھی سات طبقے ہیں۔

⑪ زمینوں اور آسمانوں میں آبادیاں ہیں۔

⑫ اللہ کریم کی صفات کا ثبوت، بخلاف اشعریہ کے (وہ صفاتِ الٰہیہ کا انکار کرتے ہیں۔)

⑬ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث جب آپ کی سمجھ میں آجائے گی تو آپ اسلام پر جان جائیں گے کہ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ فرمانا کہ "فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ" سے مقصود شرک چھوڑنا ہے نہ کہ محض زبان سے کلمہ کی شہادت۔

کتاب التوحید صفحہ ۳۴ کا اصل فوٹو

کتاب

التوحید

الذی هو حق الله علی العبید

تالیف

مجدد الدعوة الاسلامیہ شیخ الاسلام

محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ

۱۱۱۵ھ — ۱۲۰۶ھ

ترجمہ وتفہیم

عطاء اللہ ثاقب

ناشر

انصار السنۃ المحمدیۃ

لاہور، پاکستان

کتاب التوحید کا صفحہ ٹائٹل

☆ انبیاء کرام علیہم السلام نے تو پوری دنیا کو کلمہ کی فضیلت بتائی، وہ کیسے محتاج ہو سکتے ہیں لہٰذا ماننا پڑے گا کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے دل میں انبیاء کرام کا بغض تھا۔

وہابیوں کے پیشوا محمد بن عبدالوہاب نجدی نے مسلمانان اہلسنت کو مشرکین کا بھائی اور مزارات کو بت خانہ قرار دیا (معاذ اللہ)

وزارت اسلامی امور و اوقاف و دعوت و ارشاد کی شائع کردہ
بتعاون موسسۃ ابراہیم بن عبدالعزیز آل ابراہیم الخیریہ

علامہ ابن القیم کی مشہور تصنیف "زاد المعاد"

مختصر زاد المعاد

تالیف

شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب

رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

سعید احمد قمر الزمان الندوی

وزارت کے شعبہ مطبوعات و نشر کی زیر نگرانی طبع شدہ
۱۴۲۹ھ

ان کو اس بات کا موقع دیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رفاقت کی خوشخبری سنائیں' تاکہ وہی آپ کی فرحت و مسرت کا سبب بنیں۔ چنانچہ اس سے معلوم ہوا کہ یہ جائز ہے کہ کوئی اپنے دوسرے بھائی سے وہ درخواست کرے کہ وہ اسے ایک نیکی کرنے کا موقع دے۔

بعض علماء کا یہ قول صحیح نہیں کہ نیکیوں میں ایثار کرنا جائز نہیں' حالانکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار رحمت میں دفن ہونے کے معاملہ میں اپنے آپ پر ترجیح دے دی' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی درخواست پر انہیں ناگواری نہیں ہوئی' بلکہ اس کی تکمیل فرمائی۔

۵۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ شرک اور طاغوتی مقامات کو ایک دن بھی باقی نہ رکھا جائے' بلکہ ان کو منہدم کر دیا جائے بشرطیکہ انہیں ہٹانے اور ختم کرنے کی استطاعت ہو کیونکہ یہ جگہیں شرک و کفر کی علامت ہیں جو تمام برائیوں کی جڑ ہیں۔ اس لئے استطاعت ہوتے ہوئے انہیں قائم رہنے دینا جائز نہیں ہے۔

یہی حکم ان مزارات وغیرہ کا بھی ہے جنہیں قبروں پر تعمیر کیا گیا ہے اور اللہ کو چھوڑ کر ان کی پرستش کی جاتی ہے' جن جگہوں کی لوگ تعظیم کرتے ہیں' تبرک حاصل کرتے ہیں' نذر و نیاز پیش کرتے ہیں اور بوسہ دیتے ہیں' ان میں سے کسی کو قدرت کے ہوتے باقی رکھنا جائز نہیں۔ ان میں سے اکثر لات' عزیٰ اور منات کے درجہ کے ہیں' بلکہ بعض کے ساتھ اس سے زیادہ شرک و خرافات کا رواج ہے' اور اللہ رحم فرمائے۔ آمین۔

ان مشرکوں کا یہ اعتقاد تھا کہ یہ بت پیدا کرتے ہیں' روزی دیتے ہیں' مارتے اور زندہ کرتے ہیں' بلکہ مشرکین بھی وہی اعمال کرتے تھے جو کہ آج کل ان کے مشرک بھائی اپنے یہاں صنم کدوں (مزارات) میں کرتے ہیں۔ اس طرح آج کے لوگ بھی اپنے سے پہلے لوگوں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور ایک ایک مرحلہ پر انہی کی اتباع کر رہے ہیں۔

جہالت کے غلبہ اور علم کی کمی کے باعث اکثر لوگوں پر شرک کا غلبہ ہو چکا ہے' ان کے نزدیک نیکی بدی بن چکی ہے' اور بدی نیکی دکھائی دیتی ہے۔ سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت سمجھنے لگے ہیں۔ بچوں کی نشوونما اور بوڑھوں کا بڑھاپا اسی میں گزر رہا ہے۔

شعائر اسلام مٹتے جا رہے ہیں اور غربت اسلام نے شدت اختیار کر لی ہے۔ علماء کم ہو گئے ہیں'

غیر مقلد اہلحدیث مولوی نذیر حسین دہلوی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ حضور ﷺ ایک مدت تک سیدہ عائشہ کی عفت دامنی پر شک میں مبتلا رہے، کلمہ طیبہ کا وظیفہ ثابت نہیں (معاذ اللہ)

فتاوی نذیریہ

کی پہلی جلد

مولوی سلیمان بن سحمان نجدی کی کتاب میں ان کا عقیدہ لکھا ہے کہ اللہ کے نیک بندوں سے مدد مانگنا شرک اکبر (بڑا شرک) ہے اور حضور علیہ السلام سے شفاعت کا سوال کرنا بھی شرک ہے اور کہنے والوں کو قتل کرنا جائز ہے

الهدية السنية

مؤلفہ

علامہ سلیمان بن سحمان نجدی

کا اردو ترجمہ

تحفۂ وہابیہ

مترجمہ

خاکسار اسماعیل غزنوی

امرتسر

بار اوّل

انبیاء اور صالحین کی قبور اور قبے

اصلاحی قدم

غیر مقلدین اہلحدیث اور سعودیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے قبرِ رسول ﷺ پر دعا کو سخت حرام لکھا (حالانکہ ہر مسلمان قبرِ رسول ﷺ پر ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرتا ہے۔ کوئی رسول اللہ ﷺ سے دعا نہیں مانگتا) اس کے باوجود ایسا فتویٰ دیا

فکر و عقیدہ کی گمراہیاں
اور
صراطِ مستقیم کے تقاضے

تالیف: شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ
اردو قالب: مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی

دارالسلام

قبرِ نبوی کے پاس دعا

وہاں نماز پڑھنا بلکہ دعا کی حرمت اس سے بھی زیادہ شدید تر ہے کیونکہ یہ دعا مخلوق کے لیے سخت فتنہ ہے، شرک کا دروازہ کھولنے والی اور ایمان کا دروازہ بند کرنے والی چیز ہے لہٰذا جس مسلمان کو اپنا ایمان عزیز ہے اور اسے اپنی آخرت سنوارنے کا خیال ہے اسے اس بدعت سے ضرور بچنا چاہیے۔ ①

① [illegible]

☆ ابن تیمیہ کی کتاب کے حاشیہ میں غیر مقلد اہلحدیث مولوی نے عوامِ اہلسنت کو عرب کے بت پرستوں سے بھی بڑا مشرک قرار دیا (معاذ اللہ)

وہابیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے حضور ﷺ کے فرمان کو نقل کرنے کے بعد اپنی من مانی شرح کر دی

فکر و عقیدہ کی گمراہیاں اور صراطِ مستقیم کے تقاضے

تالیف شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ

اردو قالب مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی

دارالسلام

مزار نہ بناؤ

پاس نہ کی جائے اور یہ اس کے برعکس ہے جسے مشرک، عیسائی اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے بہت سے نام نہاد مسلمان بدعتی کرنے لگے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں ہی میں پڑھا کرو اور گھروں کو قبریں مت بناؤ۔''① حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھروں کو مقبرے مت بناؤ، شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جہاں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔''②

اس ممانعت کے بعد فرمایا کہ جہاں بھی ہو مجھ پر درود بھیجو وہ مجھے پہنچ جائے گا اگرچہ کتنی دور سے بھیجو۔③ دوسری حدیث میں درود کے لفظ کے بجائے سلام کا لفظ ہے کہ آپ نے فرمایا: ''تم کہیں بھی ہو مجھے تمہارا سلام پہنچ جائے گا۔''④ یعنی تم میری قبر سے کتنے ہی فاصلے پر ہو تمہارا سلام پہنچ جائے گا۔ لہٰذا کوئی ضرورت نہیں کہ میری قبر کو ایسا مزار بناؤ جس کی ہمیشہ زیارت کی جائے اور کوئی حاجت نہیں کہ اسے عید بناؤ جہاں بار بار آنا ضروری ہو۔

ہمارا درود و سلام آپ ﷺ تک پہنچا دینے کے بارے میں متعدد احادیث وارد ہوئی

① صحیح البخاری، الصلاۃ، باب کراهیة الصلاۃ فی المقابر، حدیث 432، و صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ النافلة فی بیته ... الخ، حدیث 777۔

② صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ النافلة فی بیته ... الخ، حدیث 780۔

③ مصنف ابن أبی شیبة: 2/83/2 و صحیح ابن خزیمة: 48/4 و ابن عساکر ... و مصنف عبد الرزاق: 6694/577/3۔ اس کی سند مرسل ہے ... سنن أبی داود، المناسك، باب زیارۃ القبور، حدیث 2042، و مسند أحمد: 367/2۔

④ مصنف ابن أبی شیبة: 2/83/2 و مسند أبی یعلیٰ: 2/323 و فضل الصلاۃ علی النبی ... سنن أبی داود، المناسك، باب زیارۃ القبور، حدیث: 2042 و مسند أحمد: 367/2 ...

94

☆ابن تیمیہ نے حضور ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے اپنی طرف سے لکھ دیا کہ تم میری قبر سے کتنے ہی فاصلہ پر ہو، تمہارا سلام پہنچ جائے گا لہٰذا کوئی ضرورت نہیں کہ میری قبر کو ایسا مزار بناؤ جس کی ہمیشہ زیارت کی جائے (معاذ اللہ)

وہابیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے ایک حدیث کے سوا تمام رجب کی فضیلت والی احادیث کا انکار اور انہیں جھوٹا قرار دے دیا

زمانی و مکانی عیدیں

عاشورہ میں ماتم کرتے ہیں تو انھوں نے ان کی ضد میں اس دن کو عید قرار دے دیا حالانکہ دونوں کے اعمال یکساں طور پر بدعت اور باطل ہیں۔ دونوں میں بدعت اور گمراہی موجود ہے اگرچہ شیعہ حضرات یعنی رافضی جھوٹ میں بڑھے ہوئے ہیں اور مجموعی طور پر ان کے اعمال زیادہ برے ہیں لیکن کسی کے لیے جائز نہیں کہ دشمنی یا ضد میں شریعت الٰہی کو بدل والے۔ جس طرح رافضیوں کی بدشتیں کرتے ہیں اسی طرح ناصبیوں کی بھی کرتے ہیں۔ شیطان کی غرض اس کے سوا کچھ نہیں کہ مخلوق کو صراط مستقیم سے ہٹا دے۔ اگر اسے اس میں کامیابی ہو جاتی ہے تو پھر وہ پروا نہیں کرتا کہ کون سا شخص گمراہوں کی کس جماعت میں جاتا ہے۔

ماہ رجب: اسی قبیل سے ماہ رجب ہے۔ یہ حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے۔ نبی پاک ﷺ سے مروی ہے کہ جب رجب کا مہینہ آتا تو آپ دعا کرتے کہ کر "یا اللہ العالمین! ہمارے لیے رجب اور شعبان کے مہینوں میں برکت عطا فرما اور رمضان تک پہنچا۔"① اس کے علاوہ رجب کی فضیلت میں کوئی حدیث ثابت نہیں بلکہ جتنی روایات اس بارے میں بیان کی جاتی ہیں، تمام کی تمام جھوٹی ہیں۔

جس حدیث کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ جھوٹی ہے اس کا فضائل میں روایت کرنا جائز ہو سکتا ہے لیکن جب ثابت ہو جائے کہ جھوٹی ہے تو پھر کسی حال میں بھی اس کی روایت جائز نہیں الا یہ کہ ساتھ ہی اس کی حقیقت بھی بیان کر دی جائے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: "جو کوئی مجھ سے حدیث روایت کرتا ہے اور وہ جان چکا ہوتا ہے کہ وہ جھوٹی ہے تو وہ خود بھی جھوٹ بولنے والوں میں سے ایک ہے۔"②

① مسند احمد: 259/1، علامہ ہیثمی نے 140/3 مجمع الزوائد میں اسے زائدہ بن ابی الرقاد کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔ نیز اسے حافظ ابن حجر ... نے "تبیین العجب" میں صفحہ 30، 37 پر ذکر کیا ہے۔ اس کی سند میں ... ہے اور حافظ ابن حجر نے "تقریب التہذیب" 207 میں اسے منکر الحدیث قرار دیا ہے۔

② صحیح مسلم، مقدمۃ الکتاب، باب وجوب الروایۃ عن الثقات وترک الکذابین، حدیث: 1

فکر و عقیدہ کی گمراہیاں اور صراطِ مستقیم کے تقاضے

تالیف: شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ

اردو قالب: مولانا عبد الرزاق ملیح آبادی

دارالسلام

72
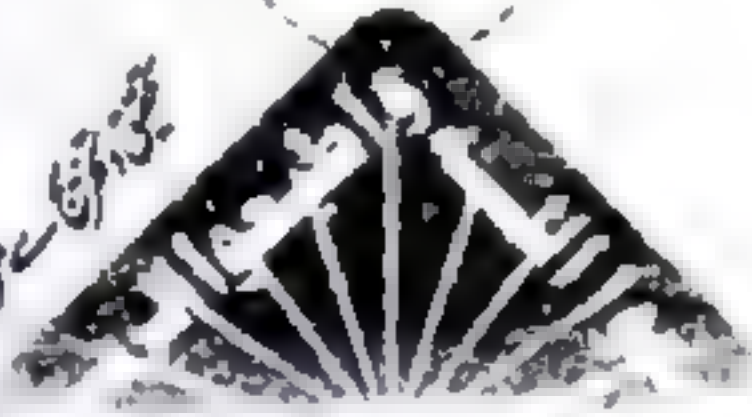
☆ اس سے ابن تیمیہ کی کم علمی اور جہالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے

وہابیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے پندرہ شعبان کا روزہ رکھنے، اس میں اچھے کھانے پکوانے اور مساجد میں اجتماع کرنے کو بدعت قرار دے دیا

فکر و عقیدہ کی گمراہیاں
اور
صراطِ مستقیم کے تقاضے

تالیف: شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ — اردو قالب: مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی

دار السلام

زمانی و مکانی عیدیں

اسی قبیل سے شعبان کی پندرھویں رات ہے۔ متعدد احادیث و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات بہت فضیلت والی ہے۔ (مگر وہ ساری روایتیں ضعیف اور متکلم فیہ ہیں۔) سلف صالحین میں سے بعض لوگ اسے نماز کے ساتھ مخصوص کرتے تھے جب کہ بہت سے علمائے سلف نے اس کی فضیلت سے انکار کیا ہے۔ بہر حال بہت سے اہل علم کا رجحان انہی ضعیف روایات کی بنیاد پر اس طرف ہے کہ وہ فضیلت رکھتی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ کا بھی یہی خیال ہے۔ البتہ اس دن کا خاص روزہ رکھنا شریعت میں کوئی اصل نہیں رکھتا بلکہ اکیلے اس روزے کو مکروہ کہا جائے گا۔ اسی طرح اس دن کو عید بنانا اس میں طرح طرح کے کھانے پکانا اور آرائش کرنا بھی بدعت ہے۔ اسی طرح مسجدوں میں اس رات جمع ہونا ایک خاص قسم کی نماز پڑھنا بھی بدعت ہے جسے "صلاۃ الالفیۃ" کہتے ہیں۔ نفل نماز کے لیے وقت، تعداد اور مقدار کی تعیین کے ساتھ اجتماع کرنا مکروہ ہے اور شرعاً روا نہیں۔

اگر ہر رات کی علیحدہ علیحدہ فضیلت بیان کر کے اس کو کسی نماز کے ساتھ خاص کرنا جائز ہو پھر تو عیدین کی راتوں اور عرفہ کی رات میں ان کی مثل یا اس سے کم و بیش نمازیں ایجاد کر لی جائیں۔ جس طرح کہ بعض مقامات پر رجب کی پہلی رات میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جاتی ہے، وہ بھی مکروہ ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض دیہاتوں میں نماز مغرب کے بعد لوگ ایک نماز پڑھتے ہیں اور اس کا ثواب والدین کو بخشتے ہیں۔ اس نماز کا نام "صلوٰۃ بر الوالدین" رکھا گیا ہے، یا جیسا کہ بعض لوگ ہر رات دنیا کے تمام مرنے والے مسلمانوں کے لیے باجماعت نماز پڑھتے ہیں تو یہ اور اس قسم کی تمام باجماعت نمازیں بدعت ہیں اور ان سے اجتناب لازمی ہے۔ بلاشبہ کسی اوقات میں نفل پڑھنا مستحب ہے۔ جماعت کے ساتھ بھی نفل نماز پڑھنا جائز ہے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ پابندی کے ساتھ نفل نمازیں مقرر کر لی جائیں اور انہیں فرض نمازوں کی طرح ہمیشہ پڑھا جائے۔

73

☆ غیر مقلد اہلحدیث اور سعودیوں کے پیشوا شیخ ابن تیمیہ نے کبھی زندگی میں احادیث کا مطالعہ کیا ہوتا تو یہ اپنی کتاب میں یہ نہ لکھتا۔

حدیث شریف: حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو رات کو قیام کرو۔ دن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں۔ کون مجھ سے رزق طلب کرتا ہے کہ میں اسے رزق دوں۔ کون مبتلائے معصیت ہے کہ میں اسے عافیت دوں۔ اس طرح صبح تک ارشاد ہوتا رہتا ہے (سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، حدیث 1446، ص 398، مطبوعہ فرید بک اپو لاہور)

حدیث شریف: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب کو ظہور فرماتا ہے اور مشرک و چغل خور کے علاوہ سب کی بخشش فرما دیتا ہے (سنن ابن ماجہ جلد اول، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من الشعبان، حدیث 1448، ص 399، مطبوعہ فرید بک لاہور)

اہلحدیث پیشوا وحید الزماں کا عقیدہ: اللہ جب آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے تو عرش معلی اس سے خالی رہتا ہے، یہ قول زیادہ صحیح ہے (معاذ اللہ) اور ابن تیمیہ کا قول بدتر از بول کہ اللہ تعالی عرش سے اس طرح اترتا ہے جس طرح میں قبر سے اترتا ہوں (معاذ اللہ)

۳۱ ۱۱

ولا انفصال كما قال كل يوم هو في شأن ولا يجوز اطلاق الحركة والانتقال على فعله
وان صح عليه الحركة والانتقال من مكان الى مكان كما قال وجاء ربك وقال
هل ينظرون الا ان يأتيهم الله وفي الحديث اتيته هرولة واخرج البخاري
وابن الاثرم في كتاب السنة عن فضيل بن عياض احد الاولياء الكرام و
الائمة العظام قال اذا قال لك الجهمي انا اكفر برب يزول عن مكانه فقل
انا اؤمن برب يفعل ما يشاء وقال الحافظ عبد الرحمن بن منده انه تعالى
نزل يخلو منه العرش وهذا هو الاصح وحكي عن ابن تيمية انه ينزل كما
انا انزل من المنبر وفي حديث النزول ثم يصعد الجبار الى كرسيه والصعود
والنزول والمجيء والاتيان لا يتصور الا بالحركة والانتقال واخطأ الشيخ من
من اصحابنا حيث قال تبعا لشيخنا ابن جرير الطبري كما يعم عليه الانتقال لانه
لم يقم دليل شرعي على استحالته ولكن الله اخطأ اليافعي الشافعي حيث
قرر مذهب السلف انه تعالى بريء عن الحركة والانتقال ثم عزاه الى شيخنا
عبد القادر الجيلي انظر اخطأ واحد من السلف على تلك الاراء ؟
نعم حركته وانتقاله بلا كيف لا يشابه حركتنا وانتقالنا كما ان حدوثه ليس مثل
حدوثنا الحركة والانتقال عبارة عن ظهوره وتجليه في محل اخر غير المحل الاول
وهو صحيح بلا مرية ومن ههنا قال امامنا احمد بن حنبل في رسالته الى
مسدد بن مسرهد انه سبحانه اذا نزل لا يخلو منه العرش والتهليل و
اللطف في مكانين مختلفين او في امكنة مختلفة متعددة لان واحد
لا يستحيل في ذات الله تعالى انما المحال تمكن المكين في مكانين مختلفين في آن

غیر مقلدین اہلحدیث پیشوا وحید الزماں اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ مقلدین یعنی حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی بدعتی مسلمان ہیں

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

ہدیۃ المہدی
عربی اُردو

مصنف

علامہ وحید الزماں

مترجم

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد
0300-6674752 0300-7681230
Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

(۴)

اور صحابت شرع مبین ہیں۔

رہے مقلدین تو میں کہتا ہوں کہ بدعتی مسلمان ہیں اُن کے پیچھے باکراہت نماز جائز ہے بشرطیکہ کتاب وسنت اور اہل حدیث کی اہانت نہ کرتے ہوں اور اُن کا عقیدہ ہو کہ مجتہد پر نبی علیہ السلام کی اتباع مقدم ہے ورنہ وہ کافر ہیں اور اُن کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

کبیرہ گناہوں کا تعین

فصل: کبیرہ کی حد اور کبائر کے تعین میں اقوال پر اختلاف کرتے ہیں درست یہ ہے کبیرہ وہ گناہ ہے جس گناہ کا دلیل قطعی کے ساتھ علم ہو اور اُس پر وعید وارد ہوئی ہو، اکبر الکبائر یعنی بڑے گناہوں میں بڑا گناہ اللہ تبارک وتعالےٰ کے ساتھ شرک اور کفر ہے، پھر ناحق خودکشی کرنا اور پاکدامن مومنہ عورتوں پر تہمت لگانا، زنا، شراب خوری، میدان جہاد سے فرار ہونا، جادو، ظلماً یتیم کا مال کھانا، والدین کی نافرمانی کرنا، حرم میں الحاد کرنا، سود کھانا، چوری کرنا، اور اسکے علاوہ جو چیز احادیث میں وارد ہوئی ہے اور صغیرہ گناہ پر اصرار کرنے سے بھی کبیرہ ہو جاتا ہے، اگر آپ زیادہ تفصیل چاہتے ہیں تو شیخ ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب "زواجر عن اقتراف الکبائر" کی طرف رجوع کریں۔

جب معصیت مطلق ہے تو کفر وفسق پر مشتمل ہے اور جب فسق ایمان کے مقابل ہو گا تو اس سے مراد کفر ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔

افمن کان مومنا کمن کان فاسقا[۱] تو کیا جو ایمان والا ہے اس جیسا ہو جائے گا جو بے حکم ہے

---

[۱] السجدہ آیت ۱۸

اہلحدیث پیشوا مولوی وحید الزماں کے نزدیک رام چندر نبی ہے (معاذ اللہ)

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

ہدیۃ المہدی

عربی اُردو

مصنفہ

علامہ وحید الزّمان

مترجم

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

0300-6674752 0300-7681230

Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت یوسف، حضرت شعیب، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت یوشع، حضرت عزیر، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت ایوب، حضرت ذوالکفل، حضرت زکریا، حضرت یحییٰ، حضرت الیاس، حضرت یسع، حضرت اشعیا، حضرت ارمیاء اور وہ حضرت یسع ہیں، حضرت حجی، حضرت دانیال، حضرت عیسیٰ بن مریم اُن پر قیامت تک صلوٰۃ وسلام ہو۔

رام چندر نبی ہے

ان میں سے قرآن پاک میں بعض انبیاء کرام کا ذکر ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے دوسرے ملکوں کے انبیاء کرام کا تذکرہ نہیں فرمایا جیسا کہ ہندوستان، چین، یونان، فارس، بلاد ماوراء افریقہ، بلاد امریکہ، جاپان اور برہما کے نبی ہیں کیونکہ عرب ان ممالک کو نہیں جانتے تھے اس لئے اُن کا تذکرہ زیادہ فائدہ نہ دیتا ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کر دیا جن کا قصہ ہم نے تجھ پر بیان کیا ہے اور بعض کا ذکر ہم نے بھی نہیں کیا لہٰذا ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ جان بوجھ کر اُن انبیاء کرام کا انکار کریں جن کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں نہیں فرمایا اور لوگوں میں تواتر کے ساتھ پہچانے جاتے ہیں اگرچہ وہ لوگ کافر ہوں جو جانتے ہیں کہ وہ انبیاء وصلحاء تھے جیسا کہ ہندوؤں میں رام چندر، لچھمن اور کشن جی ہیں اور فارس کے درمیان زرتشت اور اہل چین وجاپان کے درمیان کنفیوشس اور بدھا ہیں اور اہل یونان کے مابین سقراط اور فیثا غورث ہیں بلکہ ہم پر واجب ہے کہ ہم کہیں کہ ہم ایمان لاتے ہیں تمام انبیاء اور رسولوں پر اور اُن میں سے کسی میں فرق نہ کریں اور ہم اُنہیں تسلیم کرتے ہیں اور اُنہیں کفر و شرک اور سرکشی سے منسوب کرنے سے بچتے ہیں۔

غیر مقلد مولوی کا قول: اللہ کے نیک بندوں سے مدد مانگنا شرک ہے، یہ خود اپنی بھی مدد نہیں کر سکتے، اول درجے کی جہالت ہے

آیئے عقیدہ سیکھیے (۷۱)

س۔ ہمارا مددگار کون ہے؟

ج۔ ہمارا مددگار صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نبی یا ولی مددگار نہیں ہو سکتا؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی مددگار نہیں ہو سکتا۔

س۔ انبیاء کس سے مدد مانگتے تھے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ سے مانگتے تھے جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ نے جنگ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی۔

س۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا کیسا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا شرک ہے۔

س۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور مددگار کیوں نہیں؟

ج۔ اس لئے کہ وہ تو خود اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔

س۔ کیا اولیاء اور انبیاء اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے؟

ج۔ اولیاء اور انبیاء اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور اپنی مدد نہ کر سکے۔ نبی ﷺ جنگ احد میں زخمی ہوئے اور اپنی مدد نہ کر سکے۔

س۔ دلیل دیں کہ مدد صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہیے۔

ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا قول نقل فرماتا ہے۔ ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ (الفاتحہ:۵) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

۲۔ ﴿قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا﴾ (الاعراف:۱۲۸) موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرو اور صبر کرو۔

۳۔ ﴿وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ﴾ (البقرۃ:۱۰۷) اور تمہارے
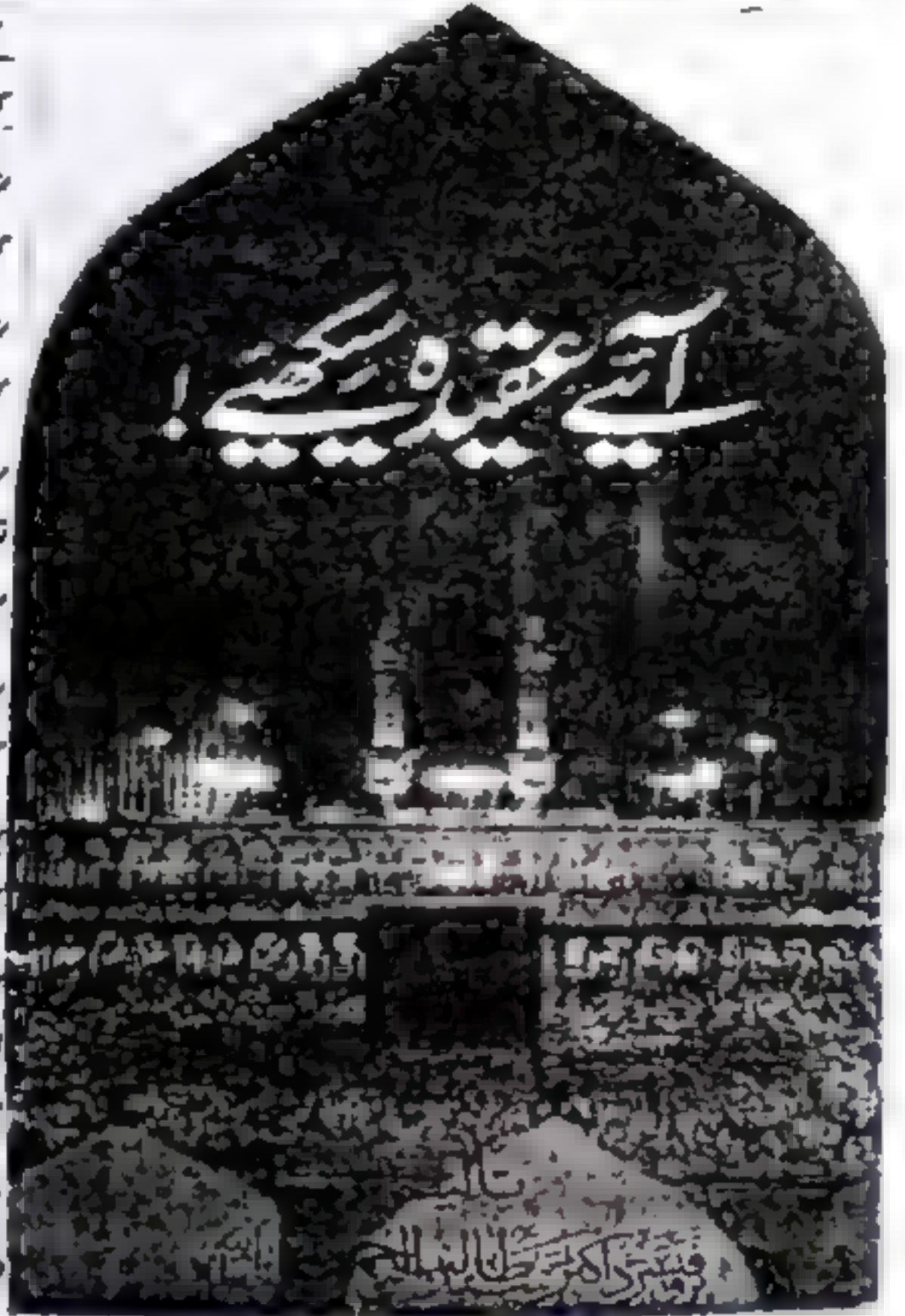
قرآن میں ارشاد ہوتا ہے: انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا (سورۂ مائدہ آیت 55 پارہ 6)

ترجمہ: تمہارے مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے

☆ جنگ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور ﷺ سے بعد از وصال مدد مانگی

(حوالہ جات ملاحظہ ہوں: البدایہ والنہایہ جلد 6، ص 364، ابن اثیر جلد سوم، تاریخ طبری جلد سوم، ص 250)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے وصال کے بعد یا محمداہ کہہ کر پکارا (ادب المفرد، مصنف: امام بخاری)

☆ امام بوصیری علیہ الرحمہ نے قصیدہ بردہ شریف میں حضور ﷺ سے مدد مانگی

یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ	سواک عند حلول الحادث العمم
اے بہترین مخلوق ﷺ آپ کے سوا میرا،	کوئی نہیں کہ مصیبت عامہ کے وقت جس کی پناہ لوں

اہلحدیث مولوی طالب الرحمن نے جنت کی ضمانت دینے والے اور اپنے غلاموں کو نفع پہنچانے والے نبی ﷺ کو بے بس لکھا

آیئے عقیدہ سیکھے (132)

ج۔ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی ایمان والوں کی آزمائش فرماتا ہے مومن کو بقدر ایمان آزمایا جاتا ہے۔ کبھی بروں کے ہاتھوں سے نیکوں کو تکلیفیں پہنچائی جاتی ہیں تاکہ مخلصوں اور منافقوں میں تمیز ہو جائے۔

س۔ اللہ تعالیٰ بندے کو کیسے آزماتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ بندے کو کبھی دے کر آزماتا ہے کبھی چھین کر آزماتا ہے۔

س۔ اگر کسی کو شیطان کی طرف سے تکلیف پہنچے تو کیا کرے؟

ج۔ اسے خندہ پیشانی سے سہہ لینا چاہیے اور ایمان پر قائم رہنا چاہیے۔

س۔ مسلمانوں کو ظاہری و باطنی تکلیف پر کیا کرنا چاہیے؟

ج۔ جس طرح مسلمانوں کو ظاہری مصائب پر صبر کرنا چاہیے اسی طرح باطنی تکلیفوں (جن وغیرہ کی ایذاؤں) پر بھی صبر سے کام لینا چاہیے۔ ان سے ڈر کر اپنے ایمان کو نہ بگاڑنا چاہیے یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ درحقیقت ہر چیز خواہ تکلیف ہو یا آرام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نبی یا ولی بھی نفع ونقصان کا مالک ہے؟

ج۔ کوئی شخص بے شک وہ نبی ہو یا ولی نفع ونقصان کا مالک نہیں وہ تو خود بے بس ہیں۔

س۔ کیا قبر والے بھی کسی کو نفع نقصان نہیں پہنچا سکتے؟

ج۔ قبر والے بھی کسی کو نفع ونقصان نہیں پہنچا سکتے۔

س۔ اللہ تعالیٰ اگر کسی کو نقصان پہنچانا چاہے تو کوئی اس کو بچا سکتا ہے؟

ج۔ اگر اللہ تعالیٰ اسے نقصان پہنچانا چاہے تو ساری دنیا مل کر بھی اسکو نقصان سے نہیں بچا سکتی۔

س۔ اللہ تعالیٰ اگر کسی کو فائدہ پہنچانا چاہے تو کیا کوئی اسے روک سکتا ہے؟

اہلحدیث مولوی طالب الرحمٰن نے جنت کی ضمانتیں دینے والے انبیاءکرام کو بے بس لکھا (معاذ اللہ)

وغیرہ۔

س۔کیا انبیاء بھی بے بس ہیں؟

ج۔اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے کہتا ہے کہ آپ کہہ دیں کہ میں تمہارے نفع ونقصان پر اختیار نہیں رکھتا یہ نبی کی بے بسی کی دلیل ہے۔

س۔کیا اولیاءاللہ کے بارے میں تصرف کا عقیدہ رکھنا شرک ہے؟

ج۔بعض لوگ اولیاءاللہ کی اللہ تعالیٰ کی سی تعظیم کرتے ہیں اور یہ شرک ہے۔اولیاءاللہ قطعی بے بس ہیں روزی پہنچانے میں آسمان سے مینہ برسانے اور زمین سے کچھ اگانے میں بھی بے بس ہیں۔

س۔زمین وآسمان میں بسنے والوں کی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کیا حیثیت ہے؟

ج۔انسان ہو یا فرشتہ اللہ تعالیٰ کا غلام ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا اس سے زیادہ رتبہ نہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے اور عاجز وبے بس ہے اس کے اختیار میں کچھ نہیں سب کچھ مالک الملک کے اختیار میں ہے وہی سب پر قابض ومتصرف ہے اس کے سامنے حساب وکتاب کے لیے ہر شخص حاضر ہونے والا ہے۔

س۔دلیل دیں کہ اگر اللہ سماعت وبصارت چھین لے اور دلوں پر مہر لگا دے تو کوئی اور اس کو واپس نہیں لا سکتا؟

ج۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُم مَّنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِهِ﴾ (الانعام:۴۶) (اے نبی آپ) کہیے کہ یہ بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری سماعت اور بصارت بالکل لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر کردے تو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود ہے کہ یہ تم کو پھرا دے۔

س۔دلیل دیں کہ اللہ اگر ہمیشہ کے لیے رات یا دن کو مسلط کردے تو کوئی اس کو تبدیل،

اہلحدیث مولوی طالب الرحمٰن کی صرف تحریر پر غور کریں آپ کو گستاخی اور بے ادبی کی بُو آئے گی

آیئے عقیدہ سیکھئے (150)

س۔ دلیل دیں کہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ ہی غنی کرتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتا ہے۔ ﴿وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ﴾ (الضحیٰ: ۸) اس (اللہ تعالیٰ) نے تجھے تنگ دست پایا تو خوشحال کر دیا۔

۲۔ ﴿إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ﴾ (النور: ۳۲) اگر وہ فقیر ہیں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو خوشحال کر دے گا۔

"مشیئت"

س۔ مرضی یا چاہت کس کی چلتی ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کی۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا؟

ج۔ نہیں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

س۔ کیا کسی نبی یا ولی کے چاہنے سے سارے کام نہیں ہوتے؟

ج۔ نبی یا ولی کے چاہنے سے بھی کوئی کام نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔

س۔ جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے کوئی کام نہیں ہوتا۔ اس کی مثال بیان کریں۔

ج۔ نبی اکرم ﷺ چاہتے تھے کہ آپ ﷺ کے چچا اور سب مکہ والے مسلمان ہو جائیں لیکن ابو طالب مسلمان نہ ہوئے اور بہت سے مشرکین مکہ بھی مسلمان نہ ہوئے۔

س۔ یہ کہنا صحیح ہے یا غلط کہ جو اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول چاہے۔

ج۔ ایسی بات کہنا شرک ہے۔

س۔ دلیل دیں کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ﴾ (الحج: ۱۸) بیشک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

☆ کلمہ پڑھنے والا مسلمان ذرا سوچے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے متعلق ایسے کلمات لکھنا گستاخی نہیں؟ نبی ﷺ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، لکھنے والے ذرا سوچیں! حضور ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کیے، سورج پلٹایا، مردے زندہ کیے، مریضوں کو دست مبارک سے شفایاب فرمایا، کھاری کنوئیں لعاب دہن سے میٹھے فرما دیے، انگلیوں سے چشمے جاری فرما دیے، جنت کے ٹکٹ تقسیم کیے، اندھوں کو انکھیارا کر دیا، قیامت تک کے حالات بتا دیے اور قیامت کے دن جس کی چاہیں گے شفاعت فرمائیں گے۔ یہ سب کس کے چاہنے سے ہوا جو نبی ﷺ نے چاہا، وہ خدا تعالیٰ نے کر دیا۔ جو آپ کے چاہنے سے نہ ہوا، اس میں حکمتیں تھیں، مگر ایسے الفاظ کا استعمال بے ادبی کی دلیل ہے

اہلحدیث مولوی طالب الرحمن نے نیازِ حسین، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی گیارہویں جس کا معنیٰ اصل میں ایصالِ ثواب ہے، اس کو شرک لکھ کر تمام مسلمانوں کو مشرک قرار دیا

ج۔ اس لئے کہ نذر عبادت ہی کی ایک قسم ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت جائز نہیں۔

س۔ نیاز کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ نیاز اور چڑھاوے کا مطلب ایک جیسا ہے۔

س۔ نذر اللہ نیاز حسین کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ نذر اللہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے نام کی نذر اور نیاز حسین کا مطلب ہے حسین کے نام کی نیاز۔

س۔ نیاز حسین کہنا صحیح ہے یا غلط؟

ج۔ نیاز حسین کہنا شرک ہے۔

س۔ نیاز حسین کہنا شرک کیوں ہے؟

ج۔ نیاز حسین کہنا شرک اس لئے ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نہ کسی چیز کے خالق ہیں اور نہ مالک۔

س۔ کیا نیاز حسین کھانی چاہیے؟

ج۔ نیاز حسین کھانا حرام ہے۔

س۔ نیاز حسین کھانا کیوں حرام ہے؟

ج۔ نیاز حسین کھانا اس لئے حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے علاوہ کسی اور کے نام کی دی ہوئی چیز سور اور مردار کی طرح حرام ہے۔

س۔ کیا گیارہویں والے پیر کے نام کی گیارہویں بھی حرام ہے؟

ج۔ ہاں گیارہویں والے پیر کی گیارہویں یا امام جعفر صادقؓ کے نام کے کونڈے یا کسی پیر کے نام کا بکرا یا مرغا بھی حرام ہے۔

اہلحدیث سعودی مولوی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ نیکی کے ارادے سے بھی مدینہ جانا کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا

زيارة مسجد الرسول صلي الله عليه وسلم

[فضلها و احكامها]

تاليف

محمد شاهد محمد شفيق
داعية مكتب دعوة وتوعية الجاليات بالرس

ترجمه

نور الدين داعية مركز توعية الجاليات بالقصيم

سُلْطَانًا نَصِيرًا پڑھنا نبی اکرم ﷺ وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔

(۳) حدود مدینہ میں داخل ہوتے ہوئے عمارتیں دیکھ کر مروجہ دعا "اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ لِيْ وِقَايَةً مِّنَ النَّارِ وَ أَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَ سُوْءِ الْحِسَابِ" پڑھنا سنت رسول ﷺ وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں

مذکورہ بالا چاروں چیزیں مدینہ میں داخل ہونے سے قبل کی بناوٹی عبادت ہے جس سے ہر مسلمان پرہیز کرے اور ان کتابوں سے دعائیں ہرگز نہ لی جائیں جو بغیر مستند حوالے کے لکھی ہوتی ہیں۔

آج بہت سے لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ دور دراز شہروں و علاقوں سے ہر بدھ، ہر جمعرات یا ساری چھٹیوں یا عید و بقر عید میں مدینہ کا رخ کرتے ہیں خواہ ان کا ارادہ نیکی کا ہو یا سیر و تفریح اور غربت زائل کرنے کا یا نبی اکرم ﷺ سے انہیں محبت ہو، ایسے لوگ اس بات کو ذہن میں بٹھالیں کہ اگر انہیں رسول ﷺ سے سچی محبت ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے آپ ﷺ کا مکمل اتباع و فرمانبرداری کریں ورنہ فرائض میں سستی کرنا یا عقائد میں کمزور ہو کر شرک کرنا پھر دوڑ دوڑ کر مدینہ جا کر مسجد نبوی کی زیارت کرنا یا عمرہ و طواف کعبہ کرنا اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچا

سکتا اور یہ آپ ﷺ سے محبت کی علامت بھی نہیں، اصل محبت ان کی اطاعت و اتباع میں مخفی ہے۔

جی ہاں! بار بار مدینہ جانا اور آپ کی قبر شریف کی زیارت کرنا ہی آپ کی محبت کی علامت نہیں بلکہ اصل محبت آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنا ہے، ویسے وہاں جا کر عبادات بجالانا کار ثواب اور مستحب عمل تو ہے لیکن پہلے عقیدہ کی درستگی اور فرضی عبادات میں سبقت ضروری ہے۔

جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ کی سب سے پہلی اسکیم یہ تھی کہ مسجد بنائی جائے، آپ نے قدم اٹھاتے ہوئے اس کام کا آغاز کر دیا، یاد رہے کہ مسجد نبوی ﷺ جس جگہ پر تعمیر ہوئی ہے اس کی تفصیل صحیح بخاری کی روایت میں ہے جو انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ﴿جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو بالائے مدینہ میں عمرو بن عوف کے قبیلہ میں فروکش ہوئے، چودہ روز تک یہاں ٹھہرے رہے پھر بنو نجار کی قوم کو طلب فرمایا۔ بنو نجار گردن میں تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت اونٹنی پر سوار تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے بیٹھے تھے اور قبیلہ بنو نجار کے آدمی آپ کے آس پاس (پا پیادہ چل رہے) تھے

غیر مقلد اہلحدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے فتویٰ دیا کہ قبلہ کی طرف پاؤں کرنے کی ممانعت میں صریح حدیث نہیں آئی۔ اس میں تشدد نہ چاہیے

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

فتاویٰ اہلحدیث

جلد اول

از

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی

المتوفی

۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۴ھ ○ ۲۰ اگست سنہ ۱۹۶۴ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ ڈی بلاک سرگودھا

[illegible]

عبداللہ امرتسری روپڑی

مساجد کا بیان

قبلہ کی طرف پاؤں کرنا

سوال ۔ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانے یا چارپائی کی پائنتی کرنے کی ممانعت میں کوئی حدیث وارد ہے اگر کوئی شخص عمداً قبلہ کی طرف پاؤں کرے تو کیا وہ العیاذ شرعاً مجرم ہے۔ ؟

جواب ۔ قبلہ کی طرف پاؤں کرنے کی ممانعت میں صریح حدیث نہیں آئی۔ اس میں تشدد نہ چاہیے

عبداللہ امرتسری روپڑی

[illegible]

☆یعنی اہلحدیث مولوی قبلہ کی طرف پاؤں کرنے کی اجازت دے رہے ہیں یعنی اب ادب بھی دل سے نکل گیا۔

غیر مقلد اہلحدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے مسند احمد کی حدیث شریف کو بغیر تحقیق کے جھوٹی حدیث قرار دے دی

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

فتاویٰ اہلحدیث

جلد اوّل

از

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی

المتوفی

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ۲۰ اگست ۱۹۶۴ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ ڈی بلاک سرگودھا

۲۹۰

سوال: ایک شخص مسلمان ہے لیکن وہ نماز نہیں پڑھتا یا وہ کبھی نماز پڑھتا ہے کبھی چھوڑ دیتا ہے۔ یہ مسلمان عیسائی سے اچھا ہے یا عیسائی بے نماز مسلمان سے اچھا ہے۔ بے نماز کے ساتھ میل جول کھانے پینے کا کیا حکم ہے۔

جواب: بے نماز کے متعلق اختلاف ہے کہ کافر ہے یا نہیں۔ صحیح یہی ہے کہ کافر ہے۔ ورنہ بے نماز اور عیسائی میں فرق صرف اتنا ہو سکتا ہے کہ عیسائی خنزیر کھاتا ہے۔ مردار سے پرہیز نہیں کرتا۔ اسی طرح جنابت سے غسل نہیں کرتا۔ اس قسم کی بہت سی اشیاء ہیں۔ جن میں بے نماز عیسائی سے ممتاز ہے۔ اس بنا پر بے نماز کو عیسائی سے بہتر کہنا چاہیئے۔ رہا وہ شخص جو کبھی نماز پڑھتا ہے اور کبھی نہیں پڑھتا۔ سو اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ کچھ وقت لگاتار پڑھتا ہے اور کچھ وقت لگاتار چھوڑ دیتا ہے اس کا حکم پڑھنے کے دنوں میں نمازی کا ہے اور ترک کے دنوں میں تارک کا ہے۔ دوسرا یہ کہ کوئی نماز کسی وقت پڑھ لی۔ کوئی نماز چھوڑ دی۔ یہ بے نمازی ہی ہے کیونکہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اس کا یہ قصد نہیں ہوتا کہ اگلی نماز بھی پڑھوں گا۔ گویا کہ وہ پڑھنے کے وقت تارک ہے۔ اس لئے یہ بے نمازی ہے۔ ہاں یہ بھی احتمال ہے کہ جو نماز اس نے پڑھی ہے اس کے بعد دوسری نماز کا وقت آنے سے پہلے مر جائے تو یہ نمازی شمار ہوگا اور اس کا جنازہ پڑھ لیا جائے۔ اور اگر دوسری نماز کا وقت آ گیا اور باوجود پڑھ سکنے کے نہیں پڑھی تو پھر وہ بے نماز شمار ہوگا لیکن یہ احتمال نماز جنازہ کی گنجائش کے لئے ہے ورنہ اس کے ساتھ کھانے پینے میں غیرت کا تقاضا یہی ہے کہ پرہیز کیا جائے۔ کیونکہ زندہ کے لئے تنبیہ مناسب ہے تاکہ اس کی اصلاح ہو جائے اور مردہ کے لئے شفقت مناسب ہے کیونکہ اس کا عمل منقطع ہو چکا ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ماڈل ٹاؤن کرشن نگر [illegible] لاہور ۸ شوال [illegible]

صبح اور شام صرف دو نماز پڑھنا

سوال: ایک مولوی صاحب نے مسئلہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا کہ میں صبح اور عشاء کی نماز ادا کروں گا اگر منظور ہو تو اسلام لاتا ہوں آپ نے اس کو دو نماز پڑھنے کی اجازت دے دی۔ یہ حدیث کہاں ہے۔ [illegible]

جواب: یہ حدیث بالکل جھوٹ ہے کسی کتاب میں نہیں ہے۔ عبداللہ امرتسری روپڑی [illegible]

حدیث شریف: حضرت نصر بن عاصم لیثی رضی اللہ عنہ اپنے خاندان کے شخص کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شرط پر اسلام لائے کہ وہ صرف دو وقت کی نمازیں پڑھا کریں گے تو سرکار اعظم ﷺ نے ان کی شرط قبول کر لی (بحوالہ: مسند احمد شریف)

غیر مقلد اہلحدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے اہلحدیث مولوی محمد جونا گڑھی کے حوالے سے لکھا کہ جمعہ کی دو اذانیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بدعت ہے (معاذ اللہ)

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

فتاویٰ اہلحدیث

جلد اوّل

از

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی

المتوفی

۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۴ھ ○ ۲۰ اگست سنہ ۱۹۶۴ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ ڈی بلاک سرگودھا

۴۴۶

نے جس کلام کو اچھا سمجھا وہ خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ سو پہلی اذان حضرت عثمان کی جاری کی ہوئی ہے اور تو
کی حیات میں اور بعد اس کے برابر چلتی رہی۔ اور فتح الباری جلد دوم صفحہ ۳۹۴ میں ہے کہ ظاہر یہی ہے کہ یہ اذان سب شہروں
میں جاری ہو گئی صرف فاکہانی نے اتنا ذکر کیا ہے کہ مکہ میں حجاج نے جاری کی ہے۔ اور بصرہ میں زیاد نے۔ پھر
صاحب فتح الباری لکھتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ اہل مغرب اس وقت ایک ہی اذان دیتے ہیں۔ اور عبداللہ
بن عمر سے صاحب فتح الباری نے بدعت ہونا نقل کیا ہے۔ پھر کہا ہے۔ عبداللہ بن عمر کے قول میں دو احتمال ہیں۔

ایک یہ کہ بدعت کہنے سے ان کا مقصود انکار ہو یعنی یہ اذان درست نہیں۔

دوسرا یہ کہ انکار مقصود نہ ہو بلکہ یہ مقصود ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ نہ تھی جیسے نماز تراویح کو حضرت عمر نے بدعت کہا ہے حالانکہ شرعاً سنت ہیں۔

خلاصہ یہ کہ ما راٰہ المسلمون حسنا حدیث کے ماتحت عثمانی اذان درست ہے۔ کیونکہ اس وقت قریباً سب شہروں میں جاری ہو گئی ہے۔ علاوہ ازیں اگرچہ ابتداء اس کی لوگوں کی کثرت کی وجہ سے تھی مگر سب شہروں میں اس کا پھیلنا دلالت کرتا ہے کہ لوگوں کی کمی کی صورت میں بھی متروک نہیں ہوئی۔ پس ثابت ہوا کہ اب بھی یہ اذان درست ہے خواہ کم ہوں یا زیادہ۔ ہاں ضروری نہیں کہ کوئی نہ دے تو گنہگار ہو۔ مگر دینے والے پر بھی کوئی اعتراض نہیں۔ اور بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ یہ جگہ بازار میں دینی چاہیئے کیونکہ حضرت عثمان نے ایسی جگہ ہی دی تھی یہ ٹھیک نہیں۔ اس سے مقصود اعلان ہے۔ یعنی لوگوں کو خبر دینا مقصود ہے۔ اس میں بازار یا کسی جگہ کی خصوصیت کو کوئی دخل نہیں۔ مدینہ شریف میں بازار مسجد کے ساتھ تھا اس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مقرر جگہ پر دلوائی یہاں بھی ہر شہر کی جامع مسجد میں مقرر جگہ دیکھ لینی چاہیئے۔

مولانا محمد جونا گڑھی نے اس اذان کو بدعت قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔

کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پہلے دو خلیفوں کے زمانہ میں تو اس دوسری اذان کا وجود ہی نہ تھا۔ ہاں حضرت عثمان کے زمانہ میں بعلت کثرت اور وقت معلوم کرانے کے لئے زوراء پر اذان کی جو جگہ کہ بازار کی تھی دلوایا ہے۔ پس جامع مساجد میں جو دو اذانیں جمعہ کے لئے ہوتی ہیں مروجہ بدعت ہے۔ کسی طرح جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔

(محمد جونا گڑھی)

تعاقب: یہ بدعت نہیں کیونکہ اذان سے مقصود اعلان ہے۔ خصوصیت موضع کا ذکر نہ

یہ غیر مقلد اہلحدیث پیشوا مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے فتاویٰ ثنائیہ میں لکھا ہے کہ قرآن بھی خدا کا پیدا کیا ہوا نور مخلوق ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت

ابو الوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری

دوم

مرتب محمد داؤد راز

مکتبہ اصحاب الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی

بالمقابل جلال دین ہسپتال نیو اردو بازار لاہور

فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ۲۹۳ کتاب المتفرقات

ایک شعر نقل کر کے دیتے ہیں جو فرماتے ہیں ؎

وہاں جو عرش پہ تھا ... [illegible] ... بسم اللہ

بلطف حمل ... العقیدہ کی ایک ... کا ذکر کرتے ہیں جو الفقیہ ... اپریل میں ... مرقوم ہے اہل حدیث کی ... جناب مستند صاحب ... اس کا جواب ... ہونا چاہیے تاکہ الفقیہ کی ... مگر ہم ... کرنے کے علاوہ ... کیونکہ ہمیں تعلیم دی گئی ہے ... [illegible] ... تمہید لکھنے کے بعد ہم اصل مسئلہ کا ذکر کرتے ہیں

ہمارا اور الفقیہ پارٹی کا اتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نور خدا ہیں، مگر اس کی تشریح میں اختلاف ہے۔ الفقیہ پارٹی کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور ہیں جس کی تشریح میں شعر ہے جو الفقیہ میں ... ہوا ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفے ہو کر

ہم اس عقیدہ کو ... عیسائی ... عقیدہ ... بلکہ عقیدہ ... سمجھتے ہیں ہمارے ... کی تشریح یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پیدا کئے ہوئے نور ہیں جس طرح قرآن بھی خدا کا پیدا کیا ہوا نور مخلوق ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔

مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَكِنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ (یعنی ہم نے قرآن کو تیرے دل پر نور بنایا)

اب ... حضرات ... کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے ... اور مخلوق ہیں ... تعریف ملاحظہ ہو الفقیہ کے ... باوجود ... کرنے کے تعریف ... کے ... یہ فقرہ بھی لکھنے پر مجبور ہو گئے کہ۔

"محمد مصطفےٰ علیہ السلام نور ہیں خدا نے انہیں نور بنایا اور نور فرمایا ہے۔"

(الفقیہ ... اپریل ... صفحہ ...)

اس فقرہ میں "بنایا" کا لفظ غور طلب ہے، جو اصل خلق کا ترجمہ ہے ... صاف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پیدا کئے ہوئے نور ہیں ... خدا کی صفت ہے ... [illegible] ... خدا تعالیٰ کی سب صفات ... یہی ہمارا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ... صفات سب خدا کی مخلوق ہیں ... [illegible] ... صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ... جس کا مطلب ... کے

☆ قارئین کرام! اہلحدیث پیشوا کے نزدیک قرآن مجید مخلوق ہے۔ قرآن پاک اگر مخلوق ہے تو پھر وہ حادث ہے، جب حادث ہے تو وہ فنا ہو جانے والا ہے جبکہ یہ عقیدہ قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے۔ یاد رہے کہ امام بیہقی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ امام مالک، امام اعظم ابو حنیفہ، امام احمد ابن حنبل، امام شافعی، امام وکیع بن الجراح، امام مزنی اور امام یحییٰ بن یحییٰ رحمہم اللہ کے نزدیک جو قرآن پاک کو مخلوق کہے، وہ کافر ہے (کتاب الاسماء والصفات)

اہلحدیث کے شیخ الکل مولوی نذیر دہلوی نے یزید کی حمایت کرتے ہوئے اسے بے قصور لکھا۔

مزید لکھا کہ یزید نے امام حسین کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا، نہ اس فعل سے راضی تھا

فتاوی نذیریہ جلد اول ۲۲۷ کتاب الاعتصام بالسنۃ

[illegible] رکھتا ہے،

یزید کے بارے میں بعض کہتے ہیں کہ باتفاق مسلمانوں کے وہ امیر تھا تو اس کی اطاعت امام علیہ السلام پر واجب تھی، حالانکہ اس کی خلافت پر مسلمانوں کا اتفاق نہ ہوا، اور ایک جماعت صحابہ و اولاد صحابہ نے اس کی بیعت نہیں کی، اور جن حضرات نے بیعت کی بھی تھی، جب ان کو اس کے فسق و فجور کا حال معلوم ہوا، فسخ بیعت کر کے مدینہ میں واپس آ گئے اور بعض قائل ہیں کہ یزید نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا، نہ اس فعل سے راضی تھا یہ بھی باطل ہے۔ قال العلامۃ التفتازانی فی شرح العقائد النسفیۃ والحق ان رضی یزید بقتل الحسین واستبشاره بذالک واھانتہ اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مما تواتر معناه وان کان تفاصیلہ احادا انتہی اور بعض کہتے ہیں کہ قتل امام [illegible] گناہ کبیرہ ہے نہ کفر اور یزید پر لعنت مخصوص کرنا ہے تا زم اپن قطان، نہیں جانتے [illegible] کہ ایک طرف خود پیغمبر رسول الثقلین کیا فرما رہا ہے۔ قال اللہ تعالی ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لھم عذابا مھینا [illegible] کہتے ہیں کہ اس کے خاتمہ کا حال معلوم نہیں، شاید اس نے اس کفر و معصیت کے بعد توبہ کی [illegible] وقت موت کے تائب ہو گیا ہو، امام غزالی کا احیاء العلوم میں اسی طرف رجحان ہے،

جاننا چاہیے کہ توبہ کا احتمال بھی احتمال ہے حالانکہ اس بے سعادت سے کسی [illegible] وہ [illegible] کسی نے نہیں کیا، شہادت امام حسین و اہانت اہلبیت کے بعد مدینہ منورہ کی [illegible] والیان مدینہ کی شہادت و قتل کے واسطے لشکر بھیجا، تین روز تک مسجد نبوی بے اذان [illegible] اس کے بعد حرم مکہ میں لشکر کشی کر کے عین حرم مکہ میں عبد اللہ بن الزبیر کو شہید کرا لیا [illegible] حال میں تھا کہ اس کی موت آ گئی اس جہان کو پاک کیا، اور اس کے بیٹے معاویہ نے بر سر منبر اس [illegible] بیان کیں، واللہ اعلم بحالی [illegible] اور جیسے سلف و علماء امت سے اس شقی پر [illegible] [illegible] چنانچہ علامہ تفتازانی نے کمال ہول و خروش کے ساتھ اس پر اور اس کے اعوان پر لعنت [illegible] اور بعضوں نے اس معاملہ میں توقف کیا ہے یہی مسلک سلم ہے کہ اس شقی کو سفرت [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتاوی ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت

ابو الوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری

دوم

مرتب محمد داؤد راز

مکتبہ اصحاب الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی

بالمقابل جلال دین ہسپتال نیو اردو بازار لاہور

☆ ہمارا دہلوی صاحب سے سوال: اگر یزید بے قصور تھا تو اس نے گھرانۂ اہلبیت سے معافی کیوں نہیں مانگی؟ ابن زیاد سمیت قاتلین حسین رضی اللہ عنہ کو سزا کیوں نہیں دی؟ گھرانۂ اہلبیت کو قیدی کیوں بنایا؟ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں حملہ کیوں کروایا؟

غیر مقلد اہلحدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے حضور ﷺ کا بول و براز ناپاک قرار دیا (معاذ اللہ)

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

فتاویٰ اہلحدیث

جلد اول

از

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی

المتوفیٰ

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ○ ۲۰ اگست ۱۹۶۴ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ ڈی بلاک سرگودھا

۲۵۰

چمڑے کے سوا مردار کی کوئی شے پاک کر کے برتنے درست نہیں ویسے فائدہ اٹھانا درست ہے جو چیز حرمت استعمال ثابت نہیں ہوئی مثلاً زرافی حقیقہ وغیرہ کا گوشت کھا سکتے ہیں اور اس کی دیگر اشیاء برت سکتے ہیں لیکن زرخت وغیرہ نجس ہے عمان سے فائدہ اٹھانا درست ہے۔

پس بکلی اگر جائز ہے تو حرام جانور کی چربی کی بیع منع ہے صابن وغیرہ میں استعمال درست ہے۔

حافظ عبداللہ محدث روپڑی ۱۰ نومبر ۱۹۶۳ء

کیا حضور کا پیشاب پاک ہے؟

سوال: کیا نبی کریم کا پیشاب اور بول پاک تھا۔ اگر نہیں تو مولوی رحیم بخش نے اسلام کی دسویں کتاب میں یہ کس دلیل اور کس کتاب سے لکھا ہے کہ

ایک برکت نام عورت نے آپ کا پیشاب پی لیا آپ نے فرمایا تو کبھی پیٹ کی بیماری سے بیمار نہ ہو گی۔ (ص ۸ سطر ۲)

جواب: اس عورت کے متعلق اختلاف ہے بعض کہتے ہیں یہ ام ایمن اسامہ بن زید بن حارثہ کی ماں ہے کیونکہ اس کا نام بھی برکت ہے اور بعض کہتے ہیں یہ اور عورت ہے مولوی رحیم بخش صاحب نے جو روایت بیان کی ہے وہ حافظ ابن حجر نے اصابہ میں ذکر کی ہے اس کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

عَنْ اُمِّ اَيْمَنَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَّارَةٌ يَبُوْلُ فِيْهَا بِاللَّيْلِ فَكُنْتُ اِذَا اَصْبَحْتُ صَبَبْتُهَا فَنِمْتُ لَيْلَةً وَاَنَا عَطْشَانَةٌ فَغَلِطْتُ فَشَرِبْتُهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكِ لَا تَشْتَكِيْنَ بَطْنَكِ بَعْدَ يَوْمِكِ هٰذَا (اصابہ جلد ۴ ص ۴۳۳)

یعنی ام ایمن نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مٹی کا پیالہ تھا جس میں رات کو رفع حاجت کی بجائے پیشاب کیا کرتے تھے۔ ایک رات میں پیاسی سو گئی پس غلطی سے وہ پیشاب پی لیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں نے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا اس دن کے بعد تجھے کبھی پیٹ درد نہیں ہو گا۔

اس روایت سے آپ کے پیشاب کا پاک ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ غلطی سے پیا گیا ہے اور آپ

☆ آپ ﷺ کا بول و براز امت کے حق میں پاک ہے۔ اس پر اکابر علمائے اسلام فرماتے ہیں:

1۔ علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فتح الباری شرح البخاری جلد اول، ص 218 پر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاک ہونے پر کثیر دلائل ہیں۔ ائمہ نے اسے آپ ﷺ کی خصوصیت قرار دیا ہے۔

2۔ شرح شمائل میں روایات شرب بول ذکر کرنے کے بعد رقم طراز ہیں کہ انہی روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے ائمہ متقدمین کی ایک جماعت نے یہ قول کیا کہ آپ ﷺ کا بول و براز پاک ہے اور یہی قول مختار ہے اور تمام متاخرین کا اسی قول پر اتفاق ہے۔ اس پر کثیر دلائل شاہد ہیں اور ائمہ نے حضور ﷺ کے خصوصی شمائل میں شمار کیا ہے (اشرف الوسائل الی فہم الشمائل، ص 77)

بقیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

غیر مقلد اہلحدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بول و براز ناپاک قرار دیکر اجماع امت کا انکار کیا

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

فتاویٰ اہلحدیث

جلد اوّل

از

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی

المتوفیٰ

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ○ ۲۰ اگست ۱۹۶۴ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ ڈی بلاک سرگودھا

۱۵۱

کا یہ فرمانا کہ تیرے پیٹ میں درد نہیں ہو گا یہ علاج ہے جیسے نجس چیز بھی علاج بن جاتی ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چونکہ یہ فعل اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی وجہ سے ہوئی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا معاوضہ دیا کہ اس نجس چیز کو اس کے لئے شفاء بنا دیا بہر صورت اس فعل کو طہارت کی دلیل بنانا غلط ہے۔ عبداللہ امرتسری روپڑ ۱۵ صفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۷ مارچ ۱۹۲۱ء

گندگی کھانے والا جانور

سوال:۔ مشکوٰۃ میں حدیث ہے کہ پاخانہ کھانے والا چارپایہ حلال نہیں اور نہ ہی اس کی سواری جائز ہے جو ماشی وغیرہ میں اکثر ہم نے بھینس گندگی کھاتی دیکھی ہیں۔ کیا ان کی قربانی جائز ہے اور مرغے ہمیشہ گندگی کرید کر کھاتے ہیں۔ اور ان کے انڈے ہر شخص کھاتا ہے اس مسئلہ کا حل قرآن و حدیث سے فرمائیں؟ شیخ علی حسن نمبردار گرہال پور ریاست پٹیالہ

جواب:۔ مشکوٰۃ میں گندگی کھانے والے جانور کی ممانعت ہے لیکن وہاں جلالہ کا لفظ ہے اور جلالہ زیادہ گندگی کھانے والے جانور کو کہتے ہیں۔ یعنی جس کی اکثر خوراک گندگی ہو یہاں تک کہ اس کے دودھ اور اس کے پسینہ سے گندگی کی بو آئے ایسا جانور بے شک حرام ہے۔ مرغی اور بھینس جلالہ میں داخل ہی نہیں۔ کیونکہ اس میں خدا نے ایسی حرارت رکھی ہے کہ اس سے اس کی اصلاح ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے یہ خواہ کتنی گندگی کھا جائے اس سے بدبو نہیں آتی اور اس کا گوشت بدستور لذیذ رہتا ہے۔ عبداللہ امرتسری از روپڑ ضلع انبالہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ

استنجا کا بیان

طریقہ

سوال:۔ قضاء حاجت کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:۔ بیٹھنے کے وقت زمین سے قریب ہو کر کپڑا اٹھانا چاہیے۔ قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کرنے سے پرہیز رکھے اور اگر آگے پیچھے پردہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ عبداللہ روپڑی ۵ محرم ۱۳۶۰ھ

3۔ حضرت امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ اپنی کتاب شفاء شریف میں بول و براز کی طہارت پر دلیل قائم کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو ان کو (یعنی بول استعمال کرنے والے صحابہ کو) منہ دھونے کا حکم دیا اور نہ ہی ایسا عمل دوبارہ کرنے سے منع فرمایا۔

4۔ امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بول مبارک، خون اور باقی تمام فضلات پاک ہیں۔

5۔ حضرت امام شامی علیہ الرحمہ فتاویٰ شامی جلد اول ص 212 پر تحریر کرتے ہیں کہ بعض شوافع اس بات کے قائل ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک بول بلکہ تمام فضلات پاک ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی رائے بھی یہی ہے۔

یہ تفسیر ثنائی کا اصل ٹائٹل ہے۔ یہ تفسیر غیر مقلد اہلحدیث پیشوا ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر ہے

اہلحدیث پیشوا مولوی ثناء اللہ امرتسری نے قرآن مجید کی آیت انک میت إنھم میتون○ کا بے ادبی والا ترجمہ یوں کیا کہ "اے نبی! تو بھی مرجائے گا اور وہ بھی مرجائیں گے" (معاذ اللہ)

تفسیر ثنائی — ۳۹ — پارہ ۲۳ - سورۃ الزمر

وقیل للظلمین ذوقوا ما کنتم تکسبون ○ کذب الذین من قبلھم فاتھم العذاب من حیث لا یشعرون ○ فاذاقھم اللہ الخزی فی الحیوۃ الدنیا ولعذاب الاٰخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ○ ولقد ضربنا للناس فی ھذا القراٰن من کل مثل لعلھم یتذکرون ○ قراٰنا عربیا غیر ذی عوج لعلھم یتقون ○ ضرب اللہ مثلا رجلا فیہ شرکاء متشاکسون ورجلا سلما لرجل ھل یستوین مثلا الحمد للہ بل اکثرھم لا یعلمون ○ انک میت وانھم میتون ○ ثم انکم یوم القیمۃ عند ربکم تختصمون ○

ایسے نازک وقت میں ایسا آدمی اور جو ایسے نہیں بلکہ بدکاریوں کی وجہ سے ظالم ہیں برابر ہو سکتے ہیں؟ حالانکہ ظالموں کو تو کہا جائیگا کہ جو کچھ تم دنیا میں کرتے رہے ہو اسکا بدلہ تم یہاں پاؤ اور عذاب چکھو۔ اے رسول! سنو ان سے پہلے لوگوں نے بھی احکام خداوندی کی تکذیب کی تھی پھر ایسی جگہ سے ان پر عذاب آیا جہاں سے انکو گمان بھی نہ تھا۔ پھر خدا نے انکو دنیا ہی میں عذاب چکھایا اور ابھی آخرت کا عذاب سب سے بڑا ہے کاش وہ اس کو جانتے ہوتے اور سنو! ہم خدا نے لوگوں کی ہدایت کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بتلائی ہیں تاکہ نصیحت پاویں یہ قرآن صاف عربی زبان میں آتا ہے تاکہ لوگ اس کی وجہ سے پرہیزگار بنیں مگر لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے اسی لئے خدا تعالیٰ ایک مثال سناتا ہے۔ ایک غلام ہے جس میں بہت سے شریک مساوی حصہ دار ہیں اور اس کے مقابلہ میں ایک شخص صرف ایک ہی کا غلام ہے۔ پہلا غلام سبھوں کا محکوم ہے۔ ہر ایک اس پر حکم چلاتا ہے بعض اوقات آن واحد میں اس پر مختلف احکام جاری ہوتے ہیں اور وہ بیچارہ حیران سرگردان رہتا ہے اور فقرہ درویش بیچارہ درویش کی مثال اس پر صادق آتی ہے دوسرا غلام محض ایک ہی کی ملک ہے چاہے اس پر حکم کرے یا نہ کرے کیا یہ دونوں غلام حالت میں یکساں ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بعینہ یہی کیفیت ہے موحد اور مشرک کی۔ الحمد للہ کہ اسلام ہر طرح صحیح اور مدلل ہے مگر بہت سے لوگ اس کی حقیقت نہیں جانتے اسی لئے بڑی بھاری غلطی انکو لگتی ہے جب سنتے ہیں کہ نبی خدا کا نائب ہے تو وہ اپنی نادانی سے خیال کرلیتے ہیں کہ یہ بھی مثل خدا کے دائم حی القیوم ہوگا حالانکہ یہ خیال سراسر غلط ہے نبی کی نیابت پیغام رسانی میں ہے ذات و صفات میں نہیں اسی لئے ہم اعلان کرتے ہیں کہ اے نبی! بیشک تو بھی مرجائیگا اور وہ بھی مرجائینگے پھر تم سب لوگ قیامت کے روز اپنے پروردگار کے حضور باہم جھگڑو گے یعنی تمہارا اور ان کا مقابلہ ہوگا اس مقابلہ میں کیا ہوگا؟ یہی کہ مشرک موحدوں کو اور موحد مشرکوں کو تھوڑی دیر کے لئے الزام دینگے۔ اور بس وہ فیصلہ تو خدا کا ہوگا اس فیصلہ کا خلاصہ یہی ہوگا کہ خدا کی بات مانی والا سرخرو ہوگا

☆ جبکہ امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ نے اس آیت کا ترجمہ یوں فرمایا "بے شک آپ بھی انتقال کرجائیں گے اور یہ بھی مرنے والے ہیں"

اسی تفسیر ثنائی جلد ہشتم میں اہلحدیث پیشوا نے مرزا غلام قادیانی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ

مرزا صاحب ساری عمر کوشش کرتے رہے، 2 مئی 1908ء کو انتقال کر گئے

☆ رسول پاک ﷺ کے متعلق تفسیر میں لکھا کہ تو بھی مر جائے گا اور جب مرزا غلام احمد قادیانی کا ذکر آیا تو "انتقال کر گئے" لکھا، کیا یہ عداوتِ رسول نہیں؟

سعودی اہلحدیث مولوی نے لکھا کہ ہاتھ باندھ کر بارگاہِ رسالت میں سلام پڑھنا ناجائز ہے (معاذ اللہ)

زيارة مسجد الرسول صلي الله عليه وسلم

[فضلها و احكامها]

تاليف

محمد شاهد محمد شفيق

داعية مكتب دعوة وتوعية الجاليات بالرس

راجعه

نور الدين داعية مركز توعية الجاليات بالقصيم

زیارت مسجد نبوی ﷺ — 62

نبی ﷺ اور ان کے دونوں اصحاب رضی اللہ عنہما پر سلام پڑھتے وقت آدمی عام حالت میں ہو نہ کہ عاجزی کے ساتھ دونوں ہاتھ باندھ کر جیسا کہ بندہ نماز اس وقت میں داخل نماز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے ایسا کرنا جائز نہیں

بعض دیگر قسم کے لوگ زیارت کے وقت اپنی دونوں آنکھیں بند کر کے حد سے زیادہ تواضع وخشوع ظاہر و اختیار کرتے ہیں جبکہ ایسی تواضع وخشوع نماز میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے اختیار نہیں کرتے، ایسی حالتیں زیارت کے وقت مکروہ ہیں۔

بعض لوگ ہر نماز کے بعد یا مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یا روزانہ کوئی وقت خاص کر کے تینوں قبروں کی زیارت کیا کرتے ہیں اور وہ اس عمل کو کار خیر سمجھتے ہیں حالانکہ ایسا کرنا کسی بھی صحابی یا تابعی یا ائمہ اربعہ سے ثابت نہیں اور یہ نبی اکرم ﷺ و صاحبین سے محبت کی علامت بھی نہیں، بلکہ یہ واضح بدعت ہے۔ اُن سب سے محبت یہ

زیارت مسجد نبوی ﷺ — 63

ہے کہ بندہ زندگی کے سارے شعبوں میں ان کی اطاعت و اتباع کرے۔ امام مالک (امام مدینہ) رحمہ اللہ نے اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا: "صحابہ کرام مسجد رسول ﷺ میں آتے وہاں میں ابوبکر، عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نمازیں ادا کرتے تھے اور وہ نماز کے التحیات میں کہتے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ وغیرہ، درود شریف پڑھتے، پھر جب نماز سے فارغ ہوتے تو بیٹھے یا مسجد سے نکل جاتے، قبروں کے پاس سلام کے لئے نہ آتے تھے، وہ جانتے تھے کہ نبی ﷺ پر نماز میں درود و سلام پڑھنا دیگر تمام اوقات میں پڑھنے سے افضل اور زیادہ بہتر ہے"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: "صحابہ کرام بہتر زمانہ کے افراد ہیں اور آپ ﷺ کی سنتوں و آداب کے زیادہ علم رکھنے والے اور متبع ہیں" لہٰذا ان کی اطاعت کی جائے۔

عالم اسلام کے مشہور فقیہ علامہ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: "صحابہ کرام جبکہ آپ ﷺ کی تعظیم و محبت میں بے حد آگے تھے (آپ ﷺ سے ایسی محبت ان کے علاوہ کوئی امتی نہیں کر سکتا)، جب وہ لوگ مسجد نبوی شریف میں داخل ہوتے تو ان میں سے کوئی بھی آپ کی قبر مبارک کے پاس نہ جاتا، نہ داخل حجرہ سے اور نہ ہی خارج سے، حالانکہ آدمی ان کے زمانہ میں حجرۂ شریف میں دروازہ سے داخل ہو سکتا تھا

☆ مولوی صاحب! ہاتھ باندھنا اگر نماز کی حالت ہے تو ہاتھ چھوڑنا بھی تو نماز کی حالت ہے، کیا قومہ میں ہاتھ نہیں چھوڑتے؟ ذرا سوچ سمجھ کر لکھا کرو، بغضِ رسول میں تمہاری عقلوں پر بھی پردے پڑ گئے

اہلحدیث سعودی مولوی نے اپنی کتاب میں حضور ﷺ کے متعلق لکھا کہ یہ قبر میں نہ کچھ سنتے، نہ کچھ دیکھ سکتے ہیں اور نہ کچھ قبول کرنے کی طاقت رکھتے ہیں (معاذ اللہ) نیز ان سے شفاعت وغیرہ کا سوال کرنا صریح شرک ہے

زيارة مسجد الرسول صلي الله عليه وسلم

[فضلها و احكامها]

تالیف

محمد شاهد محمد شفيق

داعية مكتب دعوة وتوعية الجاليات بالرس

ترجمہ

نور الدین داعیة مركز توعية الجاليات بالقصيم

العرف ٦/١٤٦] .

علامہ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ان درختوں میں سے جن کی طرف حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اشارہ کیا، ایک درخت تھے میں نے شہدائے اُحد کے قبرستان کے پوربی (مشرقی) حصہ میں دس سالوں سے دیکھا تھا، وہ درخت اس قبرستان کے احاطہ سے باہر تھا، اس پر بہت سارے چیتھڑے (پرانے کپڑے کے ٹکڑے) لٹک رہے تھے، پھر سے میں نے سال گذشتہ (١٣٧٠ھ) کے موسم میں دیکھا، اسے جڑ سے ختم کر دیا گیا تھا (الحمد للہ) اللہ تعالیٰ اس درخت کے علاوہ دیگر طواغیت کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے جن کی ماسوا اللہ پوجا کی جاتی ہے [تفصیل کے لئے ملخص تحذیر الساجد او الناس ص٩٢-٩٤]

خلاصہ کلام یہ ہے کہ گنبد خضراء سے گرنے والے پانی کے قطرے اور مدینہ یا دیگر ممالک و شہر کے قبور کے ریت مٹی سے تبرک حاصل کرنا جائز نہیں بلکہ یہ شرک اکبر کا منبع و مرکز ہے

بعض لوگ جو اسلامی تعلیمات اور نبی کریم ﷺ سے سچی محبت کی حقیقت سے ناواقف ہیں، جب نبی اکرم ﷺ کی قبر کے پاس جاتے ہیں تو انہیں مخاطب کر کے کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں سگ (کتا) مدینہ ہوں، میں آپ کا کتا ہوں، مجھے ٹکڑا چاہیے. یا آپ کا کتا دور دراز ممالک و شہر سے آیا، میں آپ سے شفاعت کا امیدوار ہوں، یا کہے: آپ مجھے علم سے نواز دیجئے، یا روحانی فیض عطا کیجئے، یا مجھے شفا عطا فرما، یا میرے حال پر نظر فرما اور میری بات سن کر حاجات کی تکمیل فرما وغیرہ وغیرہ، اسی طرح ایسے لوگ بقیع قبرستان میں داخل ہو کر فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر انہیں مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! میں تیرا کتا ہوں، تو اپنے والد سے کہہ دے کہ وہ میری مدد کریں، تو مجھے اپنے والد سے ٹکڑا دلا دے، میری شفاعت کرا دے وغیرہ یہ صریح شرک ہے (اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو محفوظ رکھے) کیونکہ رسول اللہ ﷺ یا کوئی اور اپنی قبر میں نہ کچھ سنتے ہیں اور نہ ہی اسے دیکھتے ہیں، بلکہ انہیں کچھ قبول کرنے کی طاقت نہیں، اللہ نے فرمایا: ﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ﴾ "اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی قبول نہ

غیر مقلد سعودی اہلحدیث مولوی نے اپنی کتاب میں عظمت وشان والی مساجد کی عظمت کا انکار کیا اور سعودی حکومت کو مشورہ دیا کہ ان مساجد کو ختم کردے

زيارة مسجد الرسول صلي الله عليه وسلم

[فضلها و احكامها]

تاليف

محمد شاهد محمد شفيق

داعية مكتب دعوة وتوعية الجاليات بالرس

ترجمه

نور الدين داعية مركز توعية الجاليات بالقصيم

وہ مساجد و اماکن مدینہ جن کی زیارت احادیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں : وہ دو طرح کی ہیں :

[illegible]

[illegible] جہاں آپ ﷺ اور صحابہ کرام نے نماز ادا کی تھی جیسے مسجد بنی سالم، عیدگاہ، مسجد قبلتین، مسجد علی، مسجد صدیق، مسجد جمعہ، مسجد غمامہ، مسجد اجابہ وغیرہ، درحقیقت ان مساجد کی خصوصیت کے بارے میں کوئی فضیلت ثابت ہے اور نہ ان کی زیارت کا حکم، نیز اس میں دعا و نماز پڑھنے کی کوئی ترغیب بھی وارد نہیں۔

[illegible] وہ مساجد جو عہد رسالت ﷺ اور خلافت راشدہ کی طرف منسوب ہیں، جنہیں زیارت گاہوں کی حیثیت حاصل ہے جیسے مساجد سبعہ، مسجد کو واحد وغیرہ۔ لوگ اس کی زیارت کرتے اور اس میں نمازیں ادا کرتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان مساجد کی فضیلت و اہمیت ہے اور یہ زیارت مسجد رسول اکرم ﷺ کی تکمیل میں داخل ہے درحقیقت یہ نئے امور اور بدعات میں داخل ہیں جنہیں ختم کرنا ضروری ہے ہم امید کرتے ہیں

کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک مملکت (سعودی عرب) کو توفیق دے اور بھی اس کے زیادہ مستحق ہے باذن اللہ کہ وہ ان بدعات کا ازالہ کردے اور وہاں اس محلہ کی جامع مسجد بنادے جیسا کہ دار الافتاء (ریاض) کے بڑے کبار علماء نے فتویٰ دیا۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کو ساری بدعات سے ہوشیار کرتے ہوئے فرمایا: "مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ" "جس نے کوئی ایسا عمل کیا اس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے" [بخاری شریف، حدیث ۲٦٩٧، مسلم شریف، حدیث ٤٤٦] نیز آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں ہے وہ مردود ہے" [بخاری، حدیث ۲٦٩٧، مسلم شریف، حدیث ٤٤٦٧]۔

جب بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھے) نے نبی اکرم ﷺ سے تبرک کے حصول اور ہتھیار لٹکانے کی غرض سے ایک درخت (ذات انواط) کو مقرر کرنے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر، یہ تو گمراہی ہے تم نے وہی بات کہی ہے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی: اِجْعَلْ لَنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ..... "ہمارے لئے بھی ایک معبود ایسا ہی مقرر فرما دیجئے جس طرح ان کے یہ معبود ان ہیں" (سورۃ اعراف، آیت ۱۳۸) [مسند احمد و ترمذی، امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور علامہ البانی نے صحیح ترمذی، حدیث ۲۱۸۰ میں صحیح قرار دیا ہے]۔

اہلحدیث سعودی مولوی نے اپنی کتاب میں گنبد خضراء سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ سعودی حکومت گنبد خضراء کو زمین بوس کر دے (معاذ اللہ)

زيارة مسجد الرسول صلي الله عليه وسلم

[فضلها و احكامها]

تاليف

محمد شاهد محمد شفيق

داعية مكتب دعوة وتوعية الجاليات بالرس

ترجمه

نور الدين داعية مركز توعية الجاليات بالقصيم

تابعین کے زمانہ میں نہیں پایا گیا یہاں تک کہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کا زمانہ بھی اس سے خالی ہے، اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مساجد اور قبروں پر گنبد بنانے کا حکم دیا بلکہ آپ کی تعلیمات کے خلاف ہے اور پھر یہ عام قبروں کے لئے قابل حجت نہیں.

اللہ تعالی مملکت سعودی عرب کو توفیق دے کہ اسے سنت کے مطابق کر دیں جیسا کہ یہ عہد صحابہ میں قائم تھے یعنی گنبد خضراء زمین بوس کر دیں اور مسجد نبوی شریف اور آپ ﷺ کی قبر کے درمیان فصل کر دیں تاکہ اصحاب بدع وخرافات مُردوں (میت) کو مسجد میں دفن کرنے اور قبروں و مزاروں پر قبے، گنبد وغیرہ بنانے پر دلیل نہ پکڑ سکیں، نیز اس کی کوئی فضیلت نہیں چونکہ عہد صحابہ، تابعین وتبع تابعین کے بہت بعد کا ہے لہذا اس کی تعریف وفضیلت میں اشعار وقوالیاں کہنا اور اس کی رنگ کے گانے گانا کم فہمی کی دلیل ہے

عوام اور بعض خواص میں یہ بات مشہور ہے کہ گنبد خضراء کا سایہ نہیں جیسا کہ نبی رحمت ﷺ کا سایہ نہ تھا . یہ بات ذہن میں رکھئے کہ دونوں ہی باتیں غلط ہیں. نبی اکرم ﷺ کا سایہ تھا اور گنبد خضراء کا بھی سایہ ہے. نبی رحمت ﷺ کے سایہ کے متعلق احادیث ملاحظہ فرمائیں: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: "ایک روز ہم لوگوں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز فجر ادا کی، راوی حدیث (انس) نے فرمایا: آپ

☆ یاد رہے کہ مملکت سعودیہ نے اس گستاخانہ کتاب کو مکہ اور مدینہ میں لاکھوں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا ہے۔
ہمارا سوال صرف یہ ہے کہ اور تم پر میرے آقا ﷺ کی عنایت نہ سہی، نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا؟

غیر مقلد اہلحدیث مولوی اقبال کیلانی نے اپنی کتاب میں دعائے گنج العرش، دعائے جمیلہ، دعائے عکاشہ، دعائے مغرب البحر، دعائے امن اور درج ذیل درودوں کو بدعت لکھا ہے (معاذ اللہ)

کتاب اتباع السنة

اتباع سنت کے مسائل

*

محمد اقبال کیلانی

*

حدیث پبلیکیشنز
2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

شامل کر دی گئی ہیں۔ مثلاً:

○ فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے اجتماعی ذکر کرنا ○ مخصوص انداز میں آواز بلند اجتماعی ذکر کے حلقے قائم کرنا ○ ذکر کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک میں کمی بیشی کرنا ○ ایک لاکھ مرتبہ آیت کریمہ کے ذکر کے لئے محفلیں منعقد کرنا ○ محرم کی شب ذکر کے لئے مخصوص کرنا ○ مغرب کو نوافل سمجھ کر پہلے مغرب اور عشاء کے درمیان محفل ذکر کا قائم کرنا ○ 27 رجب کو شب معراج سمجھ کر ذکر کا اہتمام کرنا ○ 15 شعبان کو محفل ذکر منعقد کرنا ○ سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کے ناموں کا ورد کرنا ○ سید عبد القادر جیلانی سے منسوب ہفتہ بھر کے وظائف کا اہتمام کرنا ○ دعائے گنج العرش ○ دعائے جمیلہ ○ دعائے سریانی ○ دعائے عکاشہ ○ دعائے حزب البحر ○ دعائے امن ○ دعائے حبیب ○ عہد نامہ ○ درود تاج ○ درود ماہی ○ درود لکھی ○ درود اکبر ○ ہفت ہیکل شریف ○ چہل کاف ○ قصیدہ معظم وکرم اور ○ ششی قفل وغیرہ جیسے وظائف کا اہتمام کرنا۔ یہ تمام اذکار و وظائف ہمارے ہاں بسوں، ویگنوں، سڑکوں اور عام دکانوں پر انتہائی کم داموں پر بکثرت فروخت ہونے والی کتب میں لکھے ہوئے ہوتے ہیں جنہیں سیدھے سادے کم علم مسلمان لوگ بڑی عقیدت سے خریدتے اور احترام کے ساتھ اپنے پاس رکھتے ہیں اور حسب ضرورت تکلیف یا مصیبت کے وقت ان سے استفادہ کرتے ہیں۔ اذکار و وظائف کے علاوہ دوسری عبادات نماز، روزہ، حج، زکاۃ، عمرہ، قربانی وغیرہ کی بدعات کا معاملہ اس سے بھی چند قدم آگے ہے۔ زندگی کے باقی معاملات پیدائش، شادی، بیاہ، بیماری، موت، جنازہ، زیارت قبور، ایصال ثواب وغیرہ کی بدعات کا سلسلہ لا انتہائی ہے جس کا تذکرہ ایک الگ کتاب کا متقاضی ہے۔ یوں بدعت حسنہ کے نام پر در آنے والی گمراہی اور جہالت کے طوفان نے اسلام کا ایک بالکل نیا، مجمل اور متوازی ایڈیشن تیار کر دیا ہے اور یوں بدعت حسنہ بدعات کی طویل فہرست میں روز بروز اضافہ کا باعث بن رہی ہے۔

② اندھی تقلید:

ان پڑھ اور جاہل عوام کی کثیر تعداد محض اپنے آباؤ اجداد کی تقلید میں غیر مسنون اعمال اور بدعات میں پھنسی ہوئی ہے اور یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتی کہ ان اعمال کا دین سے کیا تعلق ہے۔ ایسے لوگوں کی ہر زمانے میں یہی دلیل رہی ہے

اہلحدیث مولوی اقبال کیلانی نے اپنی کتاب میں
فاتحہ خوانی، مزارات پر حاضری، قرآن خوانی اور محافل میلاد کو بدعت لکھا

کتاب اتباع السنة

اتباع سنت کے مسائل

*

*

حدیث پبلیکیشنز
2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

﴿بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ﴾
"ہم نے اپنے آباؤاجداد کو ایسا کرتے پایا، لہٰذا ہم بھی ایسا ہی کر رہے ہیں۔"
بعض لوگ علماء سوء کی تقلید میں بدعات کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ بعض لوگ اپنے حکمرانوں، جن کی اکثریت دینی معاملات سے بے بہرہ اور بسا اوقات بیزار ہوتی ہے، کی تقلید میں مزارات پر حاضری، فاتحہ خوانی، قرآن خوانی، محافل میلاد اور برسیوں وغیرہ جیسی بدعات میں شریک ہو جاتے ہیں، کچھ لوگ رسم و رواج کی تقلید میں بدعات اختیار کئے ہوئے ہیں۔ تمام صورتوں میں اس گمراہی کا اصل سبب ایک ہی ہے، اندھی تقلید، خواہ وہ آباؤاجداد کی ہو، علماء سوء کی یا سیاسی لیڈروں کی یا رسم و رواج کی۔

④ بزرگوں سے عقیدت میں غلو:

بزرگوں سے عقیدت میں غلو ہمیشہ دین میں بگاڑ کا باعث بنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک، متقی اور صالح بندوں کی صحبت اور محبت نہ صرف جائز بلکہ دینی نقطۂ نظر سے مطلوب ہے لیکن جب یہ محبت اندھی عقیدت کا رنگ اختیار کر لیتی ہے تو ان بزرگوں کی غلط اور غیر مسنون باتیں بھی ان کے معتقدین کو دین کا حصہ لگنے لگتی ہیں اور وہ کار ثواب سمجھ کر ان پر عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان بزرگوں کے خواب، ذاتی تجربات، مشاہدات اور حکایات وغیرہ بھی عقیدت کے غلو میں دین کی سند سمجھ لی جاتی ہیں اور عوام الناس کے سامنے انہیں دین بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور یوں مزید غیر مسنون افعال پھلنے پھولنے لگتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ برصغیر میں جب صوفیائے کرام دعوت اسلام لے کر پہنچے تو محسوس کیا کہ یہاں کے عوام (غیر مسلم) گانے بجانے اور موسیقی کے بہت دلدادہ ہیں چنانچہ صوفیاء نے معاذ اللہ دعوت اسلام کے لئے سماع اور قوالیوں کا طریقہ ایجاد فرمایا، لہٰذا بزرگوں کا یہ عمل تب بھی جائز تھا اب بھی جائز ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اولاً اس قسم کی تمام حکایتیں محض افسانہ اور صوفیائے کرام پر بہتان تراشی کے سوا کچھ بھی نہیں، ثانیاً اگر اس نوعیت کا کوئی ایک آدھ واقعہ ہو بھی تو کسی بڑے سے بڑے بزرگ یا صوفی کا، اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات کے برعکس کوئی بھی فعل مسلمانوں کے لئے حجت نہیں ہو سکتا، خواہ بظاہر وہ کتنا ہی مبنی بر مصلحت اور مبنی از حکمت کیوں نہ ہو۔ غلو عقیدت میں بزرگوں اور صوفیوں کے غیر شرعی اقوال و اعمال کا دفاع عامۃ الناس میں بدعات کی ترویج اور اشاعت کا باعث بنا ہے۔

غیر مقلدین اہلحدیث اور توحیدیوں کے نزدیک پندرہویں شعبان کا روزہ بدعت، ناجائز، باطل اور خلاف سنت ہے، جبکہ پندرہ شعبان کا روزہ احادیث سے ثابت ہے

ماہنامہ
دعوۃ التوحید
اسلام آباد
ایمان کی دولت کا امین — توحید کی خوشبو سے معطر
جلد 10 شمارہ 115 شعبان 1430ھ اگست 2009ء

فہرست مضامین

مرکز دعوۃ التوحید۔ جامع مسجد شاہ اسماعیل شہید I-9/4 - اسلام آباد
موبائل: 0300-5053986 فون: 4438752 فیکس: 4438752

مجلہ دعوۃ التوحید ﴿19﴾ اگست 2009ء

فضیلت بیان کی جاتی ہے اور اس کا اہتمام کرتے ہوئے جشن بھی منایا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پندرہویں شعبان کے دن کے خصوصی روزے کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں کیونکہ خصوصاً نصف شعبان کا روزہ رکھنا کسی صحیح متصل حدیث سے ثابت نہیں۔ اس دن کے روزے کی فضیلت کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب نصف شعبان کی رات ہو تو رات کو قیام کرو، دن کا روزہ رکھو بے شک اللہ تعالیٰ اس رات غروب آفتاب سے آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے: کوئی ہے بخشش مانگنے والا کہ میں اس کو بخش دوں، کوئی ہے رزق طلب کرنے والا میں اس کو رزق دوں، کوئی مصیبت میں مبتلا ہو تو اس کو میں عافیت دوں۔ کوئی... کوئی یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔" (ابن ماجہ ۱/۴۴۴ حدیث ۱۳۸۸)

یہ حدیث ثابت نہیں۔ امام البوصیری زوائد ابن ماجہ (۲/۱۰) میں فرماتے ہیں اس کی سند میں "ابن ابی سبرہ ہے جس کا نام ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن ابی سبرہ" ہے۔ اس کے متعلق امام احمد اور امام ابن معین کا فرمان ہے کہ وہ حدیثیں گھڑتا تھا۔ ابن حجر نے التقریب (۲/۳۹۷) اور العقیلی نے الضعفاء (۴/۱۲۱) میں بھی اس پر وضع حدیث کا الزام لگایا ہے۔ اس بناء پر کئی آئمہ کرام نے پندرہویں شعبان کے مخصوص روزے کو باطل قرار دیا ہے جس کی کوئی اصل نہیں، جیسا کہ امام ابن تیمیہ نے اقتضاء الصراط المستقیم (۳۰۲/۱) اور امام شاطبی نے الاعتصام (۳۶/۱) میں اس کے الگ روزہ رکھنے کو مخص اور بدعت قرار دیا۔ اسی طرح شیخ ابن باز نے اس کے باطل یا بدعت ہونے پر کئی علماء کے اقوال نقل کئے ہیں۔ (دیکھئے: مجموع فتاویٰ و مقالات شیخ ابن باز ۱/۱۹۲ و مابعد)

لہٰذا پندرہویں شعبان کا الگ اہتمام سے روزہ رکھنا باطل، ناجائز اور خلاف سنت ہے۔ ہاں ہر قمری مہینے کے ایام بیض (تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں) کا روزہ رکھنا سنت ہے لہٰذا اگر کوئی ان ایام کو سنت کے مطابق روزہ رکھے تو بہتر ہے۔ (فتاویٰ شیخ صالح العثیمین ۲۰۸/۱)

﴿766﴾

توحیدیوں اور وہابیوں کی ایک عادت بہت پرانی ہے کہ جو حدیث ان کے موقف کے خلاف ہو وہ اسے ضعیف اور من گھڑت قرار دیتے ہیں۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر یہ حدیث من گھڑت ہے تو امام ابن ماجہ علیہ الرحمہ نے اسے سنن ابن ماجہ میں کیوں نقل کیا؟

غیر مقلدین اہلحدیث مولوی حکیم عبدالخالق نے اپنی کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر اعتراض کرتے ہوئے گستاخانہ الفاظ استعمال کیے ہیں

شرک کیا ہے اور بدعت کیا ہے؟

مرتبہ

حکیم عبدالخالق

اللہ تعالیٰ کی عبادات میں شرک

عبادت کا مفہوم:

☆ اہلحدیث مولوی کی اس کتاب کا جواب مولانا محمد شہزاد قادری ترابی نے ”شرک کیا ہے؟ بدعت کیا ہے؟“ نامی کتاب میں تفصیلی طور پر دیا ہے

غیر مقلدین اہلحدیث مولوی حکیم عبدالخالق نے اپنی کتاب میں حضور ﷺ کے متعلق گستاخانہ الفاظ استعمال کیے ہیں

شرک کیا ہے؟ اور بدعت کیا ہے؟

مرتبہ
حکیم عبدالخالق
کے از خدام

☆ اہلحدیث مولوی کی اس کتاب کا جواب مولانا محمد شہزاد قادری ترابی نے ''شرک کیا ہے؟ بدعت کیا ہے؟'' نامی کتاب میں تفصیلی طور پر دیا ہے

مسلمانوں کو تفرقہ بازی کا مرتکب ٹھہرانے والے ڈاکٹر نائیک سے جب ڈاکٹر شاہد مسعود (جیو ٹی وی) نے انٹرویو لیتے ہوئے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ تو جواب میں نائیک نے کہا میں اہلحدیث ہوں

اسلام

دہشت گردی یا عالمی بھائی چارہ

ڈاکٹر ذاکر نائیک

مترجم

سید امتیاز احمد

دار النوادر

۸۸

سوال: اگر اسلام واقعی عالمی بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے تو پھر مسلمان خود کیوں مختلف فرقوں میں تقسیم ہیں؟

جواب: سوال یہ کیا گیا ہے کہ اگر واقعی اسلام عالمی بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے تو پھر مسلمان خود کیوں فرقوں میں تقسیم ہیں۔ اس سوال کا جواب قرآن مجید کی سورۂ آل عمران میں یوں دیا گیا ہے:

﴿ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ﴾ (۳:۱۰۳)

"سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔"

اللہ کی رسی سے کیا مراد ہے؟ اللہ کی رسی سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن مجید۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ یعنی قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی تعلیمات پر نظر رکھیں، اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالیں۔ جیسا کہ پہلے بھی میں نے عرض کیا قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (۶:۱۵۹)

"جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ در گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے۔ وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔"

پھر یہ پوچھا گیا کہ دین اسلام میں تفرقہ ڈالنے سے یعنی فرقوں میں تقسیم ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ بعض مسلمانوں سے جب یہ پوچھا جائے کہ تم کون ہو تو جواب ملتا ہے:

"میں حنفی ہوں۔"

بعض کہتے ہیں:

"میں شافعی ہوں۔"

بعض کہتے ہیں:

۸۹

"میں مالکی ہوں۔"

اور بعض کا جواب ہوتا ہے:

"میں حنبلی ہوں۔"

سوال یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تھے؟ کیا وہ حنفی تھے، حنبلی تھے، مالکی تھے یا شافعی تھے؟ وہ صرف اور صرف مسلمان تھے۔

قرآن پاک کی سورۂ آل عمران میں ارشاد ہوتا ہے:

فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ (۳:۵۲)

"جب عیسیٰ علیہ السلام نے محسوس کیا کہ بنی اسرائیل کفر و انکار پر آمادہ ہیں تو اس نے کہا کون اللہ کی راہ میں میرا مددگار ہوتا ہے؟"

حواریوں نے جواب دیا:

نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (۳:۵۲)

"ہم اللہ کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے۔ آپ گواہ رہیں کہ ہم مسلم (اللہ کے آگے سر اطاعت جھکا دینے والے) ہیں۔"

ایک اور جگہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ (۴۱:۳۳)

"اور اس شخص کی بات سے اچھی بات اور کس کی ہوگی جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں۔"

یعنی اچھا وہ ہے جو کہے کہ میں مسلم ہوں۔ جب بھی کوئی آپ سے یہ سوال کرے آپ کون ہیں؟ تو آپ کا جواب یہ ہونا چاہیے کہ "میں مسلمان ہوں۔" اس میں کوئی شک نہیں اگر کوئی یہ کہے کہ بعض معاملات میں امام ابو حنیفہ یا کسی اور عظیم عالم کی رائے اچھی ہے۔ یا یہ کہ مجھے امام شافعی یا امام مالک یا امام ابن حنبل کے فیصلوں سے اتفاق

☆ڈاکٹر صاحب! کیا یہ منافقت نہیں؟ خود اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہو اور مسلمانوں کے حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی ہونے پر اعتراض؟

ڈاکٹر ذاکر نائیک کے نزدیک حضور ﷺ پڑھے لکھے نہیں تھے یعنی ان پڑھ تھے (معاذ اللہ)

۶۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام میں خواتین کے حقوق جدید یا فرسودہ؟

ڈاکٹر ذاکر نائیک

مترجم

سید امتیاز احمد

دارُالنّوادر
الحمد مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور

سے زیادہ آ جائے۔

مجھے اُمید ہے کہ آپ کو اپنے سوال کا جواب مل گیا ہوگا۔

سوال:..... میں ایک نومسلم ہوں۔ میں نے ۱۹۸۰ء میں عیسائیت چھوڑ کر اسلام قبول کیا، میں اپنے والدین کو یہ یقین کس طرح دلا سکتی ہوں کہ قرآن، انجیل کی نقل نہیں ہے؟

ڈاکٹر ذاکر نائیک:..... میری بہن نے ایک سوال پیش کیا ہے۔ انھوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ پہلے مسیحی تھیں اور پھر انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔ میں انھیں مبارک باد دینا چاہوں گا اور ایک بار نہیں بلکہ تین بار مبارک باد دینا چاہوں گا۔ میں نے پہلے کہا تھا کہ میں دہریے کو مبارک باد دیتا ہوں کہ اس نے "لا الٰہ" تو کہہ دیا ہے۔ بہن کو میں تین دفعہ مبارک باد اس لیے دے رہا ہوں کہ اس نے "لا الٰہ" کہنے کے بعد "الا اللہ" بھی کہہ دیا ہے اور "محمد رسول اللہ" بھی کہہ دیا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ

"کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور محمد اللہ تعالیٰ کے فرستادہ پیغمبر ہیں۔"

لہٰذا میں اپنی بہن کو مبارک باد دیتا ہوں اور اب آتا ہوں ان کے سوال کی جانب۔ سوال یہ ہے کہ وہ اپنے والدین کے سامنے یہ بات کس طرح ثابت کریں گی کہ قرآن بائبل کی نقل نہیں ہے۔ یا بائبل سے استفادہ نہیں کرتا۔

جیسا کہ میں نے پہلے آپ کو بتایا کہ ایک تاریخی حقیقت ہی ایسی ہے جو اس قسم کی کسی بات کا امکان ہی ختم کر دیتی ہے۔ اور وہ حقیقت یہ ہے کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ اُمّی تھے۔ یعنی پڑھے لکھے نہیں تھے۔

قرآن کہتا ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ﴾ [الاعراف: ۱۵۷]

"(پس آج یہ رحمت ان لوگوں کا حصہ ہے) جو اس پیغمبر نبی اُمّی کی پیروی

☆ یاد رہے کہ حضور ﷺ پڑھے لکھے تھے مگر کسی انسان سے نہ پڑھا جو کچھ سیکھا، اپنے رب سے سیکھا

القرآن: وانزل اللہ علیک الکتب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم O (سورۂ نساء، آیت 113، پارہ 5)

ترجمہ: اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو رب تعالیٰ نے سارے علوم سکھا دیے پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ لکھنے پڑھنے کا علم نہ سکھایا ہو۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک نے ایک آیت پیش کی جس میں حضور ﷺ کو "اُمّی" فرمایا گیا۔ یاد رہے "اُمّی" کا ترجمہ ان پڑھ نہیں بلکہ "بے پڑھا" یعنی کسی انسان سے نہ پڑھا فقط اپنے رب سے پڑھا۔ تفسیر خازن میں ہے کہ آپ ﷺ کا "اُمّی" یعنی بے پڑھا ہونا یہ آپ ﷺ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ آپ کسی انسان سے نہ پڑھے اور کتاب وہ لائے جس میں اولین آخرین غموں کے علوم ہیں۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک نے سوال پوچھنے والے ہندو پرکاش کو "میرے بھائی" کہا۔ کیا ہندو (بت پرست) کو اپنا بھائی کہا جا سکتا ہے

خطبات ڈاکٹر ذاکر نائیک

اگر بیوی مطمئن نہ ہو تو وہ خاوند سے "خلع" لے کر دوسری شادی کر سکتی ہے۔

سوال : میرا نام سرداری حاکم ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جب آپ یہ فرماتے ہیں کہ عورت کسی خاص مرد سے شادی نہ کرنا چاہے تو اسے انکار کا حق حاصل ہے لیکن جو والد اس کی پرورش کر رہا ہے اسے کھلاتا پلاتا ہے اس کی ساری ضروریات کا خیال رکھتا ہے اس نے انکار کر دیا تو وہ وہاں رہ کیسے سکے گی؟

جواب: بہن نے سوال یہ پوچھا ہے کہ ایک عورت کو اگر یہ حق حاصل ہے کہ وہ والدین کی پسند کے مرد سے شادی کرنے سے انکار کر دے تو کیا وہ اس انکار کے بعد ان والدین کے ساتھ رہ سکے گی؟ میری بہن نے میری ساری گفتگو کو غور سے نہیں سنا۔ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ مرد کا فرض ہے کہ وہ خاندان کی عورتوں کی دیکھ بھال کرے ان کی کفالت کرے۔ شادی سے قبل یہ فرض باپ کا اور بھائی کا ہوتا ہے اور لڑکی کی شادی کے بعد خاوند کا اور بیٹے کا کہ وہ اس کی مالی ضروریات پوری کریں۔ لڑکی نے شادی سے انکار کر دیا ہو جب بھی یہ فرض باپ اور بھائی کا ہی رہتا ہے کہ وہ بدستور اس کی کفالت کرتے رہیں۔ اس بچی کو اس کی پوری پوری اجازت ہے کہ وہ ایسی شادی سے انکار کر دے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی مسئلہ ہے۔

سوال : میں پرکاش ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ تمام مذاہب میں خواہ وہ ہندومت، عیسائیت، یہودیت یا اسلام ہو ان کی مذہبی کتابوں میں بہت سی اچھی باتیں بتائی گئی ہیں لیکن ہزاروں برس سے ان مذاہب میں عورت سے مختلف سلوک کیا جاتا ہے۔ میں پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ بائبل، قرآن اور گیتا میں جو لکھا ہے کیا وہ زیادہ اہم ہے یا معاشرہ عملاً جو کرتا ہے وہ؟ اور اگر عملی صورت زیادہ اہم ہے تو کیوں نہ ہم ان تمام الہامی کتابوں میں جو لکھا ہے اسے کم اہمیت دیں۔

جواب: میرے بھائی نے بہت اچھا سوال پوچھا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ تمام صحیفوں میں اچھی باتیں لکھی ہوئی ہیں مگر لوگ ان پر عمل نہیں کرتے۔ ایسی صورت میں ہم عمل کو زیادہ اہمیت دیں یا ان کتابوں میں لکھی اچھی باتوں کو۔ میں پرکاش سے اس حد تک متفق ہوں کہ بہت سے اسلامی معاشرے قرآن و سنت سے ہٹ گئے ہیں تاہم سوال کے پہلے حصے کا جہاں تک تعلق ہے کہ تمام مذہبی کتابوں میں اچھی باتوں کا ذکر ہے میں اس سے اتفاق نہیں کرتا میں نے ایک لیکچر "اسلام میں عورتوں کا مقام اور دیگر مذاہب" کے موضوع پر دیا تھا۔ اس میں میں نے اسلام میں عورت کے مقام کا

259

"جب تک ایک چراغ سے دوسرا چراغ نہیں جلتا ایک سے دوسرا چراغ نہیں جلایا جا سکتا"

خطباتِ ڈاکٹر ذاکر نائیک

City Book Point

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے "مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں" مگر اس کے برعکس ڈاکٹر نائیک ہندو (بت پرست) کو اپنا بھائی کہہ رہے ہیں

غیر مقلد اہلحدیث کے نزدیک رسول اللہ ﷺ اپنی قبر میں زندہ نہیں ہیں۔ آپ کی روح اعلیٰ علیین میں ہے

۵۲

"اللہ تعالیٰ نے زمین پر سیاح فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں:"

اسی طرح دوسری کتب احادیث میں بھی ایسی روایات موجود ہیں جو باوجود اختلاف الفاظ کے اس مضمون میں مشترک ہیں کہ امت کا صلوٰۃ و سلام فرشتوں کے ذریعہ نبی اکرم تک پہنچا دیا جاتا ہے خواہ کہیں سے بھی پڑھا جائے۔

یہ سب احادیث سماع موتیٰ تو کجا، اس کا خلاف ثابت کرتی ہیں۔

علاوہ ازیں ایک روایت مشکوٰۃ (کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ وفضلہا) میں بحوالہ بیہقی فی الدعوات الکبیر یوں بیان کی گئی ہے:

۲۔ مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ:

"جو مسلمان مجھ پر سلام کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے حتیٰ کہ میں اس کا جواب دیتا ہوں:"

اس حدیث سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

۱۔ رسول اللہ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ نہیں ہیں جیسا کہ بعض لوگوں کا عقیدہ ہے۔ آپ کی روح اعلیٰ علیین میں ہے جہاں سے وہ سلام کا جواب دینے کے لیے لوٹائی جاتی ہے۔ اگر آپ قبر میں زندہ ہوں تو روح کے لوٹائے جانے کا کچھ مطلب نہیں نکلتا۔

۲۔ نیز سلام کا جواب دینے کے لیے روح لوٹائی جاتی ہے سلام سننے کے لیے نہیں۔ کیونکہ حدیث بالا اور احادیث کی رو سے سلام تو آپ کو فرشتوں کے ذریعہ پہنچا ہی دیا جاتا ہے۔ آپ ان جمع شدہ سب سلاموں کا جواب اس صورت میں دیتے ہیں کہ آپ کی روح لوٹائی جاتی ہے اور آپ جواب دیتے ہیں۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ اور عام افراد امت میں فرق یہ ہے کہ انبیاء کے جسم مٹی پر حرام قرار دیئے گئے ہیں اور یہ بات خصائص انبیاء میں سے ہے۔ پھر جب آپ پر سلام و جواب کی یہ صورت ہو تو دوسروں پر اگر سلام پڑھا یا تعلیم کیا جائے تو ان کا سننا اور جواب دینا ناممکن ٹھہرتا ہے۔ علی الاطلاق سماع موتیٰ کا قبول کرنا پھر بھی محال ہے۔

سلام تشہد: اسی طرح وہ سلام جو نماز میں تشہد کے دوران پڑھا جاتا ہے تو یہ سلام خطاب یہ سلام تحیہ ہے ہی نہیں... وہ یہ سلام کہ حضرت سے سنتا ہے نہ کہیں سے جواب دیا

☆ غیر مقلد اہلحدیث مولوی عبدالرحمٰن کیلانی کا یہ لکھنا اسلامی عقیدے کے سراسر خلاف ہے۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ حضور ﷺ کی روح مبارک آپ کے جسم سے جدا ہے اور جب کوئی سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو جسم انور میں واپس لوٹا دیتا ہے کہ آپ ﷺ سلام کا جواب دے سکیں۔ اگر صورت حال یہی ہوتی تو غور کرنا چاہئے کہ ستر ہزار فرشتے تو ہر ساعت اور ہر لمحہ اس بارگاہ میں حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کرتے ہیں اور کروڑوں انسان دنیا کے ہر گوشے سے ہمہ وقت صلوٰۃ و سلام کے پھول نچھاور کرتے ہیں۔ اگر سلام کا جواب دینے روح اطہر جسم انور میں آتی اور فارغ ہو کر جاتی رہے تو روزانہ کم از کم کتنی دفعہ آنا اور جانا ہوگا؟ کیا روح پاک کی یہ ہمہ وقت دوڑ نہ ہوگی جو دیکھنے والوں کی عزت افزائی کی جگہ ایک گونہ عذاب ہی نظر آئے گا۔ لہذا یہ مفہوم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ بات وہی ہے جو گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے فرمائی کہ آپ ﷺ کا جسم اطہر دنیاوی زندگی کی طرح بالکل سالم رہتا ہے آپ اپنی قبر انور میں زندہ ہیں (جذب القلوب)

ہر مسلمان نماز سے قبل زبان سے نیت کرتا ہے، وہابی توحیدی فرقے کے مولویوں نے زبان سے نیت کرنے کو بدعت قرار دے کر ہر مسلمان کو بدعتی قرار دیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِينَ (البقرۃ ۴۳)
"اور صلوٰۃ قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو"

الصلوٰۃ

مسجد توحید، توحید روڈ کیماڑی کراچی، پوسٹ بکس نمبر ۵۰۲۸
(ٹیلیفون نمبر ۲۸۵۰۵۱/۲۸۵۵۹۲)

(۱۸)

مخصوص مسافت کی بنا پر کاندھے اور قدم دونوں ایک ساتھ نہ مل پائیں تو بھی کوئی حرج نہیں، البتہ اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ صف بالکل سیدھی ہو اور شانوں کے درمیان خلا نہ ہو۔ بچے مردوں کے پیچھے صف بنائیں(۱) اور عورتیں ان کے پیچھے صف بنائیں(۲)۔ اگر صرف دو ہی آدمی صلوٰۃ ادا کریں (خواہ بچہ ہو) تو دوسرا شخص امام کے دائیں طرف اس کے برابر کھڑا ہو(۳) اور اگر کوئی تیسرا آجائے تو امام مقتدی کو پیچھے کردے اور وہ دونوں امام کے پیچھے صف بنائیں(۴)۔ لیکن اگر وہ تیسرا فرد عورت ہو تو وہ اکیلی پیچھے کھڑی رہے اور بچہ یا مرد امام کے دائیں طرف(۵)۔ لیکن کوئی آدمی پوری صف چھوڑ کر اکیلا نہ کھڑا ہو کیونکہ ایسے شخص کو نبی ﷺ نے صلوٰۃ دہرانے کا حکم دیا تھا(۶)۔ جب اقامت ہو جائے تو صلوٰۃ کے لئے دوڑ کر نہ آئیں بلکہ وقار اور سکون سے چل کر آئیں، جس قدر نماز مل جائے وہ پڑھ لیں اور جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کرلیں(۷)۔

نیت کرنا

نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ جب صلوٰۃ ادا کرنے کھڑے ہوں تو یہی اس کی نیت ہے۔ اس کے لئے زبان سے الفاظ ادا کرنا کہ "میں نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز فجر واسطے اللہ تعالیٰ کے، منہ طرف کعبہ شریف کے، پیچھے اس امام کے ---" صریح بدعت ہے۔ احادیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔

تکبیرات

اللہ اکبر کہنا تکبیر کہلاتا ہے۔ صلوٰۃ کے شروع میں اور ہر رکوع، سجدہ میں جاتے ہوئے اور سجدوں اور قعدے سے اٹھتے ہوئے اللہ اکبر کہیں(۸)۔ یہ تکبیریں امام

(۱) مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب تسویۃ الصفوف (۲) بخاری، کتاب الاذان، باب المرأۃ وحدھا تکون صفا / مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب امر النساء المصلیات وراء الرجال (۳) بخاری، کتاب الاذان، باب میمنۃ المسجد والامام (۴) مسلم، کتاب الزھد، باب حدیث جابر الطویل (۵) مسلم، کتاب المساجد، باب جواز الجماعۃ فی النافلۃ (۶) ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب الرجل یصلی وحدہ خلف الصف / ترمذی، ابواب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ خلف الصف وحدہ (۷) بخاری، کتاب الاذان، باب ما ادرکتم فصلوا (۸) ایضاً، باب التکبیر اذا قام من السجود

☆ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک بھی نیت دل کے ارادے کا نام ہے، امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے زبان سے نیت کرنے کو فرض یا واجب قرار نہیں دیا بلکہ ہمارے فقہاء نے لکھا ہے کہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے یہ الفاظ ادا کرنا (فرض یا واجب نہیں) بہتر ہے

غیر مقلدین اہلحدیث کے نزدیک مزارات صحابہ شرک کے ذرائع ہیں، اور مزارات صحابہ و اہلبیت کو ختم کرنے پر سعودی نجدی حکومت کے اقدام کو سراہا ہے (معاذ اللہ)

کعبۃ اللہ کا احترام

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ. (الحج ۲۶)

ترجمہ

اور (ایک وقت تھا) جب ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے خانہ کعبہ کو مقام مقرر کیا (اور ارشاد فرمایا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لیے میرے گھر کو صاف رکھا کرو۔

تفسیر:

آیت میں ابراہیم علیہ السلام کو دو امور کا حکم دیا گیا تھا (۱) شرک سے پاک رکھنا (۲) اور عبادت کے لیے آنے والوں اور وہاں قیام پذیر افراد کے لیے اس کو مناسب حالت میں رکھنا۔

ابراہیم علیہ السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جب شاہ سعود کے خاندان نے بھی بیت اللہ سے چار مصلے ختم کر کے افتراق کا ذریعہ ختم کر کے تمام مسلمانوں کو متحد کرنے کی کوشش کی تو اس کے خلاف آوازیں اٹھیں اور جب اللہ کے حکم اور ابراہیم کی سیرت پر عمل کر کے شرک کے ذرائع (مزارات) کو ختم کر دیا گیا تو آج تک کچھ ملک، قومیں اور تنظیمیں سعودی حکمرانوں کو معاف کرنے کیلئے تیار نہیں۔ عبادت گزاروں اور وہاں کے باشندوں کی دیکھ بھال بھی اللہ کا حکم تھا اس پر بحمد للہ سعودی حکمران بہتر انداز سے عمل پیرا ہیں تو پھر ان کے خلاف سازشیں کرنے کا کیا جواز ہے۔

مسلمان کو تکلیف دینا

عَنْ أَبِي صِرْمَةَ رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مَنْ ضَارَّ مُسْلِمًا ضَارَّهُ اللهُ وَمَنْ شَقَّ مُسْلِمًا شَاقَّ اللهُ عَلَيْهِ (ابوداؤد، ترمذی)

ترجمہ

جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی اللہ اسے تکلیف دے گا جس نے کسی مسلمان پر سختی کی اللہ اس پر سختی کرے گا۔

تشریح:

حدیث میں مسلمانوں کو باہمی چپقلش، باہم لڑائی جھگڑوں اور ایک دوسرے کے لیے تکالیف کا ذریعہ بننے سے منع کیا گیا ہے۔ اس حدیث میں جو الفاظ مستعمل ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے ایسے لوگوں کے لیے بددعا کی ہے یا انہیں تنبیہ کی ہے کہ مسلمان کو تکلیف دینے کی سزا، اللہ ہر صورت میں دے گا چاہے وہ دنیاوی سزا ہو یا اخروی۔ ایسی بہت سی احادیث ہیں جن میں مسلمانوں کو باہم دیگر لڑائی۔ جھگڑے۔ اختلافات ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرنے۔ ایک دوسرے کو مارنے پیٹنے یا زبانی تکلیف دینے سے ممانعت کی گئی ہے اگر ان احادیث پر عمل ہو جائے تو مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا ہو سکتا ہے۔

صحیفہ (۳) اہلحدیث

☆ یاد رہے کہ اگر مزارات پر کچھ جاہل عوام غیر شرعی افعال کی مرتکب ہوتی ہے تو اس کی آڑ میں مزارات کے خلاف زبان اور قلم سے زہر اگلنا ثابت کرتا ہے کہ اہلحدیث فرقے کے لوگوں کے دلوں میں مزارات اولیاء کے متعلق کتنا بغض و عداوت ہے

غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے مرکزی رسالے میں یزید کو رضی اللہ عنہ، رحمۃ اللہ علیہ اور بے قصور لکھا

دسمبر ☆ تبلیغی سلسلہ نمبر 59 ☆ بمطابق محرم الحرام 1432ھ

کتاب و سنت کا داعی و خصوصی ترجمان
مجلہ تفہیم الاسلام
احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور

زیر نگرانی
فضیلۃ الشیخ مولانا محمد یعقوب شیخ حفظہ اللہ

زیر قیادت
فضیلۃ الشیخ مولانا محمد شریف خان چنگوانی حفظہ اللہ

مولانا ابو طلحہ ضیاء حفظہ اللہ
حافظ عزیز احمد خان
رشید اللہ خان عزیز

حکیم عبد الخالق خان عزیز

محسن آثار
مولانا عبد الرزاق فاروقی الہاشمی ، پروفیسر حافظ محمد عبد اللہ بہاول پوری
مولانا حکیم فیض اللہ خان ، مولانا عبد الرزاق سلفی عنایت پوری

مجلس ادارت
مولانا مفتی سراج احمد حفظہ اللہ ، مولانا عبد الستار علی پوری حفظہ اللہ
پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی ، محترم چوہدری محمد جاوید حفظہ اللہ
مولانا محمد یٰسین شاد ملتانی حفظہ اللہ ، محترم میاں محمد جمیل حفظہ اللہ
محترم سمیع اللہ چوہدری حفظہ اللہ ، محترم حاجی عبد الرشید حفظہ اللہ
محترم حاجی حسن نواب حفظہ اللہ ، محترم محمد عاطف عزیز حفظہ اللہ
محترم محمد اشفاق کوندل حفظہ اللہ ، مولانا ابو سعادۃ مصطفوی حفظہ اللہ
محترم چوہدری عبد السلام حفظہ اللہ ، مولانا عبد الرحیم اظہر حفظہ اللہ

مجلس مشاورت
محترم محمد سلیمان فاروقی ، محترم چوہدری فرید احمد بسرا ، محترم محمد رمضان یوسف سلفی
محترم محمد آصف سلفی ، محترم چوہدری محمد اعجاز حسن ، محترم محمد وقاص شیخ
محترم مولانا مظہر الحق خان ، محترم ڈاکٹر محمد ارشد کمبوہ ، محترم شیخ عبد الغفار
محترم محمد اشفاق سلفی ، محترم حافظ محمد رفیق ، محترم شیخ محمد شفیق ، محترم محمد منیر سلفی
محترم قاری محمد سجاد مدنی ، محترم مہار شاد الحق رندھاوا ، محترم ڈاکٹر عبد الحق

آئینہ ترتیب

نوٹ:۔ "تفہیم الاسلام" ایک غیر سیاسی حیثیت سے تبلیغی نقطہ نظر سے شائع کیا جاتا ہے جو فرقہ وارانہ تعصبات سے آزاد کتاب و سنت کی روشنی میں تفہیم دین کا داعی ہے۔ ☆ ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کلی طور پر اتفاق ضروری نہیں۔ (ادارہ)

خط و کتابت / ترسیل زر: مجلہ "تفہیم الاسلام" محلہ رحمان آباد (شرقی) احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور 0333-6357567

سالانہ چندہ -/300 روپے
ہدیہ فی شمارہ -/25 روپے

اپنے مولویوں کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا کہ یزید کو رحمۃ اللہ علیہ کہنا جائز بلکہ مستحب ہے (معاذ اللہ)

مجلہ تفہیم الاسلام 24 دسمبر 2010ء

(یزید رحمۃ اللہ علیہ کہنا نہیں ہے جائز ہے بلکہ مستحب ہے اور ہم ان پر رحمت کی دعا اپنی نمازوں میں مسلمین و مومنین کے شمول میں ادا کرتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ یزید نے امام حسینؓ کے قتل کا حکم نہیں دیا چنانچہ کتاب بعنوان شہید کربلا جو امام ابن کثیر کی کتاب البدایہ والنہایہ جلد ہشتم کے کچھ حصہ کا ترجمہ ہے۔ میں لکھا ہے کہ سنان بن ابی عمرو بن انس نخعی نے بڑھ کر نیزہ مارا اور آپؓ (امام حسینؓ) زمین پر گر پڑے پھر اس (ملعون) نے آپ ﷺ کو ذبح کیا اور سر کاٹ کر تن سے جدا کر کے خولی بن یزید کے حوالے کیا۔ بعض کہتے ہیں آپ کا قاتل شمر ہے حریت ہے یہ بھی لکھا ہے کہ ابن زیاد کو یزید پسند نہیں رکھتے تھے بصرہ سے بھی معزول کرنا چاہتے تھے لیکن اپنے غلام سرجون کے مشورے سے بصرہ کے علاوہ کوفہ کی بھی نیابت سونپی پڑی۔ کتاب شہید کربلا مذکور میں یہ بھی لکھا ہے کہ یزید یہ سن کر (قتل حسینؓ) اشکبار ہوگیا اور کہنے لگا۔ قتل حسینؓ کے بغیر بھی تمہاری طاعت و فرمانبرداری سے خوش ہوسکتا تھا ابن سمیہ پر خدا کی لعنت واللہ (اللہ کی قسم) اگر میں وہاں موجود ہوتا تو ضرور درگزر کرتا۔ اللہ تعالیٰ حسینؓ پر رحمت کرے اس قاصد اور سرپیش کرنے والے کو کوئی انعام نہیں دیا۔

۴۔ محقق العصر فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ ایک مسئلہ یزید پر سب و شتم کا ہے بدقسمتی سے یہ رواج عام حاصل ہوگیا ہے اور بڑے بڑے علامہ فہامہ بھی یزید کا نام برے الفاظ سے لیتے ہیں بلکہ اس پر لعنت کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھتے اور اس کو حب حسین اور حب اہل بیت کا لازمی تقاضا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی اہل سنت کے مزاج اور مسلک سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ محققین علمائے اہل سنت نے یزید پر سب و شتم کرنے سے بھی روکا ہے۔ (ملاحظہ ہو کتابچہ بعنوان امام حسینؓ اور مسلمان)

۵۔ علامہ محب الدین الخطیب لکھتے ہیں کہ یزید کی سیرت و کردار کے بارے میں محمد بن حنفیہ کی شہادت و گواہی کے بعد کسی تصدیق کی ضرورت نہیں۔ جب ابن زبیرؓ کا داعی عبداللہ بن مطیع لوگوں کو یزید کے خلاف بغاوت پر آمادہ کر رہا تھا اور یزید کی جانب سے ان باتوں کو منسوب کر رہا تھا جو اس میں نہ تھیں۔ مثلاً یہ کہ یزید شراب پیتا ہے نماز نہیں پڑھتا اور احکام قرآنی سے تجاوز کرتا ہے یہ سن کر محمد بن علی بن ابی طالب المعروف بہ ابن الحنفیہ نے فرمایا تم یزید کے بارے میں جن باتوں کا ذکر کرتے ہو وہ میں نے اس میں نہیں دیکھیں۔ حالانکہ میں نے اس کے یہاں قیام کیا تھا اور وہاں قیام میں نے دیکھا کہ یزید پابندی سے ہمیشہ نماز ادا کرتا، نیک اعمال میں پوری دلچسپی لیتا اور فقہی مسائل کا جواب دیتا اس کے ساتھ وہ سنت نبوی ﷺ کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا تھا۔ (مزید ملاحظہ ہو رسالہ بعنوان خلافت یزید و معاویہؓ خطیب مذکور جس کا ترجمہ پروفیسر غلام احمد حریری نے کیا ہے۔)

۶۔ مفتی محمد یوسف لدھیانوی مدیر ماہنامہ "بینات" کراچی لکھتے ہیں کہ اہل سنت کے نزدیک یزید پر لعنت جائز نہیں یہی اہل علم کا شعار ہے جو امام یزید پر لعنت کرنے سے منع کرتا ہے وہ اہل سنت کے عقیدے پر ہے۔ (ماہنامہ بینات کراچی شمارہ ماہ اگست ۱۹۸۱ء)

۷۔ فضیلۃ الشیخ عثمان بن محمد آل خمیس التمیمی اپنی تصنیف "آئینہ ایام تاریخ" میں لکھتے ہیں کہ سیدنا حسینؓ کی شہادت میں یزید بن معاویہ کا کوئی ہاتھ نہ تھا اور ہماری یہ بات یزید بن معاویہؓ کے دفاع کے قبیل سے نہیں بلکہ حق کے دفاع کیلئے ہے۔ یزید نے عبیداللہ بن زیاد کو اس لئے بھیجا کہ وہ امام حسینؓ کو کوفہ میں داخل ہونے سے روک دے اس نے (یزید) عبیداللہ کو آپؓ کے قتل کا حکم نہیں دیا بلکہ امام حسینؓ بذات خود یزید کے متعلق حسن ظن رکھتے تھے۔ اس لئے آپؓ نے فرمایا کہ مجھے یزید کے پاس جانے دو تاکہ میں اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دوں۔ (کتاب آئینہ ایام تاریخ)

۸۔ امام الانبیاء، خاتم الانبیاء، امام الہدیٰ محمد الرسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی سیدنا عبداللہ بن عباس جن کو امت محمدیہ ترجمان القرآن کے لقب سے یاد کرتی ہے وہ یزید کے زبردست حامی تھے اور انہوں نے اس کی بیعت کی اور سیدنا عبداللہ بن جعفر طیارؓ بھی یزید بن معاویہؓ کے حامی تھے۔

(کتاب شہید ابن رشید)

(باقی صفحہ نمبر 22 پر)

یزید کی جھوٹی تعریف وحمایت کر کے غیر مقلدین اہلحدیث فرقے نے یہ ثابت کردیا کہ وہ پکے یزیدی ہیں

مجلہ تفہیم الاسلام | 22 | دسمبر 2010ء

"حضرت حسینؓ بڑے نمازی، بڑے روزہ دار، بڑے حج کرنے والے، صدقہ دینے والے اور تمام اعمال حسنہ کو کثرت سے کرنے والے تھے۔ (استیعاب واسد الغابہ) مولٰی اقتدار سے آپؓ کو اللہ نے جیسی فارغ البالی عطا کی تھی۔ اسی طرح فیاضی سے آپ اس کی اس راہ میں خرچ کرتے تھے۔ (تہذیب الاسماء للنووی ۱۶۳)

ابن عساکر لکھتے ہیں کہ سیدنا حسینؓ اللہ کی راہ میں کثرت سے خیرات کرتے تھے"۔ (ابن عساکر ج۴، ۳۲۳، ۳۲۴)

نبی کریم ﷺ نے حسن وحسین کے متعلق فرمایا تھا:

هما ريحانتي من الدنيا (بخاری ۳۷۵۳) "یہ میرے دنیا کے دو پھول ہیں"۔

مزید فرمایا: "اے اللہ! میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت رکھ اور ان سے بھی محبت رکھ جو ان سے محبت کرے"۔ (ترمذی: ۳۷۶۹)

یہ بھی فرمایا: الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة.

(مسند احمد ۳/۳، ترمذی ۳۰۹/۳۰، حدیث ۳۷۶۸)

"حسن اور حسین جنت کے نوجوان مردوں کے سردار ہیں"۔

ایک اور جگہ فرمایا: فاطمہؓ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حضرت حسن اور حسین نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں"۔ (ترمذی ج۲ ص۳۲۲ کتاب المناقب حدیث: ۳۷۸۱)

الغرض محرم کا مہینہ سوگ کا مہینہ نہیں بلکہ حرمت والے چار مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے۔

بقیہ:۔ یک نظر بر یزید بن معاویہؓ

۹۔ واقدی حضرت ابو جعفر باقرؒ سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلا وہ شخص جس نے بیت اللہ پر دیباج کا پردہ چڑھایا وہ یزید بن معاویہؓ ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

۱۰۔ حضرت معاویہؓ سے دریافت کیا گیا کہ آپؓ اپنے بعد کس کو خلیفہ بنانا چاہو گے۔ اس پر اپنی رائے کا اظہار اس طرح فرمایا کہ چونکہ اس وقت لوگ ہی لوگ موجود رہ گئے ہیں اور ان سب لوگوں پر میرا بیٹا خلافت کا زیادہ مستحق ہے۔ لہٰذا اس کو ولی عہد بناتا ہوں۔ (تاریخ الخلفاء للسیوطی)

"کہا جاتا ہے کہ امیر معاویہؓ کے بعد یزید کو ان کی جگہ خلیفہ بنایا گیا یہ بہت بڑا ظلم ہوا۔ کیا ظلم ہوا؟ اگر امیر معاویہؓ نے اپنے بیٹے یزید کو خلافت دے کر کسی غلطی کا ارتکاب کیا تھا تو میں تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ حضرت علیؓ کے بعد پھر ان کے بیٹے حسنؓ کو کیسے خلیفہ بنایا گیا؟ (یہ الفاظ علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کے ہیں جو انہوں نے اپنے خطاب بعنوان "واقعہ کربلا" میں فرمائے تھے)

الزام اینکہ یزید بن معاویہ کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا جائے اور سکوت اختیار کرنا بہتر ہوگا۔ یزید کے خلاف روایات سب شیعوں اور رافضیوں کی گھڑی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اور لعنت بر یزید کے الفاظ سے پرہیز کرنا اصل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین

غیر مقلد اہلحدیث نے اپنی کتاب کے مقدمے میں مسلک اہلسنت یعنی بریلوی مسلک کے عقائد کو مشرکانہ قرار دیا اور اسے جہالت کی پیداوار لکھا

مقدمہ

الحمد لله الذي لا اله الا هو وحده والصلاة والسلام على نبيه محمد خاتم الانبياء الذي لا نبي بعده وعلى آله واصحابه ومن تبع مسلكهم و اهتدى بهديهم الى يوم الدين وبعد

دوسرے بہت سے غیر اسلامی فرقوں پر کتب تصنیف کرنے کے بعد میں برصغیر پاک و ہند میں کثیر تعداد میں پائے جانے والے گروہ "بریلویت" پر اپنی یہ تصنیف قارئین کے مطالعہ کے لیے پیش کر رہا ہوں۔

اس گروہ کے عقائد بعض دوسرے اسلامی ملکوں میں تصوف کے نام پر رائج ہیں۔ غیر اللہ سے فریاد رسی اور ان کے نام کی منتیں ماننا جیسے عقائد سابقہ ادوار میں بھی رائج اور منتشر رہے ہیں۔ بریلوی حضرات نے ان تمام مشرکانہ عقائد اور غیر اسلامی رسوم و روایات کو منظم شکل دے کر ایک گروہ کی صورت اختیار کر لی ہے۔

اسلامی تاریخ کے مطالعہ کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ تمام عقائد اور رسمیں ہندو ثقافت اور دوسرے ادیان کے ذریعے سے مسلمانوں میں داخل ہوئیں اور انگریزی استعمار کی وساطت سے پروان چڑھی ہیں۔

اسلام جد و جہد کا دین بتاتا ہے مگر بریلوی افکار و تعلیمات نے اسلام کو رسم و رواج کا مجموعہ بنا دیا ہے۔ نماز روزے کی طرف دعوت کی بجائے ان کے مذہب میں عرس و قوالی، قبر پرستی اور نذر و نیاز دے کر گناہوں کی بخشش وغیرہ ایسے عقائد کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ میں بریلویت کے موضوع پر قلم نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔ کیونکہ میں سمجھتا تھا بریلویت چونکہ جہالت کی پیداوار ہے اس لیے جوں جوں جہالت کا دور ختم ہوتا چلا

بریلویت

تاریخ و عقائد

مؤلف

امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید

مترجم

عطاء الرحمن ثاقب

ادارہ ترجمان السنہ

سعودی مفتی کے نزدیک حلقہ باندھے لا الہ الا اللہ کے ساتھ ذکر کرنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماحۃ الشیخ / عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

کھائے بلکہ یہ بات محرمات شرکیہ میں سے ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

«مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ، أَوْ لِيَصْمُتْ»

اگر کسی کو قسم کھانا ہی ہو تو اللہ کی کھائے یا پھر خاموش رہے۔

اس حدیث پر شیخین کا اتفاق ہے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ»

جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔

اس حدیث کی ابوداؤد اور ترمذی نے اسناد صحیح سے تخریج کی ہے۔ نیز اس بارے میں اور بھی احادیث وارد ہوئی ہیں۔

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے اس بات پر اہل علم کا اجماع بیان کیا ہے کہ غیر اللہ کی قسم کھانا جائز نہیں۔ لہٰذا ہر مسلم پر واجب ہے کہ وہ اس سے پرہیز کرے اور سابقہ باتوں اور تمام گناہوں سے اللہ کے حضور توبہ کرے اور راہ حق پر ڈٹا رہے اور ان باتوں میں رغبت رکھتے ہوئے کہ اللہ کے ہاں اس کے لیے خیر اور بہت بڑا اجر ہے اور اس کے غضب اور اس کی سزا سے ڈرتے ہوئے حق کی محافظت کرے۔ اور توفیق تو اللہ ہی سے ہے۔

ہمارے ہاں بعض لوگ حلقہ باندھے اور اپنی کمروں پر رومال باندھے استغفار کرتے ہیں۔ اس کا کیا حکم ہے ؟

سوال : ہمارے ہاں ایک رواج یہ ہو چلا ہے کہ بعض لوگ حلقہ بنا لیتے ہیں اور وسط میں سفید رومال رکھ لیتے ہیں۔ پھر وہ لا الہ الا اللہ کہتے، استغفار کرتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب : یہ رواج بدعت ہے جسے نہ مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اور نہ سلف صالحین نے کیا اور نہ اس کا حکم دیا نہ ہی اسے برقرار رکھا۔ لہٰذا یہ بدعت ہوئی۔ جسے چھوڑنا ضروری ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

«مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ»

جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو پہلے اس میں نہ تھی وہ مردود ہے۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ جمعہ میں فرمایا :

۳۹

سوال: مفتی صاحب! کیا کبھی حضور ﷺ نے یا سلف صالحین نے عرب شریف کا نام مملکت سعودیہ عربیہ رکھا۔ یہ تو آپ کی بدعت ہے۔

سعودی مفتی کے نزدیک فرض نماز کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا بدعت ہے

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد
اہم مسائل پر اُردو زبان میں فتوے

جزء اوّل

سماحۃ الشیخ /
عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

وأمّا الرّكوعُ فعظِّموا فيه الرّبَّ ، وأمّا السّجودُ فاجتهِدُوا في الدُّعاء، فقَمِنٌ أنْ يُستَجابَ لكم »

رکوع میں اپنے پروردگار کی عظمت بیان کیا کرو اور سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔ پس لائق ہے کہ تمہاری دعا قبول ہو جائے۔

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا۔ نیز مسلم ہی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تخریج کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

« أقربُ ما يكونُ العبدُ من ربّه وهو ساجدٌ، فأكثِرُوا الدُّعاء »

بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ نزدیک اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں ہو۔ لہذا سجدہ میں دعا زیادہ کیا کرو۔

اور صحیحین میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تشہد سکھلایا تو فرمایا : "پھر جو سوال تم اللہ سے چاہو کرو"۔ اور ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں : "پھر جو دعا تمہیں پسند ہو اور اچھی لگے 'وہ کرو'" اور اس معنی میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں' جو ان مقامات میں دعا کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہیں' جو دعا بھی مسلمان پسند کرتا ہو خواہ یہ دعا آخرت سے متعلق ہو یا دنیوی مصالح سے متعلق ہو مگر شرط یہ ہے کہ یہ دعا کسی گناہ کے کام اور قطع رحمی سے متعلق نہ ہو اور افضل یہ ہے کہ اکثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور دعائیں ہی مانگے۔

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وارد ہے کہ آپ فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا فرمایا کرتے تھے؟

سوال : کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وارد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد دعا میں اپنے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے؟ یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے مجھے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد دعا کے وقت ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے تھے۔

م م م۔ م۔ الریاض

جواب : جو کچھ ہمیں معلوم ہے' وہ یہ ہے کہ نہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد اپنے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ایسا کیا کرتے تھے اور جو بعض لوگ فرض نماز کے بعد اپنے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ یہ بدعت ہے' جس کی کوئی اصل نہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

« مَنْ عمِلَ عملاً ليسَ عليه أمرُنا فهو رَدٌّ »

جس نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا امر نہیں وہ مردود ہے۔

181

☆ جبکہ سید عالم ﷺ نماز کے بعد دعا مانگا کرتے تھے۔

حدیث شریف: حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا مانگا کرتے تھے (مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، حدیث 1338، ص 239، مطبوعہ دارالسلام ریاض، سعودی عرب)

دعا مانگنے کے آداب میں سے ہے کہ دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر رب تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی جائے اور یہی سنت طریقہ ہے۔

حدیث شریف: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول پاک ﷺ جب دعا کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور اپنے چہرۂ انور پر مل لیتے (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 1492، ص 221، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

سعودی نجدی مفتی سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اپنے مطالعہ کو وسیع کریں اور بدعات کے فتوے لگانے میں احتیاط کریں۔

سعودی مفتی اپنے فتوے میں واضح لکھتا ہے کہ اگر مرد ایک کلمہ سے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی (حالانکہ ایسا فتویٰ گمراہیت کی طرف لے جاتا ہے)

رکانہ نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں۔ پھر انھیں اس بات پر سخت غم لگ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ "تم نے طلاق کیسے دی تھی"۔ رکانہ کہنے لگے۔ تین طلاق۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "کیا ایک ہی مجلس میں؟" رکانہ نے جواب دیا! "ہاں"۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ ایک ہی طلاق ہے۔ اگر تو چاہتا ہے تو اس سے رجوع کرلے"۔ چنانچہ رکانہ نے اپنی بیوی سے رجوع کرلیا۔

سلیمان۔م۔ فیہ کرچ ریاض

جواب: اس مسئلہ میں درست بات یہ ہے کہ اگر مرد ایک کلمہ سے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی۔ جیسا کہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے دو سال تک تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ لوگ اس معاملہ میں جلدی کرنے لگے ہیں جس میں ان کے لیے مہلت تھی۔ تو اب کیوں نہ ہم اسے تین طلاق ہی نافذ کردیں۔ چنانچہ آپ نے لوگوں پر تین طلاقیں ہی نافذ کردیں"۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگردوں میں سے اہل علم کی ایک جماعت اور کئی دوسروں نے بھی اس بات کو اختیار کیا ہے اور امام محمد بن اسحاق صاحب السیرۃ بھی اس بات کے قائل ہیں اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہما نے بھی یہی بات اختیار کی ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ہی یہ بات بھی پسند کی ہے کہ دوسری اور تیسری طلاق صرف نکاح یا رجعت کے بعد ہی واقع ہوں گی اور اس کی کئی وجوہ بھی ذکر کی ہیں۔ لیکن میں دلائل شرعیہ سے ایسی کوئی چیز نہیں جانتا جو ان کے دوسرے قول کی تائید کرتی ہو۔ نہ ہی میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے کوئی ایسی چیز جانتا ہوں جو اس کی مؤید ہو اور درست بات یہی ہے کہ جب ایک ہی کلمہ سے تین طلاق کہا جائے تو اسے اسی حد تک محدود رکھا جائے (یعنی ایک ہی طلاق سمجھا جائے)۔

رہی ابو رکانہ والی حدیث تو وہ اس موضوع میں صریح نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی سند میں بھی کلام ہے جو معروف ہے کہ داؤد بن حصین عکرمہ سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت کو ایک جماعت نے کمزور قرار دیا ہے۔ جیسا کہ یہ بات تقریب اور تہذیب اور ان کے علاوہ دوسری کتابوں میں داؤد بن حصین کے بیان سے معلوم ہو سکتی ہے۔

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماحۃ الشیخ / عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

تین طلاقیں تین ہی ہیں

کوئی بھی مسلمان اپنی بیوی کو ایک وقت میں تین طلاقیں دے دے تو ایسی صورت میں اس کی بیوی اس کے نکاح سے خارج ہو جائے گی جبکہ اس کے برعکس غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے نزدیک اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک وقت میں تین طلاقیں دے تو ایک واقع ہوگی۔

یاد رہے کہ تین طلاقیں ایک وقت میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں ہی کہلائیں گی۔ تین طلاقوں کے ایک وقت میں تین ہونے پر تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان، چاروں ائمہ کرام رحمہم اللہ اور پوری امت کا اجماع ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ترجمہ: طلاق (جس کے بعد رجعت ہو سکے) دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی (بھلائی) کے ساتھ چھوڑ دینا (سورۂ بقرہ آیت 229، پارہ 2)

ترجمہ: پھر اگر تیسری طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔ پھر اگر دوسرے شوہر نے طلاق دے دی تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں نکاح کرلیں

(سورۂ بقرہ، آیت 230، پارہ 2)

ایک ہی لفظ کے ساتھ تین طلاقیں تین ہی ہیں

حدیث شریف: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کو حضور ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں ایک ہی لفظ کے ساتھ تین طلاقیں دے دیں تو آپ ﷺ نے فاطمہ بنت قیس کو اس کے شوہر سے جدا کر دیا اور ہمیں یہ بات نہیں پہنچی کہ سرورِ کونین ﷺ نے اس پر کوئی عیب لگایا ہو (بحوالہ: دار قطنی جلد چہارم، ص 12)

حدیث شریف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو اس عورت نے دوسرا نکاح کر لیا پھر اس شوہر نے طلاق دے دی پس سرورِ کائنات ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ وہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہوگئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں تاوقتیکہ دوسرا شوہر پہلے کی طرح صحبت سے لطف اندوز نہ ہو (صحیح بخاری جلد 2 ص 791، صحیح مسلم، جلد 1، ص 432)

تین طلاقیں تین ہی ہیں۔ اگر تین طلاقیں ایک ہوتی تو کبھی بھی سرورِ کائنات ﷺ بیوی کو شوہر سے جدا ہونے کا حکم نہ فرماتے۔ اب صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فتاوے اس ضمن میں ملاحظہ ہوں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

جناب معاویہ بن ابی یحییٰ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں ایک آدمی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ عورت تجھ سے تین طلاقوں کے ساتھ جدا ہوگئی (زاد المعاد جلد پنجم، ص 57، فتح القدیر، جلد سوم، ص 330)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

حبیب ابن ابی ثابت سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دی ہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا کہ تین طلاقوں سے تیری عورت تجھ سے جدا ہوگئی اور باقی ساری طلاقیں اپنی عورتوں پر تقسیم کردے (سنن دار قطنی جلد 4، ص 21، زاد المعاد، جلد 5، ص 57، فتح القدیر، جلد 3 ص 330، سنن الکبریٰ، جلد 7، ص 335)

حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی کو ننانوے طلاقیں دے دی ہیں اور میں نے (اس کے بارے) میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی۔ جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ چاہتے ہیں کہ تجھ میں اور تمہاری بیوی میں جدائی کردیں۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ کیا کہتے ہیں۔ اس نے خیال کیا کہ شاید ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے لئے رخصت کا حکم فرمائیں گے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین طلاقوں سے وہ تم سے جدا ہوگئی اور باقی تمام طلاقیں حد سے بڑھنا اور سرکشی ہے (مصنف عبدالرزاق جلد 6، ص 395، مجمع الزوائد جلد 2، ص 338، زاد المعاد جلد 5، ص 57، فتح القدیر، جلد 3، ص 330)

حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کا فتویٰ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص تین طلاقیں دے کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھتا تو وہ ارشاد فرماتے۔ اگر تم نے ایک یا دو بار طلاق طلاق دی ہوتی تو رجوع کرسکتے تھے کیونکہ رسول کریم ﷺ نے مجھے اسی کا حکم فرمایا تھا اور اگر تم نے تین طلاقیں دے دی ہیں تو وہ تم پر حرام ہوگئی۔ یہاں تک کہ دوسری سے نکاح کرے۔

(صحیح بخاری، جلد2 ص792)

مسلم شریف میں یہ الفاظ زیادہ ہیں "وعصیتَ اللہ فیما امرک من طلاق امرأتک" اور تم نے اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کی اپنی عورت کو طلاق دینے میں (صحیح مسلم جلد اول ص476)۔

فائدہ: اس حدیث سے بھی ظاہر یہی ہے کہ بیک وقت تین طلاقیں دینا اگرچہ معیوب وممنوع امر ہے بہرحال اگر کسی نے اس طرح اکٹھی طلاقیں دے دیں تو وہ واقع ہو جائیں گی۔

غیر مقلدین کی دلیل

غیر مقلدین یہ حدیث لاتے ہیں کہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ، حضورﷺ کی خدمت میں آئے۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کے پوتے نے یہ حدیث بیان کی۔ میرے دادا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تین طلاقیں دینے کے بعد وہ حضورﷺ کی خدمت میں آئے۔ عرض کی یارسول اللہﷺ میں نے اس طرح اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور کہا میں نے تین تو دی ہیں مگر نیت ایک ہی کی تھی؟ انہوں نے نیت ایک ہی کی تھی تو حضورﷺ نے کہا کہ رجوع کرلو۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے رجوع کرلیا۔

دوسری دلیل

ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ حضورﷺ کے زمانے میں تین طلاق ایک ہوتی تھی مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہ قانون بن گیا کہ تین طلاقیں تین ہوں گی لہذا ہمیں اس پر عمل کرنا چاہئے جو حضورﷺ کے زمانے میں ہوتا تھا۔ یہ تین طلاقوں کا مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تبدیل کیا غیر مقلدین کی یہ دو دلیلیں ہیں۔

غیر مقلدین کی دلیل کا جواب

محترم حضرات اگر ہم پچھلی حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ والی حدیث پر غور کریں تو بات سمجھ میں آجائے گی۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے طلاق دی۔ حدیث میں طلاق کے الفاظ یوں موجود ہیں کہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے کہا انت طالق، طالق، طالق (میں نے تجھے طلاق دی، طلاق، طلاق) یوں طلاق دی حضورﷺ نے فرمایا تم اس سے رجوع کرلو۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو میرے مولاﷺ نے منع فرمایا تھا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں نہ دے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عادت تھی کہ الا ماشاء اللہ تین طلاقیں نہیں دیتے مگر کلمات یہ ہوتے انت طالق، طالق، طالق (میں نے تجھے

طلاق دی، طلاق، طلاق) یعنی وہ طلاق ایک ہی دیتے دوسے اس کی تکرار کرتے صحابہ کرام کے یہ جملے کوئی نہیں دکھا سکتا کہ انہوں نے یہ کہا ہو میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھے طلاق دی۔ میں نے تجھے طلاق دی۔ مطلب یہ ہے کہ طلاق ایک ہی دیتے دوسے اس کی تکرار کرتے۔

مثلاً: میں آپ کے گھر افطاری کرنے کے لئے آیا اور میں یہ کہوں کہ "مجھے افطاری کرنی ہے، افطاری، افطاری، تو آپ کیا تین مرتبہ افطاری رکھیں گے کہ مولانا نے تین مرتبہ کیا ہے، مجھے افطاری تو ایک ہی مرتبہ کرنی ہے دوسے میں نے تکرار کی۔

مثلاً: میں صدر جاؤں گا، صدر صدر تو کیا میں تین مرتبہ صدر جاؤں گا نہیں بلکہ میں جاؤں گا۔ ایک مرتبہ ہی دوسے اس کی میں نے تکرار کی۔

اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا۔ طلاق کی کثرت ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھنے لگے کہ طلاقیں بہت بڑھ جائیں گی۔ اصل میں ہوتا یہ تھا کہ طلاق دینے کے بعد جب مقدمہ قاضی کے پاس آتا تو طلاق دینے والا یہ کہتا کہ میں نے ایک طلاق دی ہے۔ دوسے اس کی تکرار کی ہے، یعنی مندرجہ بالا حدیث کی آڑ لے کر تین طلاق دینے کے بعد بہانے تلاش کرتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا روایت ہے کہ "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جہاں تمہیں گنجائش دی تھی یعنی ایک مرتبہ طلاق اور دوسے اس کی تکرار تو اس گنجائش سے تم نے ناجائز فائدہ اٹھایا"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ قانون بنا دیا کہ اب کسی کی یہ بات نہیں مانی جائے گی کہ میں نے ایک طلاق دی اور دوسے اس کی تکرار کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب جو تین دے گا اس کی تین مانی جائیں گی۔ اس وقت پوری جماعت صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس پر اجماع کیا۔ غیر مقلدین اہلحدیث جن کو دو حدیثیں یاد نہیں، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول پر تنقید کرتے ہیں۔ کیا ان لوگوں نے حضور ﷺ کی یہ حدیث نہیں سنی۔

حدیث شریف: حضور ﷺ ایک دن منبر پر خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور ہمیں بہت عمدہ نصیحت فرمائی جس سے لوگوں کے دل لرز اٹھے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے تو ہمیں ایسی نصیحت فرمائی ہے جیسے کوئی کسی کو رخصت کر رہا ہو۔ آپ ﷺ ہم سے کوئی عہد و پیماں لے لیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم اللہ تعالیٰ کا خوف، امیر کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کو اپنے اوپر لازم سمجھ لو، چاہے تمہارا امیر ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ تم میرے بعد بہت اختلاف دیکھو گے۔ تم میری سنت اور میرے خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کو لازم پکڑ لینا اور ان کے طریقے کو مضبوطی کے ساتھ دانتوں سے پکڑ لینا اور بدعات سے گریز کرنا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے (سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب اتباع سنت خلفائے الراشدین، حدیث 44، ص 43، مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور)

سعودی مفتی کے نزدیک میت کے گھر میں ایصالِ ثواب کے لئے قرآن پڑھنا بدعت ہے

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد
اہم مسائل پر اُردو زبان میں فتوے

جزءِ اوّل

سماحۃ الشیخ / عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

میت کے گھر میں قرآن پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

سوال : میت کے لیے اس طرح قرآن کی قراءت کہ ہم میت کے مقام یا اس کے گھر میں قرآن کے کچھ نسخے رکھ دیتے ہیں۔ بعض ہمسائے اور جان پہچان والے مسلمان آتے ہیں۔ وہ مثال کے طور پر قرآن کا ایک پارہ پڑھتے ہیں۔ پھر وہ اپنے اپنے کام پر چلے جاتے ہیں اور اس پر کچھ اجرت نہیں لیتے . . . تو اس طرح کی قراءت اور دعا میت کو پہنچ جاتی ہے اور کیا اسے اس کا ثواب ہوتا ہے یا نہیں؟

میں آپ سے افادہ کی توقع رکھتا ہوں۔ آپ کا شکریہ . . . یہ خیال رہے کہ میں نے سنا ہے کہ بعض علماء اسے مطلق حرام کہتے ہیں۔ بعض مکروہ کہتے ہیں اور بعض اس کے جواز کے قائل ہیں۔

عبد الرحیم ۔ ر ۔ ج ۔ الریاض

جواب : ایسے اور اس سے ملتے جلتے کام کی کوئی اصل نہیں۔ اور یہ کام نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے منقول ہے کہ وہ مردوں کے لئے قرآن پڑھتے ہوں۔ بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

« مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ »

جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا عمل نہ ہو تو وہ مردود ہے۔

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا اور بخاری نے اپنی صحیح میں معلقاً بیان کیا اور صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

« مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ »

جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو اس سے نہ تھی۔ وہ مردود ہے۔

اور صحیح مسلم میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اپنے خطبہ میں یوں فرمایا کرتے تھے :

« أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ »

اما بعد ! بے شک بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے اور بہترین راہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ ہے اور سب سے برے کام دین میں نئی ایجادات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اور نسائی نے صحیح اسناد کے ساتھ یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں « وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ » (اور ہر گمراہی کی سزا جہنم ہے)۔

البتہ فوت شدہ لوگوں کے لیے صدقہ کرنے اور ان کے حق میں دعا کرنے سے انہیں فائدہ ہوتا ہے اور مسلمانوں کے اجماع کے مطابق اس کا ثواب انہیں پہنچتا ہے . . . اور توفیق اللہ تعالیٰ ہی سے ہے اور اسی

۲۱۷

☆ جن سعودیوں کے نزدیک ایصالِ ثواب کے لئے قرآن پڑھنا بدعت ہو ان سے ہمارا سوال ہے کہ جو آپ لوگ سر پر رومال رکھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ یہ کہاں سے ثابت ہے؟

سعودی مفتی کے نزدیک عید میلاد النبی ﷺ منانا دین میں نئی بدعت ہے (معاذ اللہ)

فتاویٰ

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماحۃ الشیخ /
عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

ہوتے ہیں۔ البتہ جس نے جھوٹ باندھا وہ ضرور گنہگار ہے اور جو شخص انہیں تقسیم کرے یا اس بات کی دعوت دے یا اسے لوگوں میں رائج کرے' سب گنہگار ہیں۔ کیونکہ یہ سب کام گناہ اور زیادتی کے کام پر تعاون کے' نیز بدعت کو رائج کرنے اور اس کو قبول کرنے کی طرف رغبت دلانے کے باب سے ہیں۔

ہم اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے اللہ سے ہر برائی سے محفوظ رہنے کی دعا کرتے ہیں اور جس نے کوئی بدعت گھڑی ہے اس کے مقابلہ میں اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ جس شخص نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور اس جھوٹ کو رواج دیا اور لوگوں کو ایسے کام پر لگا دیا جو انہیں نقصان ہی دے سکتا ہے' فائدہ نہیں دے سکتا' اس سے ایسا معاملہ کرے' جس کا وہ مستحق ہے اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے بندوں کی خیر خواہی کے لئے دعا گو ہیں . . . جس پر تنبیہ پہلے گزر چکی ہے۔
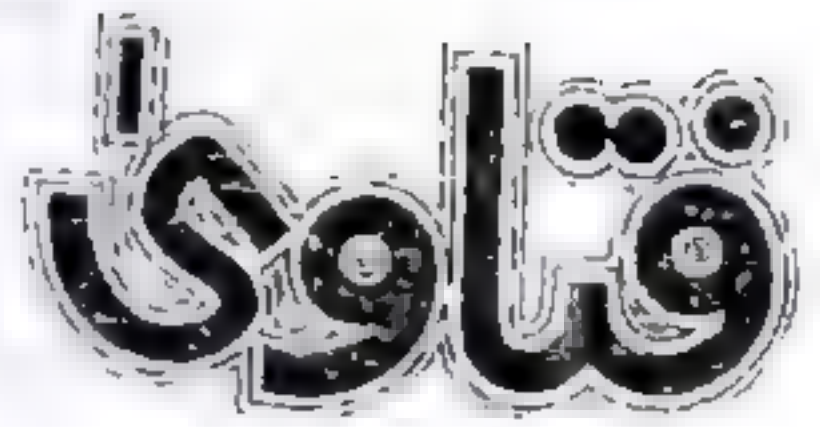
کیا مسلمانوں کے لئے میلاد النبی کی محفل منعقد کرنا جائز ہے؟

سوال : کیا مسلمانوں کے لئے یہ جائز ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدائش کے دن کی مناسبت سے مسجد میں جلسہ کریں۔ تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ ہو۔ مگر دن کو عید کی طرح چھٹی نہ منائیں؟ ہم نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ بدعت حسنہ ہے' کچھ دوسرے کہتے ہیں کہ یہ بدعت حسنہ نہیں؟

عبدالرحمٰن - م - ح - الریاض

جواب : ۱۲ ربیع الاول کو اور نہ ہی کسی اور دن مسلمانوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم پیدائش کی بنا پر جلسے وغیرہ کرنا چاہئیں۔ اسی طرح انہیں کسی دوسرے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا بھی یوم پیدائش نہیں منانا چاہیے۔ کیونکہ یوم پیدائش منانا دین میں نئی بدعت ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں اپنا یوم پیدائش نہیں منایا۔ حالانکہ آپ دین کے مبلغ اور اپنے پاک پروردگار کے طریقوں پر چلانے والے تھے اور نہ ہی اس کا حکم دیا۔ پھر نہ تو خلفائے راشدین نے یہ دن منایا اور نہ ہی کسی بھی دوسرے صحابی یا تابعی نے حالانکہ وہی دور خیر القرون تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ بدعت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

«مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ» (متفق علیہ).

جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی' جو اس سے نہ تھی۔ وہ مردود ہے۔

اس حدیث کی صحت پر شیخین کا اتفاق ہے اور مسلم کی روایت جسے بخاری نے معلقاً بیان کیا ہے' کے الفاظ یہ ہیں :

«مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ»

جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا عمل نہیں' وہ مردود ہے۔

۲۲۳

سوال: مفتی صاحب! کیا کبھی حضور ﷺ یا خلفائے راشدین نے سعودی عرب کا قومی دن منا کر مبارکباد دیں دیں؟

سعودی مفتی نے اہلسنت کے عقیدہ علم غیب کی تائید کردی

([illegible])

مسئلہ علم غیب

سوال: بعض ہم جیسے اپنے دوستوں سے کہتے ہیں کہ علم غیب اللہ کا خاصہ ہے کوئی رسول یا فرشتہ غیب نہیں جانتا تو وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غیب جانتے تھے اور جو قرآن مجید میں آتا ہے وہ بھی تو غیب ہی ہے اور اس قسم کے دلائل دیتے ہیں۔ ایک دلیل وہ قرآن مجید کی اس آیت سے دیتے ہیں

﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ﴾ (الجن ۷۲/۲۶، ۲۷)

"وہ غیب جاننے والا ہے پس اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر جس رسول کو پسند فرمائے۔"

اور رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا تھا اس لیے وہ غیب جانتے تھے۔ آپ اس دلیل کا کیا جواب دیتے ہیں کیا اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے یہ کہنا جائز ہے کہ رسول اللہ ﷺ غیب جانتے تھے۔ براہ کرم اس سوال کا جواب ارشاد فرمائیے۔

جواب: الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَعْدُ

علم غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

﴿قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ﴾ (النمل ۲۷/۶۵)

"کہہ دیجیے کہ اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے غیب نہیں جانتا۔"

اور فرمایا:

﴿قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ﴾ (الاعراف ۷/۱۸۸)

"کہہ دیجیے کہ میں اپنی جان (ذات) کے لیے کسی نفع نقصان کا مالک نہیں ہوں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا اور مجھے کوئی برائی (تکلیف، رنج، بیماری وغیرہ) نہ پہنچتی۔"

لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بعض مخلوق (فرشتوں، جنوں اور رسولوں) میں سے جسے چاہتا ہے جتنا چاہتا ہے غیب پر مطلع کر دیتا ہے کیونکہ اس نے فرمایا ہے

﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا﴾ (الجن ۷۲/۲۶، ۲۷)

"وہ غیب جاننے والا ہے پس اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، مگر جس رسول کو پسند فرمائے تو اس (کے آگے اور پیچھے) کے آگے پیچھے نگران مقرر کر دیتا ہے۔"

رسول کو حاصل ہونے والے اس علم میں وہ وحی بھی شامل ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد ﷺ پر نازل فرمائی اور قرآن بھی اس وحی کا ایک حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا سابقہ انبیاء و رسل ﷺ سے بھی یہی معاملہ رہا ہے۔ لیکن ان کا علم ذاتی نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں خبر دیتا ہے۔ ان نصوص سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر غیب کا علم دے دیا ہے۔ بلکہ ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر اللہ نے چاہا اس قدر غیبی معلومات انہیں عطا دیں۔

وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَىٰ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

[illegible]

فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ
للبحوث العلمیۃ والافتاء

فتاویٰ

دارالافتاء سعودی عرب

(جلد دوم)

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ (رئیس)

فضیلۃ الشیخ عبدالرزاق عفیفی حفظہ اللہ — فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمن الغدیان حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن قعود حفظہ اللہ — فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن سلیمان المنیع حفظہ اللہ

واراکین لجنۃ دائمۃ بحوث علمیہ والافتاء

ترتیب: احمد بن عبدالرزاق الدویش حفظہ اللہ

ترجمہ: مولانا عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی - مدینہ

نظر ثانی: مولانا صفی الرحمن مبارکپوری حفظہ اللہ

دارالسلام
پبلشرز - ڈسٹری بیوٹرز

☆ ہم اہلسنت و جماعت سنی بریلوی کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی اور انبیاء کرام علیہم السلام کا عطائی ہے اور جس قدر چاہتا ہے، اپنے محبوب بندوں کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے

سعودی مفتی نے گنبدِ خضراء کی تعمیر کو اہل بدعت کا کارنامہ قرار دے دیا (معاذ اللہ)

تصوف

تصوف

فتویٰ (۲۲۵۸)

تصوف اور گنبد نما قبروں کے بارے میں سوال

سوال: تصوف کی حقیقت کیا ہے؟ کیا تصوف کے کچھ اچھے پہلو اور کچھ برے پہلو ہیں؟ کیا تصوف اللہ سے الگ کوئی چیز ہے؟

(۲) گزارش ہے کہ مجھے بتائیں کہ صوفیہ کے ہاں الحضرة الصوفية کا جو تصور پایا جاتا ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟

(۳) ہمارے ہاں سوڈان میں بعض صوفی قبروں پر گنبد بنانے کی دلیل کے طور پر جناب رسول اللہ ﷺ کی قبر پر بنے ہوئے گنبد کا ذکر کرتے ہیں۔ دین میں اس کا کیا حکم ہے؟

(۴) قولِ نفسی، دلیلِ الکون، جس مفہوم میں صوفیہ یہ لفظ بولتے ہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَعْدُ.

(۱) تصوف سے متعلق معلومات کے بارے میں آپ ابن قیم کی کتاب "مدارج السالکین" اور عبدالرحمن الوکیل کی کتاب "ھذہ ھی الصوفیة" کا مطالعہ کیجئے۔

(۳) نبی ﷺ کے مرقد مبارک پر قبہ بنا ہوا ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ اولیاء اللہ اور نیک لوگوں کی قبروں پر گنبد بنانا جائز ہے کیونکہ نبی ﷺ کی قبر پر قبہ آپ ﷺ کی وصیت سے بنایا گیا ہے نہ صحابہ کرام یا تابعین یا تبع تابعین اور ائمہ کرام میں سے کسی نے بنایا ہے۔ بلکہ یہ کام اہل بدعت نے کیا ہے اور صحیح حدیث میں نبی ﷺ کا یہ ارشاد وارد ہوا ہے:

«مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ»

جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام نکالا جو اصل میں اس میں سے نہیں ہے وہ ناقابل قبول ہے۔

اور صحیح حدیث میں ہے کہ حضرت علی ؓ نے حضرت ابو الہیاج ؒ سے فرمایا:

«أَلَا أَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ»

کیا میں تمہیں اس کام کے لیے نہ بھیجوں جس کے لیے مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا؟ تمہیں اس لیے بھیجا جاتا ہے کہ کوئی تصویر مٹائے بغیر نہ چھوڑو اور کوئی اونچی قبر برابر کیے بغیر نہ رہنے دو۔

یہ حدیث امام مسلم نے روایت کی ہے۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ سے اپنی قبر پر گنبد بنانا ثابت نہیں، نہ ائمہ کرام سے یہ عمل ثابت ہے بلکہ نبی ﷺ سے اس کی تردید ثابت ہے، اس لیے اب کسی مسلمان کے لیے مناسب نہیں کہ اہل بدعت

کے کیے ہوئے کام یعنی قبر نبوی پر گنبد کی تعمیر کو دلیل بنائے۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة: رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر: عبدالعزیز بن باز

فتویٰ (۲۸۱۹)

تمام مسائل قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں

فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء

فتاویٰ

دارالافتاء سعودی عرب

جلد دوم

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبدالرزاق عفیفی حفظہ اللہ — فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمن الغدیان حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن قعود حفظہ اللہ — فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن سلیمان المنیع حفظہ اللہ

واراکین ادارت البحوث العلمیۃ والافتاء

جمع و ترتیب: احمد بن عبدالرزاق الدویش حفظہ اللہ

ترجمہ: مولانا عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ

مراجعہ: مولانا صفی الرحمن مبارکپوری حفظہ اللہ

دارالسلام

پبلشرز - ڈسٹری بیوٹرز

☆ اس فتوے سے سعودی مفتی اور سعودیوں کی گنبدِ خضراء سے عداوت و بغض ثابت ہوا

سعودی مفتی نے گستاخ اور ظالم ابن تیمیہ اور محمد بن عبد الوہاب نجدی کو دین کا سچا داعی قرار دیا

وغیرہ نے بھی یہی کہا ہے۔ کیا ان کی یہ بات سچی ہے یا جھوٹی؟

جواب الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ وبعد

شیخ احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ رحمہ اللہ اہل سنت کے داعیوں میں سے ایک امام ہیں جو حق کی طرف دعوت دینے اور سیدھے راستے کی طرف بلاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے سنت کی مدد فرمائی اور اہل بدعت اور گمراہوں کا زور توڑا۔ جو شخص ان کے متعلق کچھ اور کہتا ہے وہ خود "بدعتی" گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔ ان لوگوں کو حقیقت ہی کی سمجھ نہیں آئی اس لئے انہوں نے حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھ لیا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے بصیرت عطا فرمائی ہے اور اس نے ان کی اور ان کے مخالفین کی کتابیں پڑھی ہیں اور ان کی سیرت کا مخالفین کی سیرت سے موازنہ کیا ہے اسے یہ بات اچھی طرح معلوم ہے۔ یہ چیز فریقین کے درمیان فیصلہ اور وضاحت کرنے والی ہے۔

وباللہ التوفیق وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

اللجنۃ الدائمۃ۔ رکن: عبد اللہ بن قعود، عبد اللہ بن غدیان، نائب صدر: عبد الرزاق عفیفی، صدر: عبد العزیز بن باز

فتویٰ [illegible]

شیخ محمد بن عبد الوہاب کے بارے میں غلط پروپیگنڈہ

سوال بعض لوگوں نے مجھے کہا کہ ایک وہابی فرقہ بھی ہوتا ہے۔ میں نے کہا "وہابی فرقہ نہیں یہ تو [illegible] نے اپنے رکھ دیا ہے کہ لوگوں کو اس اصلاحی تحریک سے دور رکھ سکیں۔" لیکن ان میں سے ایک شخص نے کہا "محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ واقعی ایک دینی مصلح تھے، لیکن زندگی کے آخری حصے میں وہ راہ راست پر قائم نہیں رہے تھے کیونکہ انہوں نے کئی صحیح حدیثیں اس لئے رد کر دی تھیں کہ وہ ان کی رائے کے مطابق نہیں تھیں۔" آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ وبعد

شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ سلفیت، صحیح عقیدہ اور صحیح منہج کی طرف دعوت دینے والے ایک بہت بڑے داعی تھے۔ آپ کی کتابیں انہی مسائل سے بھری پڑی ہیں۔ آپ نے جو بتایا ہے کہ ان کی دعوت کے کسی مخالف نے کہا کہ وہ زندگی کے آخری حصہ میں راہ راست سے ہٹ گئے تھے کیونکہ انہوں نے اپنی رائے کی مخالفت کرنے والی حدیثوں کو رد کر دیا تھا، یہ باطل بہتان اور جناب شیخ محترم پر محض الزام ہے۔ وہ تو وفات تک سنت کا انتہائی احترام کرتے، اسے پوری طرح قبول کرتے اور پوری قوت سے اس کی طرف دعوت دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل فرمائے۔

وباللہ التوفیق وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

اللجنۃ الدائمۃ۔ رکن: عبد اللہ بن قعود، عبد اللہ بن غدیان، نائب صدر: عبد الرزاق عفیفی، صدر: عبد العزیز بن باز

فتویٰ [illegible]

وہابیت کی صحیح پہچان

سوال وہابیت کیا ہوتی ہے؟

جواب الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ۔ أما بعد،

[illegible]

فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء

فتاویٰ

دار الافتاء سعودی عرب

(جلد دوم)

سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الرزاق عفیفی رحمہ اللہ — فضیلۃ الشیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن الغدیان حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد اللہ بن قعود حفظہ اللہ — فضیلۃ الشیخ عبد اللہ بن سلیمان المنیع حفظہ اللہ

اراکین ادارۃ البحوث العلمیۃ والافتاء

جمع و ترتیب: احمد بن عبد الرزاق الدویش حفظہ اللہ

ترجمہ: مولانا عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

نظر ثانی: مولانا صفی الرحمن مبارکپوری حفظہ اللہ

دار السلام

پبلشرز و ڈسٹری بیوٹرز

سعودی مفتی نے بغیر تحقیق کے اہلسنت (بریلوی مسلک) کے عقائد کو کفریہ قرار دے کر ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دیا

255 ——— بریلویت

بریلویت

فتویٰ (۳۰۹۰)

بریلویوں کے عقائد

س پاکستان میں ایک خاص جماعت "بریلوی" یا "بریلی" جماعت کہلاتی ہے، یہ نام ان کے موجودہ لیڈر کی نسبت سے ہے۔ میں آپ سے ان کے متعلق اور ان کے عقیدہ کے متعلق اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق شرعی حکم معلوم کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس سے بہت سے لوگوں کو اطمینان حاصل ہو جائے جو ان کی حقیقت سے واقف نہیں۔ میں ان کے بعض مشہور عقائد عرض کرتا ہوں:

(۱) رسول اللہ ﷺ زندہ ہیں۔
(۲) رسول اللہ ﷺ حاضر ناظر ہیں، خصوصاً نماز جمعہ کے فوراً بعد یا جس مجلس میں آپ کا ذکر ہو آپ حاضر ہو جاتے ہیں۔
(۳) یہ عقیدہ کہ رسول اکرم ﷺ کی شفاعت پہلے ہی قبول ہو چکی ہے اور آپ اب سب کو جنت میں داخل کروائیں گے۔
(۴) یہ لوگ اولیاء کرام اور قبروں میں مدفون افراد سے بھی اس طرح کی عقیدت رکھتے ہیں کہ ان کے پاس نماز پڑھتے ہیں اور ان سے حاجت روائی کی درخواست کرتے ہیں۔
(۵) قبروں پر گنبد بناتے اور روشنی کرتے ہیں۔
(۶) یا رسول اللہ اور یا محمد ﷺ کہتے ہیں۔
(۷) نماز میں رفع الیدین کرنے اور آمین بلند آواز سے کہنے والے سے ناراض ہوتے اور اسے وہابی قرار دیتے ہیں۔
(۸) نماز کے وقت مسواک کرنے پر شدید تعجب کا اظہار کرتے ہیں۔
(۹) وضو اور اذان کے دوران اور نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ کا نام گرامی سن کر انگلیوں کو چومتے ہیں۔
(۱۰) نماز کے بعد امام اس آیت کو بہ آواز بلند پڑھتا ہے:
﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ﴾ (الاحزاب ۳۳/۵۶)
اس کے بعد تمام نمازی اجتماعی طور پر بلند آواز سے درود شریف پڑھتے ہیں۔
(۱۱) نماز جمعہ کے بعد دائرہ کی صورت میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور بلند آواز سے شعر پڑھتے ہیں۔
(۱۲) رمضان کے مہینہ میں تراویح میں جب قرآن مجید ختم ہوتا ہے تو مٹھائی [illegible] میں تقسیم کرتے ہیں اور [illegible] بانٹتے ہیں۔
(۱۳) [illegible] سے [illegible] کرتے ہیں اور [illegible] لکھتے ہیں۔

سلسلہ فتاوی [illegible]

فتاوی اللجنة الدائمة
للبحوث العلمية والإفتاء

فتاویٰ

دارالافتاء سعودی عرب

جلد دوم

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبدالرزاق عفیفی رحمہ اللہ ، فضیلۃ الشیخ [illegible]

فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن قعود حفظہ اللہ ، فضیلۃ الشیخ [illegible]

دارالکتب [illegible] والافتاء

ترتیب: احمد بن عبدالرزاق الدویش حفظہ اللہ

ترجمہ: مولانا [illegible]

مراجعہ: مولانا [illegible]

دارالسلام
پبلشرز [illegible]

☆ الحمد للہ عقائد اہلسنت (بریلوی) قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ اگر اس کے باوجود کوئی اس کو کفریہ کہے تو ہم ایسے لوگوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جو ہمیں کافر سمجھیں (ان تمام عقائد کو قرآن و حدیث کی روشنی میں جاننے کے لئے علمائے اہلسنت کی کتابیں جاء الحق، منزل کی تلاش، حق کی تلاش اور صراط الابرار کا مطالعہ فرمائیں۔

سعودی مفتی نے بغیر تحقیق کے اہلسنت (بریلوی مسلک) کے عقائد کو کفریہ قرار دے کر ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دے دیا

سلسلہ مطبوعات دار السلام

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء

فتاویٰ

دار الافتاء سعودی عرب

جلد دوم

سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الرزاق عفیفی رحمہ اللہ — فضیلۃ الشیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن الغدیان حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد اللہ بن قعود حفظہ اللہ — فضیلۃ الشیخ عبد اللہ بن سلیمان المنیع حفظہ اللہ

اراکین ادارۃ البحوث العلمیۃ والافتاء

ترتیب: احمد بن عبد الرزاق الدویش حفظہ اللہ

ترجمہ: مولانا عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ

نظرثانی: مولانا صفی الرحمن مبارکپوری حفظہ اللہ

دار السلام

پبلشرز و ڈسٹری بیوٹرز

عقیدہ — 258

(۳) علماء کو گالیاں دیتے اور صحیح عقیدہ کے حامل لوگوں کو ... کہتے ہیں۔

(۴) ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

واضح رہے کہ میں کراچی میں طب (ڈاکٹری) کی تعلیم حاصل کر رہا ہوں اور میری رہائش ایک مسجد کے قریب ہے جس پر اس بریلوی جماعت کا کنٹرول ہے۔

جواب اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَعْدُ:

جس شخص کے یہی حالات ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور اگر کوئی شخص اس کی اس حالت سے واقف ہونے کے باوجود اس کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح نہیں، کیونکہ سوال میں مذکورہ امور میں سے اکثر کفریہ امور ہیں۔ وہ ان عقیدہ کے خلاف ہیں جسے دے کر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو مبعوث فرمایا اور جو اس نے اپنی کتابوں میں نازل فرمایا، مذکورہ عقائد واضح قرآن مجید سے صاف طور پر ٹکراتے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ﴾ (الزمر ۳۹/۳۰)

"بے شک آپ بھی فوت ہونے والے ہیں اور یہ لوگ بھی مرنے والے ہیں۔"

اور فرمایا:

﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا﴾ (الجن ۷۲/۱۸)

"اور یہ کہ مسجدیں اللہ کی ہیں، پس اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔"

یہ لوگ جو حرکتیں کرتے ہیں انہیں ان سے احسن انداز سے منع کیا جائے، اگر یہ لوگ مان جائیں تو الحمد للہ ورنہ انہیں چھوڑ کر اہل سنت کی مسجدوں میں نماز پڑھی جائے۔ جناب خلیل الرحمن ابراہیم علیہ السلام نے ایک اچھا اسوہ پیش کیا ہے:

﴿وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا﴾ (مریم ۱۹/۴۸)

"میں تم سے الگ ہو جاؤں گا اور جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ان سے بھی دور رہوں گا اور اپنے رب کو پکاروں گا، امید ہے کہ اپنے رب کو پکار کر میں بے نصیب نہیں رہوں گا۔"

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ: رکن: عبد اللہ بن قعود، نائب صدر: عبد الرزاق عفیفی، صدر: عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

☆ الحمد للہ عقائد اہلسنت (بریلوی) قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ اگر اس کے باوجود کوئی اس کو کفریہ کہے تو ہم ایسے لوگوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جو ہمیں کافر سمجھیں (ان تمام عقائد کو قرآن و حدیث کی روشنی میں جاننے کے لئے علمائے اہلسنت کی کتابیں جاء الحق، منزل کی تلاش، حق کی تلاش اور صراط الابرار کا مطالعہ فرمائیں۔

سعودی مفتی نے میلاد، شب معراج منانا اور اذان کے بعد درود کو معاذ اللہ بدعت قرار دیدیا

فتویٰ

بدعت کی تعریف

سوال آپ ہمیں وضاحت سے بیان کریں کہ بدعت کیا ہوتی ہے اور اس کی قسمیں کون کون سی ہیں؟

جواب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَعْدُ:

بدعت سے مراد وہ عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ نے شریعت میں نازل نہیں فرمائی۔ مثلاً میلاد منانا، شب معراج کا تہوار منانا اور اذان کے بعد مؤذن کا [illegible] کہ کر بلند آواز سے درود پڑھنا وغیرہ بدعت اور اس کی اقسام کی وضاحت کے لئے بہت سے علماء نے کتابیں لکھی ہیں جن میں سے بعض درج ذیل ہیں:

(۱) کتاب "السنن والمبتدعات" از شیخ محمد عبدالسلام [illegible]۔

(۲) کتاب "الابداع فی مضار الابتداع" از شیخ علی محفوظ۔

یہ دونوں مصر کے علماء ہیں۔ ان سے بہت پہلے امام محمد بن وضاح نے "کتاب البدع والنهی عنها" اور امام شاطبی نے "کتاب الاعتصام" تحریر کی۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ: [illegible]

فتویٰ

بدعت آمیز عمل ناقابل قبول ہوتا ہے

سوال رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ

"جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے حکم کے مطابق نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔"

کیا بدعتی کا وہی عمل غیر مقبول ہوتا ہے جو بدعت ہے یا اس کی وجہ سے اس کے تمام اعمال غیر مقبول ہو جاتے ہیں؟

جواب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَعْدُ:

بدعتیں کئی طرح کی ہیں۔ کچھ وہ ہیں جو دین کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہیں [illegible]

[illegible]

فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء

فتاویٰ

دارالافتاء سعودی عرب

جلد دوم

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ

[illegible]

دارالسلام

پبلشرز و ڈسٹری بیوٹرز

☆ مفتی صاحب! اذان کے بعد درود شریف پڑھنا تو حدیث شریف سے ثابت ہے۔ اور آپ کے سعودی چینل پر نماز کے بعد درود ابراہیم نشر کیا جاتا ہے۔ یہ کہاں سے ثابت ہے؟

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا جب مؤذن سے اذان سنو تو وہی کلمات تم بھی کہو پھر مجھ پر درود بھیجو (ترمذی جلد دوم، الباب المناقب حدیث 1549، ص 669، مطبوعہ فرید بک لاہور)

سعودی مفتی کے نزدیک اسکول کی اسمبلی میں تلاوتِ قرآن بھی ناجائز اور بدعت ہے؟

تلاوت قرآن کی بدعتیں

304

فتویٰ (۷۷۷۱)

صبح کی اسمبلی میں سورۂ فاتحہ پڑھنا

سوال گزارش یہ ہے کہ بعض مدارس کی طرف سے ہم سے یہ سوال پوچھا گیا ہے کہ سکول میں صبح کی اسمبلی میں اگر طالبات بہ آواز سورۂ فاتحہ پڑھیں تو اس کا کیا حکم ہے؟ چونکہ اس مسئلہ میں شرعی حکم معلوم کرنا ایک اہم مطلب ہے اس لئے جناب سے گزارش ہے کہ اس مسئلہ کا جواب ارشاد فرمائیں تاکہ مدارس کو اس کی اطلاع دی جا سکے۔

جواب الحمد لله وحده والصلوة والسلام على رسوله وآله وصحبه وبعد:

مذکورہ طریقے سے طلبہ و طالبات کا سکولوں میں صبح کی اسمبلی میں بیک آواز سورۂ فاتحہ پڑھنا جائز نہیں بلکہ یہ ایک نئی بدعت ہے اور نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: «أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد»

"جس نے ہمارے اس دین میں ایسی نئی بات ایجاد کی جو (دراصل) اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے۔"

یہ حدیث بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے۔ البتہ یہ جائز ہے کہ صبح کی اسمبلی میں مختلف چیزیں پڑھی جائیں مثلاً کبھی سورۂ فاتحہ پڑھی جائے، کبھی کوئی دوسری آیات، کبھی کچھ احادیث، کبھی حکمت و نصیحت کی باتیں اور ایسی ضرب الامثال جن میں کوئی شرعی طور پر غلط چیز نہ ہو، کبھی اسلامی نظمیں پڑھی جائیں۔

وبالله التوفيق وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم

اللجنة الدائمة، رکن: عبداللہ بن قعود، رکن: عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر: عبدالعزیز بن باز

فتویٰ (۲۰۸۱)

تلاوت کا یہ طریقہ بدعت کے ذیل میں آتا ہے

سوال [illegible]

جواب الحمد لله وحده والصلوة والسلام على رسوله وآله وصحبه وبعد:

[illegible]

فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء

فتاویٰ

دارالافتاء سعودی عرب

جلد دوم

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبدالرزاق عفیفی حفظہ اللہ — فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمن الغدیان حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن قعود حفظہ اللہ — فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن سلیمان المنیع حفظہ اللہ

و دیگر اراکین ادارات البحوث العلمیة والافتاء

مرتب: احمد بن عبدالرزاق الدویش حفظہ اللہ

ترجمہ: مولانا عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ
(فاضل مدینہ یونیورسٹی)

مراجعہ: مولانا صفی الرحمن مبارکپوری حفظہ اللہ

دارالسلام

پبلشرز و ڈسٹری بیوٹرز

سوال: مفتی صاحب! اپنے جلسوں اور اجتماعات کے آغاز میں جو تلاوت کرواتے ہو، کیا یہ بدعت نہیں؟ کیا کبھی حضور ﷺ یا خلفائے راشدین نے جلسوں اور اجتماعات سے پہلے تلاوت قرآن کروائی؟ کیا انہوں نے حج کے علاوہ کوئی اجتماع منعقد کیا تھا؟

سعودی مفتی نے روضہ رسول کی زیارت کیلئے سفر کرنا ناجائز قرار دے دیا (معاذ اللہ)

لہٰذا واجب ہے کہ مسجدیں صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے ہوں، شرک کے تمام مظاہر سے پاک ہوں اور ان میں صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی جائے۔ مسلمانوں پر یہی واجب ہے۔ وباللہ التوفیق۔

نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کے لیے سفر کرنا جائز نہیں

(سوال) نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کے لیے سفر کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(جواب) قبروں کی زیارت کے لیے سامان سفر باندھنا اور قبر کی بھی زیارت جائز نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

«لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِي هٰذَا، وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى» (صحيح البخاري، كتاب وباب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، ح: ١١٨٩ وصحيح مسلم، الحج، باب فضل المساجد الثلاثة، ح: ١٣٩٧ واللفظ له)

"تین مسجدوں: میری اس مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سامان سفر نہ باندھا جائے۔"

مقصود یہ ہے کہ عبادت کے قصد وارادے سے کسی بھی جگہ جانے کے لیے سامان سفر نہ باندھا جائے کیونکہ صرف تین ہی ایسی مخصوص جگہیں ہیں جن کی طرف سامان سفر باندھا جا سکتا ہے اور وہ مذکورہ بالا تین مساجد ہیں، لہٰذا ان کے سوا کسی بھی جگہ کی طرف سامان سفر نہ باندھا جائے۔ اسی طرح نبی ﷺ کی قبر کی طرف بھی سامان سفر نہ باندھا جائے، البتہ آپ کی مسجد کی طرف سامان سفر باندھا جا سکتا ہے اور مسجد میں پہنچنے کے بعد مردوں کے لیے نبی ﷺ کی قبر کی زیارت مسنون ہے جب کہ عورتوں کے لیے آپ ﷺ کی قبر کی زیارت مسنون نہیں ہے۔ وباللہ التوفیق۔

قبروں سے تبرک اور ان کا طواف حرام ہے

(سوال) قبروں سے تبرک حاصل کرنے، طلب حاجت یا تقرب کے ارادے سے ان کے گرد طواف کرنے اور غیر اللہ کی قسم کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(جواب) قبروں سے تبرک حاصل کرنا حرام اور شرک کی ایک قسم ہے کیونکہ اس طرح ایک ایسے امر سے اپنی تاثیر وابستہ کی جاتی ہے جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی۔ سلف صالحین بھی اس قسم کے کسی تبرک کے قائل نہ تھے، لہٰذا اس اعتبار سے یہ کام بدعت بھی ہے۔ تبرک حاصل کرنے والا اگر یہ عقیدہ رکھے کہ نقصان سے بچانے اور نفع پہنچانے میں صاحب قبر کو کوئی تاثیر یا قدرت حاصل ہے تو یہ شرک اکبر ہوگا۔ جب وہ اسے جلب منفعت یا دفع مضرت کے لیے پکارے یا اس کی عبادت کرتے ہوئے اس کے سامنے رکوع کرے یا سجدہ کرے یا حصول تقرب یا صاحب قبر کی تعظیم کے لیے وہاں جانور ذبح کرے تو یہ بھی شرک اکبر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ﴾ (المؤمنون: ٢٣/١١٧)

"اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب اللہ ہی کے پاس ہے"

فتاویٰ

ارکانِ اسلام

عقائد، عبادات اور دیگر احکام ومسائل پر تحقیقی فتاویٰ

☆اس حدیث کی شرح میں محدثین فرماتے ہیں کہ زیادتی ثواب کی نیت سے صرف تین مسجدوں کی طرف سفر کرنا چاہئے جہاں تک روضۂ رسول کی زیارت کے لئے سفر کرنے کا تعلق ہے، اس ضمن میں حدیث پاک موجود ہے "من زار قبری وجبت لہ شفاعتی" جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس پر میری شفاعت واجب ہے" یہ حدیث امام دار قطنی علیہ الرحمہ نے اپنے سنن دار قطنی جلد دوم ص 278، اسی سند سے امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے شفاء شریف جلد 2 ص 83، حکیم ترمذی علیہ الرحمہ نے نوادر الاصول میں ص 148، امام عقیلی علیہ الرحمہ نے الضعفاء جلد 4، ص 170 اور امام دولابی علیہ الرحمہ نے الکنی جلد دوم، ص 64 میں درج کی ہے۔ اس حدیث میں مسجد نبوی کی زیارت نہیں بلکہ روضہ رسول پر حاضری پر شفاعت کا مژدہ سنایا گیا ہے لہٰذا سعودی مفتی سے گزارش ہے کہ وہ اپنے مطالعے کو وسیع کریں۔

سعودی مفتی نے "اللہ" اور "رسول" کے نام آمنے سامنے لکھنا ناجائز قرار دیا ہے اگر کہیں لکھا ہو تو حضور ﷺ کا نام مٹا دیا جائے

(جواب) [illegible]

اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کسی معمولی چیز کا سوال نہیں کرنا چاہیے

(سوال) بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات کے واسطے سے سوال کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں: "میں تجھ سے اللہ کی ذات کے واسطے سے سوال کرتا ہوں۔" تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(جواب) [illegible]

کیا "اللہ" اور "رسول" کے الفاظ آمنے سامنے لکھ سکتے ہیں؟

(سوال) [illegible]

(جواب) [illegible]

کیا ایسا کہنا جائز ہے کہ "اللہ آپ کا حال پوچھتا ہے؟"

(سوال) ان الفاظ کے بارے میں کیا حکم ہے "اللہ آپ کے حال کے بارے میں پوچھتا ہے"

(جواب) [illegible]

کسی کو "مرحوم" کہنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(سوال) [illegible]

فتاویٰ
ارکانِ اسلام

عقائد، عبادات اور دیگر احکام و مسائل پر تحقیقی فتاوی

☆ سعودی مفتی کی اسم محمد ﷺ سے عداوت دیکھیے، ہر ذی شعور مسلمان اس بات کو جانتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسی کے محبوب ﷺ کا نام ہونا حضور علیہ ﷺ کا بندۂ خاص اور محبوب خدا ہونے کی دلیل ہے

سعودی مفتی کی کم علمی کی دلیل

صلوٰۃ التسبیح حضور ﷺ سے ثابت نہیں ہے، حالانکہ ثابت ہے

کیا تسبیح نماز پڑھنا ثابت ہے؟

سوال: نماز تسبیح کیا ہے؟

جواب: نماز تسبیح نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے ... [illegible]

[illegible]

سہاگ رات دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم

سوال: سہاگ رات بیوی کے پاس جاتے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: [illegible]

[illegible]

فتاویٰ

ارکانِ اسلام

عقائد، عبادات اور دیگر احکام و مسائل پر تحقیقی فتاوی

تالیف
محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

ترجمہ
مولانا محمد خالد سیف

دارالسلام

☆ دلیل: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے چچا جان! کیا میں تمہیں نہ دوں؟ کیا میں تمہیں فائدہ نہ پہنچاؤں؟ کیا تمہیں نہ سکھاؤں؟ کیا تمہیں ایسے دس کام نہ بتاؤں کہ جب تم انہیں کرلو تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرمادے۔ پہلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، نادانستہ یا دانستہ کئے ہوئے چھوٹے یا بڑے، پوشیدہ یا ظاہر، دس کام یہ ہیں پھر آپ ﷺ نے صلوٰۃ التسبیح کی تفصیل بیان فرمائی (سنن ابوداؤد، جلد اول، باب صلوٰۃ التسبیح، حدیث 1283، ص 482، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

☆ اس حدیث شریف کو امام ابوداؤد کے علاوہ ابن ماجہ، بیہقی، حاکم اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

سعودی مفتی نے المدد یا رسول اللہ ﷺ پکارنے کو شرک اکبر (سب سے بڑا شرک) قرار دے دیا (معاذ اللہ)

توحید کا قلعہ — ۴۴

کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ تمام صحیح و واضح، اور غیر اللہ کی قسم کی حرمت اور اس کے حرام و شرک ہونے پر دلالت کرنے والی احادیث کی مخالفت کرتے ہوئے اس ایک شاذ روایت سے چمٹ جائے۔

امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ انھوں نے (لات) اور (عزی) کی قسم کھا لی اور نبی ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہو: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"

پھر اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور اللہ کے واسطے سے مردود شیطان سے پناہ مانگو، اور پھر دوبارہ اس طرح کے شرکیہ کلمات اپنی زبان پر نہ لاؤ۔

مذکورہ بالا الفاظ نبوی کے ذریعہ غیر اللہ کی قسم کی شدید حرمت اور اس کا شرک ہونا [illegible] واضح ہے [illegible] سے منع کیا گیا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں اور آپ کو اپنے دین میں

توحید کا قلعہ — ۴۵

سنت اور نیت و عمل کی درستگی عطا فرمائے، اور ہمیں اور تمام مسلمانوں کو خواہشات نفس کی پیروی اور شیطان کی گمراہیوں سے اپنی پناہ میں رکھے، بیشک وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ قریب ہے [illegible] کی حفاظت فرمائے۔

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

رسول اللہ ﷺ سے مدد طلب کرنے کی شرعی حیثیت

سوال: ہم بہت سے لوگوں کو "مدد یا رسول اللہ"، "مدد یا علی اللہ" کے کلمات پکارتے ہوئے سنتے ہیں شریعت اسلامیہ میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ نے اس کے جواب میں فرمایا:

مدد یا علی اللہ، مدد یا رسول اللہ، کہہ کر پکارنا شرک اکبر ہے، اس کلمہ سے نبی ﷺ سے مدد طلب کرنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے صحابہ اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے [illegible] تمام اس بات پر متفق ہیں کہ مردوں [illegible] انبیاء علیہم السلام، غائب لوگوں [illegible] فرشتے [illegible]

سنیوں! سعودی مفتی نے تمھیں سب سے بڑا مشرک کہا ہے، کیا اب بھی ان کے پیچھے نماز پڑھو گے؟

سعودی مفتیوں نے حرمین شریفین میں فساد برپا کرنے والے محمد بن عبدالوہاب نجدی کو شیخ الاسلام اور قدس اللہ روحہ لکھا (معاذ اللہ)

توحید کا قلعہ — ۹۹

فلا نجعل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ اما بعد

سے شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب قدس اللہ روحہ کی کتاب قدر تالیف

کتاب التوحید کے مختلف موضوعات کی شرح ہم پہلے کر چکے ہیں چونکہ ہم نے اس کتاب کی شرح میں پوری وضاحت کے ساتھ مفصل نفع بخش معلومات درج کی تھیں جو علم اصول سے تعلق رکھنے والوں کیلئے قابل دید اور اساتذہ کیلئے فن تدریس میں ... لہذا اشد ترین ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کتاب کو دوبارہ طبع کرا کے منظر عام پر لایا جائے ... میں نے مناسب سمجھا کہ اہل سنت والجماعت کے مکمل عقائد اصول و فروع پر مشتمل ایک مختصر مقدمہ بھی شامل کر دوں، میں اللہ سے مدد کا سوال کرتے ہوئے لکھتا ہوں۔

اہل سنت والجماعت اللہ، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں، آخرت کے دن اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں، اور اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی معبود برحق ہے ... اور وہ صفات کمال میں یکتا اور بے مثل ہے چنانچہ وہ اخلاص عمل کے ساتھ صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔

توحید کا قلعہ — ۹۸

اہل سنت والجماعت کہتے ہیں کہ اللہ ہی پیدا کرنے والا، خوب جاننے والا، صورت بنانے، رزق عطا کرنے والا، دینے والا، روکنے والا اور پوری کائنات کا انتظام چلانے والا ہے۔

وہی اللہ لائق عبادت معبود، یکتا و تنہا، تمام مخلوقات کا کفیل حاجات وہی اول ہے اس سے پہلے کچھ نہ تھا وہی آخر ہے اس کے بعد کوئی چیز نہیں ہوگی، وہی ظاہر ہے یعنی وہ سب پر غالب ہے اس پر کوئی غالب نہیں، وہی باطن ہے اس کے ورے کوئی چیز نہیں۔

وہ اللہ کی ذات قدرت غلبہ ہر اعتبار سے مخلوقات پر بلند و برتر ہے۔

وہ اللہ اس انداز سے عرش پر مستوی ہے، جو اس کی عظمت و جلال کے شایان شان ہے، وہ مطلقاً اپنی مخلوقات پر بلند و برتر ہے اس کا علم ظاہر و باطن، عالم علوی (آسمانی دنیا) و عالم سفلی (زمینی دنیا) کو محیط ہے اس کے تمام تر احوال سے واقف، بندوں سے قریب ان کی دعا کا قبول کرنے والا ہے۔

وہ اللہ اپنی ذات کے اعتبار سے تمام تر مخلوقات سے بے نیاز ہے اور

☆ یاد رہے کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کو اپنے وقت کے امام، امام شامی علیہ الرحمہ نے ظالم، جابر اور قاتل لکھا ہے

حرف آخر

محترم قارئین کرام! مندرجہ بالا تمام عقائد ونظریات دیوبندی، جماعتِ اسلامی، غیر مقلد اہلحدیث اور سعودی نجدی مکاتب فکر کے اکابرین اور پیشواؤں کی مستند کتابوں سے درج کئے ہیں۔ قارئین کی تسلی اور تشفی کے لئے اصل کتاب کا ٹائٹل صفحہ اور گستاخانہ عبارت والے صفحہ کا اصل عکس بھی ساتھ دے دیا ہے۔

تعصب اور بغض کی عینک اتار کر ایک کلمہ پڑھنے والا مسلمان جب اس کتاب کا مطالعہ کرے گا تو یقیناً موجودہ مذہبی اختلافات کی تہہ تک ضرور پہنچ جائے گا کہ بظاہر کلمہ پڑھنے والوں، نماز پڑھنے والوں، روزہ رکھنے والوں، زکوٰۃ دینے والوں، حج کرنے والوں، قرآن مجید پڑھنے والوں، تبلیغیں کرنے والوں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی باتیں کرنے والوں اور بظاہر مذہبی حلیہ بنانے والوں سے ہمارا آخر اختلاف کیا ہے؟

اختلاف حلوے اور مانڈے کا نہیں، اختلاف ڈیڑھ انچ کی مسجد کا نہیں، اختلاف مذہبی دکانداری چمکانے کا نہیں، اختلاف کسی ذاتی بغض وعناد پر مبنی نہیں بلکہ دیوبندی، وہابی، اہلحدیث اور سعودی نجدیوں کا ہم اہلسنت وجماعت سنی حنفی بریلوی مسلک کا اختلاف ان کی گستاخانہ عبارتیں ہیں جو کہ اب تک کتابوں میں شائع ہو رہی ہیں۔

گستاخیاں تو اکابرِ دیوبند واہلحدیث ونجدی نے کیں مگر موجودہ دور کے دیوبندی، اہلحدیث اور سعودی نجدی اس لئے مجرم ہیں کہ وہ ان گستاخ اور بے ادب مولویوں کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان گستاخ اور بے ادب مولویوں کو اپنا پیشوا، رہنما اور عالم مانتے ہیں اور ان کی گستاخانہ کتابوں کی حمایت بھی کرتے ہیں۔ یہی ہمارا ان سے بنیادی اختلاف ہے۔

میں کلمہ پڑھنے والے مسلمان سے پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص آپ کے والدین کے متعلق ایسی باتیں کہے تو کیا آپ اس سے تعلق رکھیں گے؟ کیا ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے؟ اس سے میل ملاپ پسند کریں گے؟ نہیں! ہرگز نہیں!!!

یاد رکھو! ہمارے والدین سے زیادہ عظمت ہمارے آقا ﷺ کی عظمت ہے۔ ان کی عظمت وشان پر ہمارے ماں باپ قربان! کیا اس رسول ﷺ سے محبت کا دعویٰ اور دم بھرنا ہمیں ان گستاخوں سے تعلقات، محبت، میل ملاپ اور ان کے ساتھ نماز پڑھنے پر کیسے آمادہ کرتا ہے؟

اگر کرتا ہے تو ذرا سوچو اس محبت میں ضرور نقص ہے۔ کیونکہ محبت تو اپنے محبوب کی طرف انگلی اٹھانے والے کو بھی پسند نہیں کرتا، پھر تم کیسے عاشقِ رسول ہو؟ ذرا سوچئے......!!!

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کے سامنے یہ واضح ہو جائے کہ آخر اختلافات کی بنیاد کیا

ہے؟ آپس میں فساد کروانا مقصد نہیں ہے۔ صرف اور صرف بدمذہبوں کی گستاخیوں سے پردہ اٹھا کر ان کے عقائد باطلہ اور عقائد فاسدہ سے مسلمانوں کو بچانا ہے۔

یہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق سرورِ کونین ﷺ نے چودہ سو سال قبل ارشاد فرمایا تھا۔

حدیث شریف: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میرے بعد میری امت میں ایسا فرقہ پیدا ہوگا جو قرآن پڑھے گا لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے اور پھر واپس دین میں نہیں آئیں گے۔ وہ مخلوق کی بدترین قسم ہوں گے۔ (مسلم شریف، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 2469، ص 434، مطبوعہ دار السلام ریاض، سعودی عرب)

حدیث شریف: حضرت نصر بن عاصم لیثی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بنی لیث کی ایک جماعت کے ساتھ ہم لشکری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے کہا کہ کس قوم سے ہے؟ ہم نے کہا کہ بنولیث سے ہیں اور حدیث حذیفہ آپ سے پوچھنے آئے ہیں۔ پس حدیث بیان کرتے ہوئے کہا میں (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا اے حذیفہ رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم حاصل کرو اور جو اس میں ہے، اس کے مطابق عمل کرو۔ میں عرض گزار ہوا یارسول اللہ ﷺ! کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا کہ "ھدنۃ علی دخن و جماعۃ علی اقذاء فیھا اوفیھم" میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! "الھدنۃ علی الدخن" کیا ہے؟ فرمایا کہ لوگوں کے دل جس بات پر جمے ہوں گے، اس سے نہیں پھریں گے۔ میں عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ اندھا بہرہ فتنہ ہوگا۔ تبلیغ کرنے والے جہنم کے دروازے کی طرف بلا رہے ہوں گے۔ اے حذیفہ! اگر تم جنگل کے کسی درخت کی جڑ کو چباتے ہوئے مر جاؤ تو یہ تمہارے لئے اس بات سے بہتر ہوگا کہ ان میں سے کسی کی پیروی کرو (ابوداؤد، کتاب الفتن، حدیث 4236، ص 595، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

معلوم ہوا کہ ہر قرآن پڑھنے والا، ہر تبلیغ کرنے والا اور مذہبی حلیہ والا صراطِ مستقیم پر نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو عقیدۂ اہلسنت پر زندہ رکھے اور اسی عقیدہ پر موت عطا فرمائے۔ آمین، ثم آمین

اہم بات: اے بھولے بھالے مسلمانو! بدمذہب کبھی بھی کھلم کھلا ان عقائد کا اظہار اور پرچار نہیں کریں گے کیونکہ اگر انہوں نے اس طرزِ عمل کو اپنایا تو کوئی مسلمان ان کے قریب نہیں آئے گا۔ ان کا کام شہد دکھا کر زہر کھلانا ہے۔ مطلب یہ کہ پہلے وہ آپ سے دوستی کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات آپ کو بتائیں گے پھر جب آپ ان کے بالکل قریب ہو جائیں گے تو یہ لوگ آپ کو اپنے رنگ میں رنگ دیں گے۔

اتحاد امت کے لئے چند تجاویز

آج کا یہ دور نفسانفسی کا دور ہے۔ ہر طرف پریشانیاں، مصیبتیں منڈلا رہی ہیں، ہر کوئی مصیبت زدہ ہے، ذہنی پریشانی کے ساتھ ساتھ مالی الجھنوں کا بھی شکار ہے۔ سب کا سب وبال کمزور ایمان اور شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔

اس لئے عالم کفر نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کی پریشانیوں سے فائدہ اٹھانا شروع کر دیا، مسلمانوں کو آپس میں لڑانا اور شرک و بدعت کے فتوؤں کا اجراء شروع کر دیا ہے۔ کیوں نہ ہم ان چند اصولوں پر چلیں تو ہم کبھی بھی گمراہ نہیں ہوں گے اور سارے جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔

1۔ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک اور قادر مطلق ماننا کہ وہ اپنے ہر نیک بندے کو جو چاہے علم، کرم، فضل، حیات اور بلندی کے خزانوں سے مالا مال کر سکتا ہے۔

2۔ سرکار اعظم ﷺ کو نبی آخر الزماں اور ہر عیب سے پاک ماننا، آپ ﷺ کی حیات میں، علم غیب میں، آپ ﷺ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز میں بھی عیب نہ نکالنا بلکہ ادب کا لحاظ رکھنا اور اللہ تعالیٰ کی عطاء سے بااختیار ماننا

3۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان میں کسی قسم کے نازیبا الفاظ کے استعمال سے گریز

4۔ حسینیت پر یزیدیت کو فوقیت نہ دی جائے، یزید کو آڑ بنا کر اہل بیت اطہار پر کوئی الزام نہ لگایا جائے۔

5۔ ائمہ اربعہ خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ، امام شافعی علیہ الرحمہ، امام مالک علیہ الرحمہ، امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ سمیت کسی بھی امام کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال نہ کئے جائیں اور نہ ہی ان کے فقہ پر کیچڑ اچھالا جائے۔

6۔ اولیاء کرام چاہے وہ کتنے ہی چھوٹے درجے پر ہوں، ان کی شان میں یا ان کے مزارات کے بارے میں کوئی زبان درازی نہ کی جائے جو لوگ مزارات پر خلاف شرع عمل کرتے ہیں، وہ غلط ہیں۔ باادب حاضری دینے والوں پر کوئی الزام نہ لگایا جائے۔

اسلام سب سے محبت کا درس دیتا ہے، کسی سے بھی بغض و عداوت یا کسی قسم کی انگلی اٹھانے کو منع کرتا ہے۔ ان رہنما اصولوں کے بعد عمل کا کام شروع ہو جاتا ہے کیونکہ عقیدہ بنیاد ہے اور عمل اس کی منزلیں ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، ان تمام فرائض پر سختی سے عمل کیا جائے، گناہ کتنا ہی چھوٹا ہو، جس قدر ہو سکے، اس سے بچنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ جہاں غفور الرحیم ہے وہیں جبار و قہار بھی ہے، اس کی پکڑ بڑی شدید ہے، اس سے ہمیں ڈرنا چاہئے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم خود بھی نیک عمل کریں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں۔ خود بھی اچھے عقیدے کا علم سیکھیں اور دوسروں کو بھی سکھائیں، اگر ہم ان سنہری اصولوں پر عمل پیرا نہ ہوئے تو قیامت کے دن تپتی ہوئی زمین پر اپنے رب جلالہ کو کیا جواب دیں گے؟

موجودہ حکومت اگر فتنہ و فساد کو ختم کرنا چاہتی ہے تو وہ اب تجاویز پر عمل کروائے تاکہ مسلمان اسلام کی حقیقی خوشبو کو پا سکیں اور جو اخبارات، پریس اور کتب خانے اہل اللہ کی گستاخیوں پر مضامین اور کتب شائع کرتے ہیں، ان پر پابندی عائد کرے، ان پریس کو سیل کرے۔ اگر حکومت مخلص طریقے سے یہ کام کرنے کو تیار ہے، تو ہم حکومت کے ساتھ ہیں۔

مصنف کی دیگر کتب
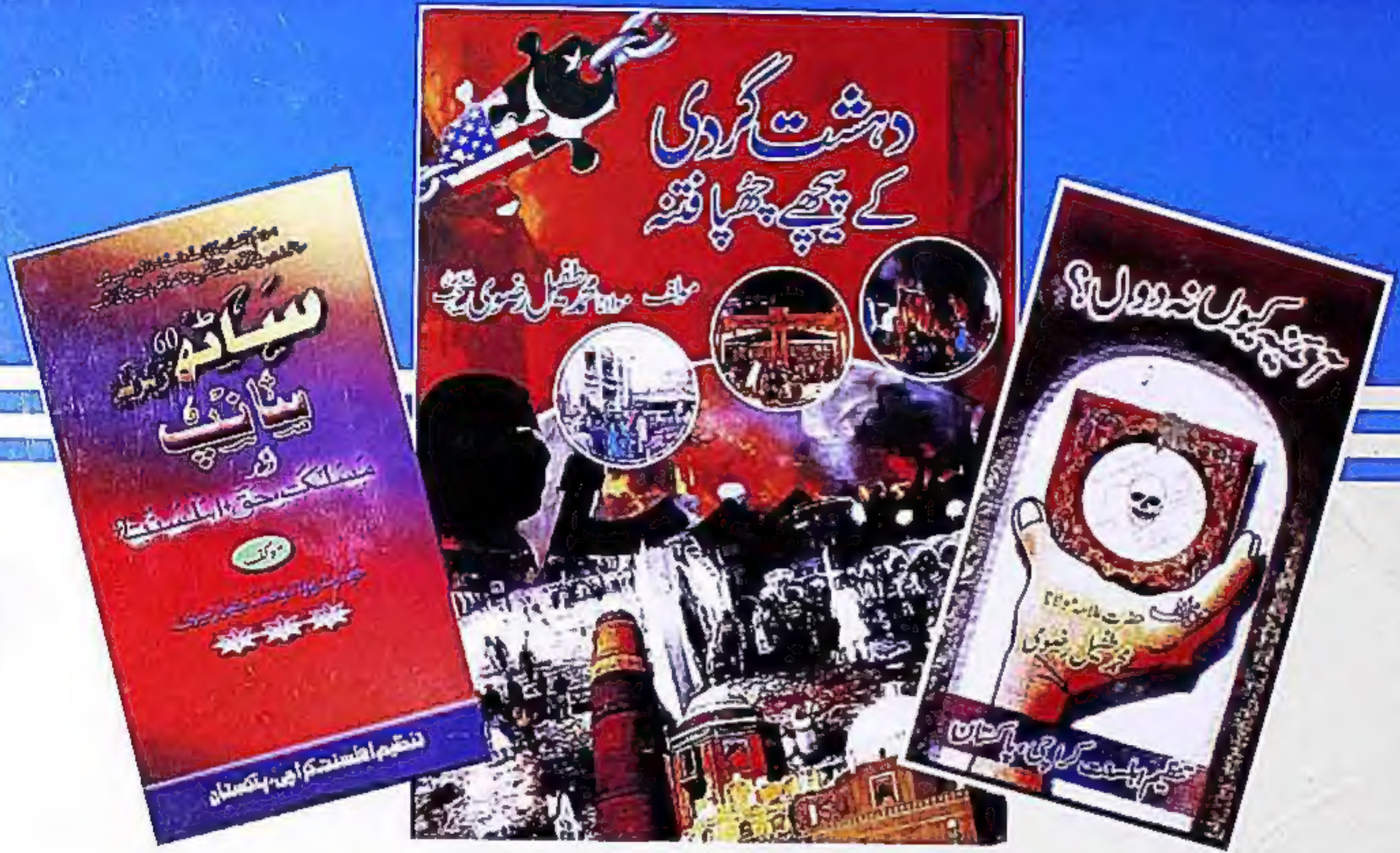
- دو فتنے
- شیخ امین ادریسی کا تعارف

ملک بھر کے مکتبوں سے حاصل کریں

مَکتبۂ فیضانِ مُشتاق

نزد بسم اللہ مسجد۔ کھارادر۔ کراچی